شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ

الاوراد

اولین اردو ترجمہ از مخطوطہ قدیم

تصوف فاؤنڈیشن

١٤١٩ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (القرآن ٦٢:٢)

تزکیۂ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم

بعثتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقاصد عظیمہ تھے۔
ان ہی مقاصد کے لیے "تصوف فاؤنڈیشن" وقف ہے۔

یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ

تصوف فاؤنڈیشن

۱۴۱۹ھ

بانی: ابونجیب حاجی محمد ارشد قریشی
فون ۰۴۲-۷۵۹۹۵۴۳

الاوراد

اوّلین اُردو ترجمہ از مخطوطۂ قدیم

تصنیفِ لطیف

شیخ الاِسلام حضرت بہاءالدّین زکریّا مُلتانی علیہ الرحمۃ

۵۶۶ — ۶۶۱ ھ

ترجمہ و تعلیق

محمّد میاں صِدیقی

ادارت و اہتمام

ارشد قریشی

تصوّف فاؤنڈیشن

لائبریری ○ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ ○ مطبوعات

۳۴۹ - این سمن آباد - لاہور - پاکستان

واحِد تقسیم کار : المعارف ○ گنج بخش روڈ ○ لاہور

یکے از مطبوعات تصوّف فاؤنڈیشن

○

کلاسیک اور اہم کتب تصوّف کے مستند اُردو تراجم

ناشر	:	ابونجیب حاجی محمّد ارشد قریشی بانی تصوّف فاؤنڈیشن ۔ لاہور
طابع	:	زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور
سالِ اشاعت	:	۱۴۲۰ھ ——— ۱۹۹۹ء
تعداد	:	پانچ سو
قیمت	:	۲۵۰/ روپے
واحد تقسیم کار	:	المعارف۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور، پاکستان

۹-۹-۰۰-۵۰۶-۹۶۹ — آئی ایس بی این

○

تصوّف فاؤنڈیشن ابونجیب حاجی محمّد ارشد قریشی اور ان کی اہلیہ نے اپنے مرحوم والدین اور لختِ جگر کو ایصال ثواب کے لیے بطور صدقہ جاریہ اور یادگار یکم محرم الحرام ۱۴۱۹ھ کو قائم کیا جو کتاب و سُنّت اور سلف صالحین و بزرگانِ دین کی تعلیمات کے مُطابق تبلیغ دین اور تحقیق و اشاعت کُتب تصوّف کے لیے وقف ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والعاقبة
للمتقین والصلوة علی رسوله
محمد وآله اجمعین قال الشیخ
الکبیر رضی الله عنه بدانک طریق شیوخ
سلف رضوان الله علیهم اجمعین
استقامت بر متابعت مهتر عالم
صلی الله علیه وسلم مرتبه اول قدم
در متابعت بعد از تصحیح توبه متابعت

عکس صفحہ اوّل نسخہ خطّی "الاوراد" موجود
در کتابخانہ دانشگاہ پنجاب، شمارہ ۹۴۴/۱۰۴۲-S

فہرست مطالب

تمام تذکرہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ قطبِ عالم حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز قریش النسب تھے اور آپ کا سلسلۂ نسب سولہویں یا سترہویں پشت میں جاکر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مل جاتا ہے۔

حضرت شیخ کے نامور خلیفہ مخدوم سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے :

"ومشائخنا کانوا من رؤساء العرب وساداتھم اشرف الناس حسباً ونسباً لانھم قریشیون الاشرفون"

یعنی ہمارے آباء واجداد عرب کے اُمراء و سرداروں میں سے تھے اور حسب نسب کے اعتبار سے لوگوں میں ممتاز اور منفرد تھے کیونکہ قریشُ النسل تھے۔

حضرتِ شیخ کا سلسلۂ نسب

صاحبِ "انوارِ غوثیہ" یوں بیان کرتے ہیں :

"حضرت بہاؤ الحق والدین ابو محمد زکریا بن شیخ وجیہہ الدین بن غوث بن کمال الدین ابو بکر بن جلال الدین بن علی قاضی بن شمس الدین بن حسین بن مطوف بن حزیمہ بن حازم بن تاج الدین المطوف بن عبد الرحیم بن عبد الرحمٰن بن ھبار بن اسد بن ہاشم بن عبد مناف"۔ [1]

مولوی محمد شفیع مرحوم نے اپنے مقالہ "الشیخ الکبیر بہاؤ الدین زکریا ملتانی" میں آپکا شجرۂ نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔[2]

---

[1] "انوارِ غوثیہ" میں یہی نسب مذکور ہے۔

[2] "مقالاتِ علمی و دینی"۔ طبع لاہور ۱۹۷۲ء، ص : ۲۵۹۔

اس شجرۂ نسب سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ ہاشمی النسب ہیں اور ان کا سلسلۂ نسب سولہویں یا سترہویں پشت میں حضور علیہ السلام سے مل جاتا ہے۔

بعض مؤرخین نے حضرتِ شیخ کا شجرۂ نسب بیان کرنے میں ٹھوکر کھائی ہے جیساکہ شیخ عین الدین بیجاپوری نے اس طرح لکھا ہے:

"ھبار بن اسود بن عبد العزیٰ بن قصی"۔

بیجاپوری صاحب کا یہ خیال ٹھیک نہیں ہے کیونکہ جو قدیم نسب نامے بزرگوں سے اس خاندان میں چلے آرہے ہیں ان میں اسی طرح درج ہے جیساکہ ابھی "انوارِ غوثیہ" کے حوالہ سے بیان کیا گیا، یعنی "ہبار بن اسد بن ہاشم بن عبد مناف"۔ صاحبِ انوارِ غوثیہ لکھتے ہیں کہ:

"ایک قلمی کتاب خلاصۃ العارفین قدیم زمانے سے مؤلف کے خاندان میں چلی آرہی ہے اس کے تمام مندرجات کی تصدیق قدیم و جدید کتب کے علاوہ یہاں کے ان تمام بزرگوں سے ہو چکی ہے جو متواتر حضرتِ شیخ کے خاندانی اور ذاتی حالات سنتے اور نقل کرتے چلے آرہے ہیں، اس کتاب کے صحیح ہونے میں آج تک کسی کو کلام نہیں ہوا"۔

اس کے پہلے باب میں لکھا ہے جب حضرت غوث عالم کے والدِ بزرگوار شہر بغداد تشریف لے گئے اور وہاں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ کے فرزندِ ارجمند شیخ عیسیٰ علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی یہی فرمایا:

"انا و انت من بنی ھاشم" یعنی ہم اور تم بنی ہاشم سے ہیں، حضرت شیخ عیسیٰ علیہ الرحمہ جیسے باخبر بزرگ بے اصل بات منہ سے نہیں نکال سکتے تھے، سیاحوں کی بات اتنی معتبر نہیں جتنی مؤرخین اور تذکرہ نگاروں کی، تاریخی کتب کے مطالعہ سے ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شیخ بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ بنی ہاشم سے ہیں۔ (حاشیہ آئندہ صفحہ پر دیکھیے)

ولادت

آں دل کہ رم نمودے از خوبرو جواناں
دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

شیخ الاسلام سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت موصوف کی ولادت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

"مولد شیخنا ومخدومنا شیخ بہاؤالحق والشرع والدّین زکریّا رحمۃ اللہ علیہ السابع والعشرین من شہر رمضان فی لیلۃ القدر وقت الصبح لیلۃ الجمعہ من التاریخ الھجرتہ المصطفویّۃ الملۃ المدینۃ: ست وستّین وخمس مائۃ درخطہ کوٹ کروڑ ولایت دیپال است" [1]

یعنی ہمارے پیر طریقت ۲۷۔ رمضان المبارک ۵۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ شب قدر، شب جمعہ اور ماہِ صیام - تین برکتیں اور سعادتیں جمع ہوگئی تھیں۔

کسی مورّخ نے یوں تاریخِ ولادت کہی ؎

بتاریخ تولّد غوثِ عالم
دُر از بحرِ قدم آمد لعالم
۵۶۶ھ

"سفینۃ الاولیاء" اور "آئینِ اکبری" میں سالِ ولادت ۵۶۶ھ لکھا ہے۔

"سیر العارفین" میں ہے کہ آپ کے جدِّ امجد شیخ کمال الدّین علی شاہ مکّۃ معظّمہ

(حاشیہ گذشتہ صفحہ) "انوارِ غوثیہ" ص: ۱۵، تذکرہ حضرت بہاؤ الدّین زکریاؒ، مرتبہ مولانا نور احمد خاں فریدی ص: ۵۸
خلاصۃ العارفین (اردو) طبع ہو چکی ہے۔

[1] تذکرہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رح مرتبہ نور احمد خاں فریدی۔

سے خوارزم آئے، وہاں سے مُلتان تشریف لائے، مُلتان اس وقت صُلحاء کا مرکز تھا، وہیں شیخ کمالُ الدین سکونت پذیر ہوگئے۔ آپ صلاح و تقویٰ میں منفرد مقام رکھتے تھے۔ آپکے قیام سے اس علاقے کے لوگوں نے رُوحانی سکون محسوس کیا۔ انہی دنوں کوٹ کروڑ میں مولانا حسام الدین ترمذی مقیم تھے جو مکارمِ اخلاق اور وفورِ دانش میں اپنے اقران میں منفرد و ممتاز تھے، ان کی دُخترِ نیک اختر سے شیخ کمال الدین کے فرزندِ رشید شیخ وجیہہ الدین کی شادی ہوئی اور اس ستُودہ خصال بی بی کے بطن سے آپ پیدا ہُوئے۔[۱]

تعلیم

آپ کو بہت چھوٹی عمر میں پڑھنے بٹھا دیا گیا، آپ کی طبعِ رسا اور ذہنی صلاحیتوں کا یہ عالم تھا کہ سات سال کی عمر میں قرآن کریم قراءاتِ سبعہ کے ساتھ حفظ کر لیا اور اس کے بعد درسی کُتب کی طرف متوجہ ہُوئے۔

زندگی کی بارہویں منزل میں قدم رکھا اور ابھی صَرف و نحو سے بھی فراغت حاصل نہ کی تھی کہ والدِ محترم کا سایہ سر سے اُٹھ گیا مگر آپ نے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور مزید تعلیم کے لیے خراسان روانہ ہو گئے۔

صاحبِ سیر العارفین اور تاریخ فرشتہ نے تصریح کی ہے کہ آپ خراسان میں ستّا برس تک ظاہری علُوم کی تحصیل اور تقدیسِ باطن میں منہمک رہے۔ اس کے بعد بُخارا چلے گئے اور وہاں کے بزرگانِ دین اور اہلِ فضل و کمال سے استفادہ کیا اور مرتبۂ کمال تک پہنچے۔ بُخارا کے لوگ آپ کے اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ ستُودہ کی بنا پر آپکو بہاؤالدین فرشتہ کہنے لگے۔[۲] صاحبِ خزینۃ الاسرار کے الفاظ ہیں:

"در خراسان و بُخارا شہرتے عظیم یافتند کہ اہلِ آنجا ایشاں را

---

[۱] بزمِ صُوفیہ، ص: ۸۸

[۲] بزمِ صُوفیہ، ص: ۸۹، مطبوعہ اعظم گڑھ

بہاؤ الدین فرشتہ می گفتند"۔ [1]

بُخارا سے مکۂ مکرمہ گئے اور فریضۂ حج ادا کر کے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے مدینہ منوّرہ پہنچے۔ پانچ سال جوارِ رسول میں گذارے، روضۂ رسول کے قریب تزکیۂ نفس اور تصفیۂ باطن کے لئے مجاہدہ کیا۔ مدینہ منوّرہ کے قیام کے بعد بغداد اور بیت المقدس کا سفر کیا۔[2]

بَیعت

مدینہ منوّرہ سے آپ بغداد گئے اور وہاں شیخ الشیوخ ابوحفص شہاب الدین سُہروردی رحمۃ اللہ سے شرفِ صُحبت حاصل کیا اور اُن کے خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

شیخ شہابُ الدین سہروردی رحمۃ اللہ کی خدمت میں سترہ روز رہے، لیکن اس مختصر مدّت میں وہ روحانی فیوض و برکات حاصل کئے جو دوسرے طالبانِ حق کو برسوں کی محنت و ریاضت سے بھی نصیب نہیں ہوئے، شیخ شہابُ الدین سہروردی کی خدمت میں جو لوگ طویل عرصے سے حاضر تھے، اور عبادت و ریاضت میں مشغول تھے، انہیں حیرت تھی کہ ہم طویل ریاضتوں کے بعد بھی جو مقام حاصل نہ کر سکے، اِس ہندی فقیر نے چند دنوں میں وہ مقام حاصل کر لیا۔ حضرت شیخ نے اپنے نورِ باطن سے یہ بات معلوم کر لی، آپ نے درویشوں سے فرمایا:

"تم لوگوں کو کسی الجھن میں نہ پڑنا چاہیئے۔ کیونکہ تم لوگ تر لکڑیوں کی طرح ہو اور زکریا خشک لکڑی کی طرح ہے اور خشک لکڑی، گیلی لکڑی کی بہ نسبت جلد آگ پکڑ لیتی ہے"۔[3]

---

[1] بحوالہ تذکرہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ، مُرتّبہ نور احمد خاں فریدی، ص: ۹۴

[2] بزمِ صُوفیہ۔

[3] فوائد الفواد۔ آبِ کوثر، مؤلفہ: ایس ایم اکرام۔ طبع لاہور ۱۹۶۸ء، ص: ۲۵۶

خلعتِ خلافت عطا کرنے کے بعد بالغ نظر مُرشد نے آپ کو رُخصت کیا اور فرمایا:

"تُم ملتان جاکر طرحِ اقامت ڈالو اور اس علاقے کے لوگوں کی اصلاح کی طرف مُتوجّہ ہو جاؤ۔"

شیخ کے فرمان کے مُطابق آپ ملتان چلے گئے اور بہُت مختصر عرصے میں وہاں کے خاص و عام میں آپ نے اعتماد و اقتدار حاصل کر لیا اور چند ہی دنوں میں آپ کی شہرت عظمت، روحانی فیوض و برکات کی بدولت نہ صرف ملتان، اور مضافاتِ ملتان تک پہنچی بلکہ سندھ اور بلوچستان کے علاقے کو بھی آپ کی رُوحانی سلطنت سمجھا جانے لگا۔

دعوت و تبلیغِ اسلام

تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں حکّامِ وقت غافل، اور امراء سُست تھے، قرامطہ کی مُلحدانہ تعلیم نے عوام کے دل و دماغ کو بُری طرح متاثر کیا۔ آپ نے لوگوں میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کے عام کرنے اور قرامطہ کے اثر و نفوذ کو مٹانے کے لئے طویل جدّ و جُہد کا آغاز کیا، ملک کے ہر حصّہ میں حق کی آواز پہنچانے کے لئے مُختلف جماعتیں ترتیب دی گئیں، جماعتیں دہلی اور قرب جوار کے علاقوں میں روانہ کیں کُچھ جماعتیں افغانی قبائل میں پہنچیں اور بعض نے سندھ میں تبلیغِ اسلام کی ذمہ داری قبُول کی۔ اِن تمام جماعتوں کے لئے راستوں میں ٹھہرنے کی جگہیں مقرر کی گئیں۔ یہ لوگ وہاں قیام کرتے، دعوت وارشاد کی محفلیں گرم ہوتیں، گاؤں گاؤں سے لوگ سمٹ کر آتے اور مجالسِ دعوت وارشاد سے مستفید ہوتے۔

حضرت شیخ کا یہ معمول تھا کہ جماعتوں پر کرائے اور کھانے پینے کے اخراجات کا بوجھ نہیں ڈالتے تھے بلکہ تمام خرچ خود برداشت کرتے، جماعتوں کو سامانِ تجارت خرید دیتے جماعتیں ہر پڑاؤ پر بازار سجالیتیں اور بنجارے طرح طرح کی دکانیں لے بیٹھتے۔

ان مجالس کا عجیب رنگ ہوتا، ایک طرف علماء ہزاروں کے ہجوم میں قرآن وسُنّت کی تبلیغ اور وعظ میں مصروف ہوتے۔ دُوسری طرف جھاڑیوں اور درختوں کے دامنِ عافیت

میں عارفانِ حق کے حلقے دکھائی دیتے جہاں زنگ آلودہ دلوں کو آئینہ کرکے طاعتِ الٰہی اور عباداتِ شرعیہ کے لئے تیار کیا جاتا اور ان سب سے الگ صحرا کی وُسعتوں میں نوجوان گھوڑ دوڑ نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے مظاہرے کرتے نظر آتے تاکہ حق کی راہ میں نوجوان تن من کی بازی لگا سکیں اور اس کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ صاحبِ بزمِ صوفیہ لکھتے ہیں:

"ملتان کی مُدتِ قیام میں نہ صرف ملتان بلکہ سارا ہندوستان حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کے فیوض و برکات کے انوار سے منوّر ہو گیا تھا اور اُن کا عہد خَیرُ الاَعصَار (بہترین زمانہ) کہلاتا ہے۔" ؎۱

شیخ محمد نُوربخش "سلسلۃ الذہب" میں لکھتے ہیں:

"حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ ہندوستان میں رئیسُ الاولیاء تھے، علومِ ظاہری کے عالم اور مکاشفات و مُشاہدات کے مقامات و احوال میں کامل تھے۔ ان سے اکثر اولیاء اللہ کے سلسلے منتسب ہُوئے۔ لوگوں کو رُشد و ہدایت کی تلقین فرمائی اور انہیں کُفر سے ایمان کی طرف، معصیّت سے طاعت کی طرف اور نفسانیت سے رُوحانیت کی طرف لائے، غرض وہ عظیم شخصیّت کے مالک تھے۔" ؎۲

آپ کی تبلیغی مساعی کے سلسلے میں دارا شکوہ "سفینۃ الاولیاء" میں لکھتا ہے:

"بیشمار مخلوقِ خدا نے ان کے ملتان میں ہونے کی برکت سے ہدایت پائی اور ملک کے ہر حصّے میں ان کے مُریدوں نے تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کیا۔"

پنجاب اور سندھ کے علاوہ کشمیر اور سرحد کے دُور دراز علاقوں میں آپ کی دعوت و تبلیغ پہنچی، وزیرستان تک میں آپ کے مُرید سرگرمِ عمل ہوئے۔ تحفۃ الکرام کے مُطابق

؎۱ بحوالہ حضرت بہاؤ الدین زکریا۔ ص: ۱۱۲

؎۲ اخبار الاخیار، بسلسلہ تذکرہ شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ۔

سندھ کے بالائی علاقوں میں آپ کے مراکزِ تبلیغ کی نشاندھی ہوتی ہے۔ کراچی سے چند میل کے فاصلے پر منگھو پیر کے پاس ایک پہاڑی ہے جسے پُرانی کتابوں میں طوق منگہ لکھا ہے، اس کی چوٹی پر بھی آپ کی آمد کے نشانات موجود ہیں[1]۔ مقامی طور پر مشہور ہے کہ شیخ بہاؤ الدینؒ اور اُن کے تین ساتھی یہاں آکر بیٹھتے تھے۔

غوریوں کے زمانے میں بہت سے غیر مسلم راجپوت قبیلے ھندوستان کے مختلف صوبوں سے نقلِ مکانی کر کے پنجاب آئے، ان میں کھرلوں، ٹوانوں، گھیلبوں اور پنوار سیالوں کے اَجداد بھی شامل تھے۔ شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ اور شیخ فرید الدین گنج شکر رحمہما اللہ کی تبلیغی مساعی، نفوسِ قُدسیہ کی برکت اور اعلیٰ کردار کی تاثیر سے لاکھوں غیر مسلم اور بے شمار بااثر غیر مسلم قبائل مُشرّف بہ اسلام ہوئے۔

غرض کم و بیش اس تمام علاقے میں جو آج پاکستان کہلاتا ہے آپ کی برکت اور سعی سے اسلام کا نور پھیلا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ ہمیشہ لوگوں کو یہ وصیّت فرماتے:

> "ہر آدمی پر لازم ہے کہ وہ مکمل سچّائی اور خلوص کے ساتھ صرف اللہ کی عبادت کرو تو ہر ماسوا کا خیال دل سے نکال دے۔ اللہ سے رسائی کا یہی طریقہ ہے کہ اپنے حال کو درست کر لو، اپنے اقوال و افعال میں ہر وقت نفس کا محاسبہ کرتے رہو، ہر قول و فعل سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں التجا کرو اسی سے مدد کی درخواست کرو تاکہ اللہ تم کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے[2]۔"

---

[1] منگھو پیر اب کراچی شہر کا ایک حصّہ ہے، آبادی دُور دُور تک پھیل گئی، اُس دَور میں یقیناً شہر سے دور فاصلے پر ہوگا۔

[2] تذکرہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وفات حضرت نے ۹۶ سال عمر پائی، آخر وقت تک صحت قابلِ رشک تھی، چھیانوے برس کی عمر میں بھی بالاخانے سے اُتر کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے۔ ۷ صفر ۶۶۱ھ بروز سہ شنبہ اس عالمِ فانی سے رحلت کی۔

وفات کے وقت عجیب واقعہ رُونما ہوا، آپ کے فرزندِ رشید حضرت صدرالدین عارف آپ کے حُجرہ پر کھڑے ہُوئے تھے کہ اچانک ایک نُورانی چہرہ نمودار ہُوا سبز رنگ کا ایک لفافہ پیش کرتے ہوئے اُن سے کہا:

یہ اسی وقت حضرت غوث العالمین کی خدمت میں پہنچا دیجیئے، اس خط میں یہ قرآنی آیت درج تھی:

اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ط آپ سہم گئے، خط والدِ بزرگوار کی خدمت میں پیش کر کے باہر آئے تو خط دینے والے کو وہاں نہ پایا، اسی اثنا میں حُجرہ سے آواز بلند ہوئی۔

صدرالدین عارف گھبرا کر واپس لوٹے تو دیکھتے ہیں کہ حضرت کا سرِ نیاز سجدہ میں ہے اور روح اعلیٰ علیّین کو پرواز کر چکی ہے۔

در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدھند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

تالیفِ لطیف حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کی تصانیف کے بارے میں اتنا معلوم ہُوا ہے کہ آپ نے ایک کتاب "الاوراد" تالیف کی ہے۔

اگرچہ تذکرہ علمائے ہند میں لکھا ہے کہ، "جناب شیخ الاسلام کی متعدد تصانیف خصوصاً علمِ سلوک میں ہیں لیکن دُنیا کے مشہور کتب خانوں میں ان کا ذکر نہیں ملتا، صرف

ایک اَوراد کی کتاب پنجاب یُونیورسٹی لائبریری میں مجھے ملی ہے۔"[1]

ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم نے اپنے مقالے "شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رح" میں لکھا ہے:

"علمِ ادعیہ اور اوراد میں آپ کی ایک گراں مایہ تصنیف ملتی ہے۔ اس علم کا شمار فروعِ حدیث میں ہے اور اس میں دعاؤں اَور اَوراد کے کلمات کا ضبط اور اَوراد کی روایت کی تصحیح وغیرہ امُور سے بحث ہوتی ہے، متعدد ائمۂ اِسلام نے اَوراد جمع کیے چنانچہ شیخ بہاؤالدین زکریاؒ کے پیر شیخ شہاب الدین سُہروردیؒ نے بھی ایک مجموعہ اوراد کا مُرتّب کیا جس میں مشائخ کبار اور جمہور سالکانِ طریقت کی جمع کردہ دعائیں درج ہیں، اپنے پیر کے طریقے پر شیخ بہاؤالدین زکریاؒ نے بھی اَوراد جمع کئے جو صدیوں تک علماء وصلحاء کے معمولات میں شامل رہے، اصل "اوراد" کے کئی نسخے رامپور (بھارت) لائبریری میں اور ایک نفیس قدیم الخط نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہے۔"[2]

بعض تذکرہ نویسوں کو یہ شُبہ ہوا کہ اوراد کا یہ مجموعہ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی کا نہیں بلکہ ان کے پیر ومُرشد شیخ شہابُ الدین سہروردی کے اَوراد کا مجموعہ ہے لیکن یہ شبہ درست نہیں۔ ایسے ٹھوس شواہد موجُود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوراد کا مجموعہ جو "الاوراد" کے نام سے مُوسُوم ہے، شیخ زکریا ملتانی رح کا مؤلّفہ ہے۔

"احوال وآثار شیخ بہاؤالدین زکریّا ملتانیؒ" میں شیخ کی تالیف کے ضمن میں بحث کرتے ہُوئے لکھا ہے:

"کتاب الاوراد" تنہا کتابی از شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی می باشد

---

[1] مقالات علمی ودینی، مولوی محمد شفیعؒ، طبع لاہور ۱۹۷۲ء ص: ۱۲۳

[2] احوال وآثار شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ، (تصحیح خلاصۃ العارفین) ص: ۹۱

که از اں در کتاب خانہ ہا نسخہ خطی موجود است ، قدیمی ترین نسخہ خطی ازیں کتاب در کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور وجُود دارد[1]

"احوال و آثار شیخ" کے اس بیان سے جہاں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ "الاوراد" شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے اوراد و وظائف کا نہیں ، شیخ زکریا ملتانیؒ کے اوراد کا مجموعہ ہے ، وہاں بعض تذکرہ نگاروں کے اس دعوے کی بھی تردید ہوتی ہے کہ حضرت شیخ کی متعدد تصانیف ہیں ، مزید وضاحت کے طور پر لکھا ہے :

"اغلب تذکرہ نویساں در مُوردِ آثارِ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ سہروردی چیزی نوشتہ اند بعضی از کتاب "الاوراد" اسم بردہ اند و بعض گفتہ اند کہ وی را تصانیف عدیدہ خاصہ در علم تصوّف ہست ولی تابحال از ہیچ کتابی غیراز "الاوراد" در سالہ بہاؤالدین زکریا ملتانی نسخہ خطی بدست نیامدہ است[2]

صاحب "انوارِ غوثیہ" نے دعویٰ کیا ہے کہ شیخ زکریا ملتانی کی "الاوراد" کے علاوہ "شروطِ اربعین" کے نام سے ایک اور کتاب ہے اور اس کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے ۔ لیکن "خلاصۃ العارفین" کا بیان ہے کہ " ہم نے "الاوراد" کے علاوہ شیخ کی اور کوئی تالیف اب تک کہیں نہیں دیکھی ۔

پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں "الاوراد" کے نام سے جو مخطوطہ ہے وہ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی ہی کی تالیف ہے ، اس کا تعین اس سے بھی ہوتا ہے کہ اس لائبریری میں "الاوراد" کے بعض اجزار کا حامل المتن فارسی ترجمہ بھی موجود ہے جو غالباً آٹھویں صدی ہجری میں ۷۹۱ھ (۱۳۸۸ء) کے قریب لکھا گیا ہے ۔ اصل کا مترجم نے شیریں اور دل آویز الفاظ اور نیاز

---

[1] ایضاً ص : ۹۰

[2] احوال و آثار شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ ، (تصحیح خلاصۃ العارفین) ص : ۹۰

انگیز عبارتوں میں ترجمہ کیا ہے تاکہ نماز اور اوراد پڑھنے والا جو عبارتیں پڑھے، انہیں سمجھے اور ان کے معنی اس کے دل میں جگہ لیں۔[1]

اس طرح کتاب "الاوراد" کی نہایت نفیس اور معتبر فارسی شرح "کنز العباد" دو ضخیم جلدوں میں، جو نہایت فاضلانہ طریق سے لکھی گئی، موجود ہے۔ یہ شرح حضرت شاہ رکن عالم ملتانیؒ کے مرید خاص مولانا علی بن احمد غوری کی تالیف کردہ ہے، اس شرح کا ایک قلمی نسخہ ۸۵۶ھ میں سمرقند میں لکھا گیا، لکھنے والے شمس الدین احمد بن مولانا صدر الدین ہیں۔

شارح نے صاف طور پر کتاب کے آغاز میں "بہاؤ الحق والشرع والدین" لکھا ہے جس سے ان حضرات کی تردید ہوتی ہے جن کو "الاوراد" کے حضرت زکریا ملتانی کی تالیف ہونے میں شک ہے۔[2]

کنز العباد شرح الاوراد کا ایک قدیم الخط کامل قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے اور ایک قلمی نسخہ صرف جلد دوم کا ہے جس کا آغاز صفحہ ۱۵۲ سے ہوتا ہے اور اختتام صفحہ ۳۸۵ پر ہوتا ہے۔

کنز العباد شرح الاوراد کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

اعظم المحامد للہ العظیم و اکرم الصلوٰۃ علی رسول الکریم، اما بعد،

چند ماہ پیشتر خدا کے فضل و کرم سے اور اس کی توفیق سے "الاوراد" کا متن شائع ہو گیا ہے۔

اس کی اشاعت میرے انتہائی مخلص اور عزیز دوست جناب حاجی محمد ارشد قریشی کی ذاتی مساعی اور دلچسپی کی رہین منت ہے، ان کا حسن ذوق اس کتاب کی

---

[1] مقالات علمی و دینی۔ مولوی محمد شفیعؒ، ص: ۲۶۶

[2] حدیقۃ الاولیاء (حواشی) مفتی غلام سرور لاہوری، طبع لاہور ۱۹۷۶ء، ص: ۱۴۶، ۱۴۷

طباعت میں بھی نمایاں ہے۔

اس کے ساتھ مرکز تحقیقاتِ فارسی ایران کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ جنہوں نے اس مخطوطہ کی طباعت میں اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور کے ساتھ تعاون کیا اور تہذیب و ثقافت کی سرزمین ایران کی لائبریریوں میں کتاب کے نسخے بھجوائے۔

اس شکر گزاری میں ملک کی اس مقتدر شخصیت کو شامل کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرۃ الشیخ کے روحانی سلسلے سے منسلک ہونے کا شرف بخشا ہے، میری مُراد قابلِ صد احترام جناب مخدوم محمد سجاد حسین قریشی سے ہے جنہوں نے اپنے مُرشد کی تالیف کی طباعت پر دلی مسرت کا اظہار کیا اور مقدور بھر تعاون بھی کیا۔

متن الاوراد کی طباعت کے بعد قریشی صاحب موصوف نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہونا چاہیئے، اگرچہ چند سال سے راولپنڈی، اسلام آباد کے مابین تقسیم نے ناچیز کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ کوئی علمی و فکری خدمت بجالا سکوں مگر قریشی صاحب کی لگن نے مجبور کیا کہ جیسے بھی بن پڑے اس مبارک کتاب کو اردو کے قالب میں ڈھالوں۔

اہلِ علم و فضل کی نظر میں اصل متن کی جو اہمیت ہوسکتی ہے ظاہر ہے وہ ترجمہ کی نہیں ہوسکتی لیکن شاید اس حقیقت سے انکار ممکن نہ ہو کہ ہمارے ملک میں اردو زبان میں کسی کتاب کی جتنی افادیت ہوسکتی ہے کسی غیر ملکی زبان میں نہیں ہوسکتی۔

مترجم ایڈیشن میں کئی اہم امُور کا اہتمام کیا ہے۔ مثلاً: متنِ کتاب میں جتنی قرآنی آیات تھیں، ان سب کے حوالے، یعنی سُورت نمبر، اور آیت نمبر

(حاشیہ) میں دے دیا ہے۔ نیز تمام قرآنی آیات کا ترجمہ بھی شامل کر دیا ہے ترجمہ میں بنیاد حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی اور حضرت شاہ رفیع الدین رحمہما اللہ کے تراجم کو بنایا ہے کیونکہ وہی مستند تراجم ہیں۔ بعض احادیث کے حوالے اور بعض فقہی مسائل کی ضروری تشریح، حواشی میں شامل کر دی ہے۔

قبل ازیں جو متن کتاب شائع ہوا ہے اس کے ساتھ عربی اور فارسی حواشی ہیں زیر نظر اردو ترجمہ میں ان حواشی کو کلی طور پر شامل نہیں کیا گیا بلکہ کسی موقعہ پر اگر ضروری سمجھا گیا تو کوئی حاشیہ دے دیا گیا ہے۔

اصل نسخے پر موجود حواشی کے علاوہ اگر کوئی حاشیہ میں نے اضافہ کیا ہے تو قوسین میں "مترجم" لکھ دیا ہے تاکہ امتیاز رہے۔

بہر کیف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور صاحب تالیف کی خیر و برکت سے اردو ترجمہ کا مرحلہ بھی پورا ہوا، اوراد و وظائف کا ترجمہ اس سے زیادہ رواں اور سلیس ہو سکتا تھا یا نہیں؟ اس بارے میں، میں کچھ نہیں کہوں گا۔ یہ صرف قارئین کا حق ہے۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی علیہ الرحمہ نے اپنی تالیف "الاوراد" میں جو دعا رکی ہے میں اسی دعا کو دہراتا ہوں اور اسی پر یہ چند تعارفی کلمات ختم کرتا ہوں۔

"اے اللہ! مضبوط رسی والے، رُشد و ہدایت کے مالک، روزِ محشر تجھ سے امن و سلامتی کا طلب گار ہوں، جنت کی دائمی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! جنت میں تو اپنے ان نیک اور محبوب بندوں کی قربت اور معیت عطا فرمانا جو زندگی میں ہمیشہ تیرے حضور سر بسجود رہے۔ بلاشبہ تو اپنے گنہ گار اور عاجز بندوں پر بے پناہ رحمت و شفقت فرمانے والا ہے"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد والہ اجمعین ط

تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور خوش گوار انجام پرہیزگاروں کے لئے، درود و سلام ہو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے تمام آل (واصحاب) پر۔

شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر مداومت کی جائے۔

مرتبۂ اوّل : گناہوں سے توبہ کے بعد حضور علیہ السلام کے اعمال و افعال کی پیروی کی جائے۔

مرتبۂ دوم : نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اخلاقِ حسنہ کی پیروی۔

مرتبۂ سوم : نبی کریم علیہ السلام کے احوال کو پالینا اور کاربند رہنا، یہ روح کی صفت ہے، اخلاق دل کی صفت ہے، اعمال، اعضاء و جوارح کی صفت ہیں اور حضور علیہ السلام کے احوال پر بایں طور استقامت کہ اس کی انتہا اور غایت، نیکی اور سعادت ہو اس وقت تک ممکن ہے جب تک اخلاقِ حسنہ کی مکمل پیروی نہ ہو اور اخلاق حسنہ پر دوام اور پابندی اس وقت ممکن ہے جب اعمالِ صالحہ پر پورے طور پر کاربند ہو اس لئے کہ اخلاق کے ساتھ اعمال کو وہ نسبت ہے جو پاکی کو وضو کے ساتھ اور اخلاق کو اعمال کے ساتھ وہ نسبت ہے جو وضو کو نماز کے ساتھ۔

اعمال پر مداومت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے جوارح کو ہر قسم کے مکروہ اور منہی امور سے قولاً و فعلاً روک لے۔ غیر ضروری باتوں سے اپنی زبان اور قوتِ سامعہ کو محفوظ کرلے اور اپنی بصارت کو ہر اس چیز کے دیکھنے سے بچائے جو اسے حقائق سے غافل کرنے والی ہو

اور یہ تمام باتیں صرف اس صورت میں ممکن ہیں جب اِنسان اپنے آپ کو مخلوقِ خُدا سے الگ تھلگ کرلے اور گوشہ نشین ہوجاتے۔

بعض صوفیہ کا قول ہے کہ توبہ، خاموشی کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اور خاموشی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب آدمی گوشہ نشین ہوجائے۔ پس طالبِ صادق کے لئے لازم ہے کہ خلوت اور گوشہ نشینی اختیار کرے۔ شب بیداری کی عادت ڈالے اور کم خوری کو معمول بنالے ہمیشہ پاک صاف رہے نشست و برخاست میں قبلہ رُو رہے۔ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ نماز، تلاوتِ قرآن کریم اور ذکرِ لا الہ الا اللہ میں مشغول رکھے۔ اگر کسی وقت ان معمولات سے تھک جائے تو مراقبہ میں چلا جائے۔

مُراقبہ یہ ہونا چاہیے کہ، اس کو کامل یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی تمام دلی کیفیات سے آگاہ ہیں۔ مُراقبہ کے صحیح ہونے کی علامت یہ ہے کہ دل یادِ خُدا سے معمور ہوجائے اور ماسوی اللہ کا تصوّر ختم ہوجائے۔ ذوقِ عبادت اس حد تک بیدار ہوجائے کہ کسی صورت نمازِ باجماعت کی فضیلت کو ہاتھ سے جانے نہ دے۔ اگر کسی وقت ایسی صورتحال یا عُذر ہو کہ خود مسجد میں جاکر جماعت کی فضیلت حاصل نہ کرسکے تو باہر سے چند لوگوں کو بُلالے اور ان کے ساتھ مل کر نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تاکہ جماعت کی فضیلت فوت نہ ہو۔ جب اعمال وعبادات پر مُداومت ہوجائے گی تو حضور علیہ السلام کے اخلاقِ حَسَنہ کی پیروی کی توفیق بھی میسّر ہوجائے گی اور اخلاقِ حسنہ کی پیروی ہی سے تزکیۂ نفس ممکن ہے۔

مَوت سے غافل نہ ہونا چاہیے۔ مَوت کے تصوّر سے اُمیدوں اور آرزوؤں کی فہرست مختصر ہوجاتی ہے۔ دل آخرت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ حرص، حَسَد، اور کاھلی، اللہ کے ذکر سے کم ہوجاتی ہے۔ نیز ذکراللہ سے اِنسان اپنے بُرے اخلاق وصِفات سے آگاہ ہوتا ہے اور اخلاقِ رذیلہ سے اپنے کو پاک صاف کرتا ہے اور اس کے دل میں رذائلِ اخلاق کی کوئی بُو باقی نہیں رہتی۔

اِس موقعہ پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اپنے نفس سے دُشمنی رکھ، کیونکہ یہ تیرے دُوسرے دشمنوں سے زیادہ خطرناک ہے"۔

اِس بارے میں کلام طویل ہے۔ لیکن اصل بات وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مُوسیٰ علیہ السلام سے فرمائی تھی کہ :

اے موسیٰ ! اپنے نفس سے دُشمنی رکھ۔ اور جب انسان کا نفس بُری عادتوں اور ناپسندیدہ اخلاق سے پاک ہو جائے گا تو اس کا دل (یادِ حق کے لئے) کُشادہ ہو جائے گا۔ نُورِ حق سے اس کا دل رَوشن ہو جائے گا۔ اس کے قلب پر واردات و کیفیات کا نزول ہونے لگے گا اور اس پر دانائی و حکمت کے دروازے کھل جائیں گے۔ بیان کے لئے یہاں باتیں بہت ہیں لیکن قبل از وقت ان کا بیان چنداں مُناسب نہیں۔

اربابِ نعمت کے لئے مُبارک ہو۔

نیک اعمال و افعال کی بجا آوری کے لئے ہر لحظہ کوشاں رہنا چاہیے تاکہ شریعت پر اس کی اساس محکم ہو جائے، اس کا حال قابلِ اعتماد اور قابلِ رشک ہو۔ ایسے ہی موقعہ کے لیے کہا گیا :

"اِنتہا کیا ہے ؟ جواب دیا گیا : ابتداہی کی طرف لَوٹ جانا"۔

ہر حال اور ہر قال میں اللہ تعالیٰ کے حضور التجا ہو، ہر عمل اور ہر بات صرف اللہ کے لئے ہو تاکہ تمام اعمال اور افعال و اقوال میں اس حد تک اُللہ کی برکت شامل ہو جائے کہ بندہ کے ہر عمل اور بات میں اللہ کی رضا مَقصُود ہو۔ جو شخص ایک روز حضورِ حق حاضر ہو وہ دوسرے اور تیسرے روز بھی حاضر ہو سکے۔ یہاں تک کہ اس کی تمام زندگی کا مَقصُودِ اوّلین حق تعالیٰ کی محبّت بن جائے۔ اور حق کے سوا جو کچھ اس کے دل میں ہو وہ خاکستر ہو جائے۔ مَحبّتِ حق کو پانے کے لئے جو کچھ کر سکتا ہے کرے اور راحت و آسائش کے دروازے اپنے

اُوپر بند کرے اور لوگوں کی تعریف و تنقیص سے بے نیاز ہو جائے۔

اللہ سے سوائے اللہ کے اور کچھ نہ مانگے۔[۱] گفتگو بہت کم کرے اور ان علوم کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے جو اس راہ میں اس کو فائدہ نہ پہنچا سکیں۔ کیونکہ بے فائدہ علم سیکھنے سے نفس حیلہ جو اور رُخصت طلب ہو جاتا ہے۔ اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہوشیار رکھے اور تم کو غافلوں سے بچائے۔ انسان نہ بُرائی سے باز آ سکتا ہے اور نہ اچھائی کی طرف راغب ہو سکتا ہے مگر خدائے بزرگ و برتر کی توفیق سے۔

ذکرِ دُعائے صُبح وسُنّت نمازِ صُبح :

درویش صادق کے لئے ضروری ہے کہ جب سپیدۂ صُبحِ صادق نمودار ہو تو سورۃ الانعام کی ابتدائی تین آیتیں تلاوت کرے۔ آیات یہ ہیں :

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝[۲]

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور اندھیرا اور اُجالا بنایا۔ پھر یہ منکر اپنے رب کے ساتھ کس کو برابر کرتے ہیں؟

---

[۱] خدا مجھ کو تجھ سے ہی محروم کر دے جو کچھ اور تیرے سوا چاہتا ہوں۔ (شعر)

[۲] سُورۃ الانعام، آیۃ : ۱ - ۳ -

وہی ہے جس نے ہم کو مٹی سے بنایا، پھر ایک وعدہ ٹھہرایا، اور ایک وعدہ اس کے پاس ٹھہرایا ہے۔ پھر تم شک میں پڑے ہوئے ہو۔ اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمینوں میں۔ تمہارا پوشیدہ اور کھلا سب جانتا ہے۔ اور وہ بھی جانتا ہے جو تم کماتے ہو۔

نیز یہ آیت تلاوت کرے:

فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ[1]

پھوڑ نکلنے والا صبح کی روشنی، رات بنائی آرام کے لئے اور سورج اور چاند حساب کے لئے۔ یہ اندازہ رکھا ہے زور آور خبر والے نے۔

اور یہ دعا مانگے:

تمام تعریف اس خدائے بزرگ و برتر کے لئے ہے جس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے رات کو تاریکی کا لباس پہنایا اور دن کو اپنی رحمت سے دیکھنے اور کام کاج کرنے کا وسیلہ بنایا۔

اے اللہ! نیند سے بیداری کے بعد گویا میں نے نئی زندگی پائی ہے اور مجھے یہ نیا دن ملا ہے۔ اس دن کو اپنی اطاعت اور بندگی سے شروع کرنے کی توفیق عطا فرما اور دن کا اختتام اپنی خوشنودی اور عفو و درگذر پر فرما!

اے اللہ! میں تجھ سے آخرت کی فوز و فلاح کا سوال کرتا ہوں۔ شہداء کی مہمانی اور نیک بختوں کی سی مسرّت و شادمانی کا طلب گار ہوں۔ دشمنوں پر فتح و برتری کی عزّت بخش اور محبوب نبیوں کی قربت اور ہمسائیگی کی سعادت عطا فرما۔

---

[1] الانعام، آیۃ: ۹۶۔

اے اللہ ! مَیں اپنی رائے، اِرادے اور عمل کی تمام تر کمزوری اور کوتاہی کے باوصف اپنی تمام حاجتیں تیرے حضور پیش کرتا ہوں۔ مَیں ہر لحظہ تیری رحمت و رأفت کا محتاج ہوں۔ اے تمام حاجتوں کے پُورا کرنے والے، قلب و نظر کو سکون و تازگی بخشنے والے، دریاؤں کے مابین فاصلہ رکھنے والے، مجھ میں اور دوزخ کے عذاب میں بھی اسی طرح فاصلہ رکھ۔ عذابِ قبر اور واویلا کرنے سے بچا۔

اے اللہ ! تُونے اپنے نیک اور مقبول بندوں سے جن نعمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے اگرچہ وہ میری آرزوؤں اور تمناؤں سے بڑھ کر ہیں، مگر تیری رحمت اور شفقت کو دیکھتے ہوئے مَیں تیرے آگے انہی نعمتوں کے لئے اپنا دستِ سوال پھیلاتا ہوں۔ ہر خیر اور بھلائی کا عطا کرنے والا تُو ہی ہے۔

اے اللہ ! ہمیں سیدھی راہ دکھانے والا، اور سیدھی راہ پہ چلنے والا بنا دے۔ خود گُم کردہ راہ ہونے اور دوسروں کو بے راہ رَو کرنے سے بچا۔ ان لوگوں سے دشمنی رکھیں جو تیری نظر میں ناپسندیدہ ہیں۔ ان لوگوں سے محبّت کریں جو تیرے دوست ہیں اور تیرے دوستوں کے دوست بن جائیں۔

اے اللہ ! مَیں تیرے حضور سراپا نقشِ سوال ہوں، قبولیّت کا در وَا کرنے والا تُو ہے۔ کوشش کے بعد بھروسہ اور تکیہ تیری ہی ذات پہ ہے۔ تیری توفیق کے بغیر بُرائی سے پھرنے کی طاقت نہیں اور نیکی پر آمادہ ہونے کی قدرت نہیں۔

اے اللہ ! مضبوط رسّی والے اور رُشد و ہدایت کے مالک۔ روزِ محشر تجھی سے امن و سلامتی کا طلبگار ہوں۔ جنّت کی دائمی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ ! جنّت میں تُو اپنے ان نیک اور محبُوب بندوں کی قُربت اور معیّت عطا فرمانا جو زندگی میں ہمیشہ تیرے حضُور سر بسجُود رہے۔ بلاشُبہ تُو اپنے گنہ گار اور عاجز بندوں پہ بے پناہ رحمت و شفقت فرمانے والا ہے، تُو جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے

پاک ہے وہ ذات جس نے عزت سے نوازا اور پاک و برتر ہے وہ ذات جس نے مجد و کرم کا لباس پہنایا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کسی کی تسبیح و تحمید جائز نہیں۔ فضل و انعام اور جُود و کرم والے کی ذات پاک و برتر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا علم تمام کائنات کو مُحیط ہے۔

اے اَللہ! میرے قلب کو نُور سے بھر دے، میری قبر کو نُور سے بھر دے۔[1] میری بینائی میں، میری سماعت میں نُور بھر دے۔ میرے دائیں بائیں اور آگے پیچھے نُور ہی نُور ہی کر دے۔ اپنے نُور کو میرا رہنما بنا دے۔ میرے رگ و ریشے میں تیرا نُور سرایت کر جائے۔ میرے خُون میں، میرے گوشت پوست میں، میرے پٹھوں میں اپنا نور بھر دے۔ میرے چہرے کو اپنے نُور سے تاباں کر دے۔

اے اللہ! اپنا نُور عطا فرما۔ مجھ میں تیری عطا کردہ رُشد و ہدایت کی جو رَوشنی ہے اس میں اضافہ فرما۔ میری زندگی کو ہمیشہ اپنے نُور سے تاباں رکھ اور اس میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ فرما۔

اے تمام اَنوار و برکات کے خالق، تیری ذات پاک و بلند ہے۔ اے کونین کے والی! اور پالنہار! ہمیں تاریکیوں سے نکال کر رَوشنیوں کی طرف پہنچا۔ اے پروردگار ہم پر

---

[1] اس دعا میں مناسب یہ تھا کہ قلب کے بعد سمع و بصر کا ذکر ہوتا۔ جیسا کہ عام طور پر اس دعا میں اسی طرح ہے۔ مگر شیخ کبیر نے عمومی ترتیب سے عدول کیا اور قلب کے بعد قبر کا ذکر کیا۔ احوالِ قبر کے انتہائی اہتمام کے باعث ایسا کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم و انعام سے جس کی قبر منوّر ہو گئی، اس کی قیامت تک تمام منزلیں آسان ہو جائیں گی۔ اور اگر خدانخواستہ کسی کی قبر میں تاریکی رہی تو پھر اس کی باقی منزلیں بہت کٹھن ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو قبر کی تاریکی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اپنا نور تمام کر دے۔ ہمیں اپنی رحمتوں سے ڈھانپ لے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔
اس کے بعد سورہ قٓ پڑھے[1]

گھر سے مسجد کو جانا:

جب نماز کے لئے گھر سے نکلنے کا ارادہ کرے تو باہر نکلتے وقت آیۃ الکرسی[2] اور یہ دعا پڑھے:

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ خود گمراہ ہوں یا کسی اور کو گمراہ کروں۔ خود رُسوا ہوں یا کسی اور کو رُسوا کروں۔ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے۔ میں کسی کو جہل میں مبتلا کروں یا مجھ پر کوئی چیز مجہول رکھی جائے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد پہلے دایاں پاؤں باہر نکالے اور کہے:

اے اللہ! تیرے ہی نام سے شروع کرتا ہوں، تیری ہی طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہر معاملہ میں تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں، نیز پڑھے:

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝[3]

اے ربّ! داخل کر مجھ کو سچا داخل کرنا اور نکال مجھ کو سچا نکالنا۔ اور

---

[1] پارہ: ۲۶، سورہ: ۵، حدیث میں آتا ہے کہ "جو شخص کثرت سے سورہ قٓ کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پہ موت کی سختی کو آسان فرمائیں گے۔

[2] پارہ: ۳، البقرہ، آیۃ: ۲۵۵؛

[3] الاسراء، آیۃ: ۸۰

عطا کردے مجھ کو اپنے پاس سے ایک حکومت کی مدد۔

جب چلنا شروع کرے تو یہ دعاء پڑھے:

اے اللہ! مَیں تجھ سے اُس حق کے صدقے سوال کرتا ہوں جو تیرے حضور دستِ سوال پھیلانے والوں کا تجھ پر ہے۔ اور اس حق کے صدقے جو اُن لوگوں کا تجھ پر ہے جو ہمیشہ تیری بارگاہ میں جھکے رہتے ہیں اور اس حق کے صدقے جو اُن لوگوں کا ہے جو تیرے بتلائے ہوئے راستے پر گامزن رہتے ہیں۔ مَیں نہ احسان جتلانے کی خاطر نکلا ہوں اور نہ اترانا میرا مقصود ہے۔ میرے اس عمل میں نہ دکھاوے کا شائبہ ہے اور نہ مَیں اس سے شہرت کا طلبگار ہوں۔ مَیں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کی خاطر نکلا ہوں، تیری خوشنودی کا طالب ہوں۔ اس بات کا امیدوار ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے بچا۔ میرے گناہوں کو بخش دے۔

اے اللہ! تُو ہی گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے نیز یہ قرآنی آیات پڑھے[1]:

اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۝

جس نے مجھ کو بنایا وہی مجھ کو ہدایت دینے والا ہے اور وہ مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ جب مَیں بیمار پڑ جاؤں تو وہی شفا عطا کرتا ہے اور وہ جو

---

[1] الشعراء، آیۃ: ۷۸ - ۸۵۔

مجھ کو مارے گا اور جلائے گا اور اسی سے امید ہے کہ روزِ انصاف میری تقصیر کو بخشے۔ پروردگار! مجھ کو حکم دے اور نیکیوں میں مجھے ملا دے اور پچھلوں میں میرا بول سچا رکھ اور نعمت کے باغوں کے وارثوں میں مجھ کو بنا۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ[1]

اے ہمارے پروردگار! مجھے، میرے ماں باپ کو اور تمام مومنین کو بخش دے جس روز حساب ہونا ہے۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا[2]

اے رب! میرے ماں باپ پر رحم فرما ایسا جیسا انہوں نے بچپن میں مجھے پالا پرورش کیا۔

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ[3]

اے اللہ! اس روز مجھے رُسوا نہ کرنا جس دن سب جی کر اُٹھیں اور جس دن نہ مال کام آئے اور نہ بیٹے۔ مگر جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم لے کر آئے۔

اے اللہ! مجھے قلبِ سلیم عطا فرما۔ اے اللہ! مجھے قلبِ سلیم عطا فرما!

اگر گھر سے مسجد تک راستہ طویل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اے اللہ! مجھے نُور عطا فرما۔ میرے قلب میں نُور بھر دے۔ میری قبر کو منوّر فرما

---

[1] ابراہیم، آیۃ: ۴۱۔

[2] الاسراء، آیۃ: ۲۴۔

[3] الشعراء، آیۃ: ۸۹۔

میری سماعت میں، میری بینائی میں، میرے بالوں، میرے چہرے میں، میرے چہرے میں، میرے گوشت پوست میں نور بھر دے۔ میری ہڈیوں میں، میرے دماغ میں، میرے اعصاب میں، میرے دائیں بائیں اور میرے اُوپر نیچے نور کر دے۔ اے اللہ! مجھے نور عطا فرما، نور میں زیادتی بخش۔ اے اللہ! مجھے اپنے نور سے ڈھانپ لے۔

اے نور کے پیدا کرنے والے! تیری ذات پاک ہے۔ اے مومنین کے رکھوالے ہمیں تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں پہنچا۔ ہمارے پروردگار! ہمارے لئے ہمارا نور مکمل کر دے۔ ہمیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔ بیشک تُو ہر چیز پر قادر ہے

جب مسجد کے دروازے پر پہنچے تو قدرے توقف کرے اور یہ دعا پڑھے:

الٰہا! تیرا حقیر بندہ تیرے دروازے پر کھڑا ہے۔ ایک گنہ گار و خطا کار تیرے حضور نادم و پشیمان آیا ہے۔ اپنی سیہ کاریوں سے لرزاں ہے اور تیری رحمت و رأفت پر آس لگائے ہوئے ہے۔

اے احسان اور جُود و کرم والے! ہمارے بدترین عمل کو اپنی بدترین عطا سے بدل دے۔

اس دعا کے بعد دایاں پاؤں مسجد کے اندر رکھے اور کہے:

اللہ کے پاک نام سے۔ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ درود و سلام اللہ کے پیارے رسُول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم پر۔

اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل و رحمت کے دروازے کھول دے۔ جب اندر پہنچ جائے تو یہ الفاظ کہے: اللہ کے نام اور اس کی مدد سے میں اس کے گھر (مسجد) میں داخل ہوا۔ اسی پر میرا بھروسہ اور تکیہ ہے۔ اگر پہلے سے کوئی مسجد میں موجود ہو تو اُسے سلام کرے اور اگر نہ ہو تو یوں کہے: اللہ کی طرف سے ہم پر سلام ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر۔

اگر ایسا وقت نہیں ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو دو رکعت تحیہ مسجد ادا کرے ہر رکعت میں ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا کرے:

اے اللہ[1]! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ اے اللہ! میں تو پردۂ عدم میں تھا تو نے مجھے وجود کی نعمت سے نوازا۔ تجھی سے اپنے گناہوں کی پردہ پوشی کا طالب ہوں گناہوں کی سیاہی اور تاریکی نے ہر طرف سے مجھے ڈھانپ لیا ہے۔ میری خطاؤں سے درگذر کرنے والا ہے۔

اے اللہ! اپنے لطف و عنایت سے مجھے لغزشوں سے بچا۔ اس حد تک کہ میں تیری نافرمانی پر آمادہ ہوں۔ اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق اور ہمت عطا فرما۔ اور گناہوں سے محفوظ رکھ۔

اگر فرصت ہو اور کسی کام کے لئے جانا نہ ہو تو کچھ وقت کے لئے مسجد میں بیٹھ جائے اور اس قرآنی آیت کا ورد کرے:

رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝[2]

اے اللہ تو مجھے مبارک جگہ میں اتار اور تو بہترین جگہ عطا کرنے والا ہے۔

نیز کہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اللہ کے ساتھ نہ کسی کو پکارتا ہوں

---

[1] حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ثم یقول اللّٰھم لک الحمد الی قولہ فاغفرھا یا رحمٰن۔ اس دعا کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[2] المومنون، آیۃ: ۲۹۔

اور نہ کسی کے آگے دستِ سوال پھیلاتا ہوں۔

اگر وقت مکروہ ہو تو چار مرتبہ کہے :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

نمازِ صُبح کا ذکر :

جب دُوسرے فرائض کے ساتھ نمازِ صبح پڑھنا چاہے تو اس طرح کھڑا ہو کہ پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رُخ ہوں اور دونوں پاؤں کے درمیان چار انگشت برابر فاصلہ ہو۔ دل میں یہ تصوّر باندھے کہ مَیں حق تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں [۱] پاکی کا اچھی طرح اہتمام کرے۔ کپڑوں کو ہر قسم کی نجاست سے، زبان کو غیبت اور بیہودہ گوئی سے، کام و دہن کو حرام و مشتبہ مال سے، دل کو حسد سے اور سینہ کو کینہ سے پاک کر لے اور یہ دعا پڑھے :

اے اللہ! مَیں قلب کے تفرقہ اور انتشار سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کلمہ شہادت اور استغفار پڑھے یا تعوّذ اور تسمیہ [۲] پڑھے اور اس کے ساتھ سورۃ النّاس پڑھے اور بعد میں یہ آیات پڑھے :

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ [۳]

---

[۱] حدیثِ جبریل میں ہے : جبریلؑ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا احسان کیا ہے ؟ حضورؐ نے فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا اللہ کو دیکھ رہا ہے اگر تو اللہ کو نہیں دیکھتا تو بلاشبہ اللہ تو تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

[۲] تعوّذ : اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا اور تسمیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

[۳] سورہ الانعام، آیہ : ۷۹

مَیں نے اپنا منہ کیا اس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا ایک طرف کا ہو کر اور مَیں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ[1]

تحقیق میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور مَیں اوّلین مسلمانوں میں سے ہوں۔

حضورِ دل سے نیّت کرے تاکہ معلوم رہے کہ کونسی نماز ادا کر رہا ہوں اور کتنی ہیں یا فرض ہے یا سُنّت۔ اس لئے کہ نماز کی حقیقت حضورِ قلب ہے۔ چاہیئے کہ حضورِ قلب ہر نماز میں پُوری طرح رہے۔ اور گو پوری نماز میں حضورِ قلب دُشوار ہو تو کم از کم تکبیرِ اُولیٰ میں حضورِ قلب رہے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ "ہر چیز کا ایک خلاصہ اور ماحصل ہوتا ہے اور نماز کا خلاصہ تکبیرِ اُولیٰ ہے"۔

نمازِ صبح میں کہے، نمازِ صبح کی دو رکعتیں ادا کرتا ہوں جو اللہ کی طرف سے مجھ پر فرض ہیں۔ اگر خود امام ہے تو اپنے امام ہونے کی نیّت کرے اور اگر مقتدی ہے تو مام و مقتدی ہونے کی نیّت کرے۔

تکبیرِ تحریمہ کا بیان:

تکبیرِ تحریمہ کہنے میں سُنّت یہ ہے کہ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ نیچے چھوڑ دے۔ اس کے بعد نیّت کے ساتھ اُوپر اُٹھائے۔ انہیں کانوں کی لَوؤں تک لے جائے۔ ہاتھوں

---

[1] سورۂ الانعام، آیۃ: ۱۶۲۔

(پنجہ) کو کھلا رکھے۔ ہاتھوں کو اُوپر اُٹھانے میں اضمحلال نہ ہو۔ قوت اور عزم کا پہلو نمایاں ہو، غیرِ حق کا تصوّر دل سے بالکل نکال دے اور اَللّٰہُ اکبر کہے اَللّٰہ کے الف کو تعظیم کے جذبے سے ادا کرے۔ لام میں ہیبت کا تصوّر ہو اور ھا کو نرمی کے ساتھ ادا کرے۔ اکبر کی را کو مجزوم پڑھے اور ہاتھ نرمی کے ساتھ نیچے چھوڑ دے۔ تکبیر کے لئے ہاتھ اُوپر لے جانے سے نیچے لانے تک کا عمل اتنی دیر میں مکمل ہو کہ اَللّٰہ اکبر کہے۔ یہ اس لئے تاکہ تکبیر کے لئے کئے جانے والے عمل کا کوئی جزو ذکر اللہ کے بغیر سرزد نہ ہو۔ اتنی توجہ اور اہتمام بجز دل اور اللہ کے محبوب بندوں کے اور کسی کے لئے ممکن نہیں ہے۔ تمام نمازوں کی تکبیریں اسی ترتیب اور اہتمام سے کہنی چاہییں۔ تکبیر کے بعد سینے کے نیچے ہاتھ باندھے۔ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اُوپر رکھے بایں طور پر کہ شہادت کی اُنگلی اور درمیانی انگلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت پر ہو۔ باقی دو انگلیاں اور انگوٹھا نیچے رکھے۔

نیّت باندھنے کے بعد پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اس کے بعد الحمد یعنی سورہ فاتحہ پڑھے۔ اگر مقتدی ہے تو امام جس وقت وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو آہستہ سے آمین کہے۔ خود امام بھی آہستہ سے آمین کہے [1]

---

[1] ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مسلک ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرۃ الشیخ فقہی مسلک میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے مقلد تھے کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ کے مسلک میں مقتدی آمین قدرے بلند آواز سے کہے گا۔ (مترجم)

صبح کی نماز میں مستحب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد چالیس سے پچاس آیتیں تلاوت کرے۔ قیام کے دوران نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ تلاوت اتنی توجہ سے کرے کہ یہ خبر رہے کہ فلاں رکوع اور فلاں آیت پڑھ رہا ہوں۔ جب تلاوت پوری ہو جائے تو رکوع میں چلا جائے۔ رکوع میں جاتے وقت عجز و انکسار کی کیفیت ہو۔ ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور انگلیاں کشادہ کرے۔ رکوع میں پڑھے : سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کم سے کم تین بار اور زیادہ سے زیادہ سات بار کہے۔ اگر سات بار سے زیادہ کہے گا تو زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور مقتدی ہے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہے اور سیدھا کھڑا ہونے کے بعد سجدہ میں جائے۔ دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے پھر ناک اور اس کے بعد پیشانی زمین پر رکھے۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرے۔ بغلوں کو کھلا رکھے۔ پیٹ رانوں سے جدا رہے۔ پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُو ہوں۔ ہاتھوں کو زمین پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں سیدھی رہیں اور جسم کا زور ہاتھوں پر رہے۔ سر پر زور نہ دے۔ نظر ناک کی جانب رکھے اور حضورِ قلب کے ساتھ تین، پانچ یا سات بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔ اس کے بعد سر سجدہ سے اٹھالے۔ بایاں پاؤں لٹالے اور اس پر جسم کا زور ڈالے۔ دایاں پاؤں کھڑا کرلے بایں طور کہ انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور بیٹھ جائے۔ اسی طرح دوسرا سجدہ بجالائے اور کھڑا ہو جائے۔ دوسری رکعت بھی اسی ترتیب اور اسی طریقہ سے ادا کرے۔

دوسری رکعت میں دو سجدے ادا کرنے کے بعد بیٹھ جائے۔ دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھ لے۔ سر قدرے آگے کی طرف جھکالے۔ ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ رکھے اور پڑھے :

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

اگر چار رکعت یا تین رکعت والی نماز ہے تو اَلتَّحِیَّات پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور اگر دوگانہ ہے یا قعدۂ اخیرہ ہے تو حسبِ ذیل درود شریف اور دُعائیں پڑھے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ [1]

---

[1] آل عمران ، آیہ : ۸

اے ہمارے رب ! جب تو ہمیں سیدھی راہ پر لگا چکا ہے تو پھر ہمارے دلوں کو کبھی کجی میں مبتلا نہ کرنا۔ ہمیں اپنے پاس سے ہدایت عطا فرما۔ بیشک تو ہی فیاضِ حقیقی ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[1]۔

اے ہمارے رب ! ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اِن دُعاؤں کے بعد دائیں بائیں سلام پھیر دے۔ ایک سلام میں فرشتوں کی نیّت کرے اور ایک سلام میں مسلمانوں کی نیت کرے[2]۔ سلام میں یہ الفاظ ادا کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ پوری نماز اسی ترتیب سے ادا کرنی چاہیے جیسے ذکر کی گئی۔

---

[1] البقرہ، آیہ : ۲۰۱۔

[2] علمائے کرام اور خاص طور پر اولیائے عظام نے ارکانِ نماز کی بے شمار حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ نماز کے اختتام پر دو سلاموں کی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی عارفانہ حکمت بیان فرمائی ہے۔ کہتے ہیں : نماز کے اختتام پر دو سلاموں کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب آدمی نماز میں داخل ہوا تو دنیا سے بے تعلق ہو کر خدا کی بارگاہ میں پہنچ گیا اور جب نماز سے فارغ ہو رہا ہے تو گویا خدا کی بارگاہ میں حاضری دے کر پھر دنیا میں لوٹ رہا ہے۔ تو ایک سلام بارگاہ خداوندی کے لئے ہوا کہ وہاں سے رخصت ہو رہا ہے اور دوسرا سلام اہل دنیا کے لئے ہوا کہ دنیا میں داخل ہو رہا ہے۔

(بحوالہ تذکرہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ ص : ۱۵۲)۔

اگر جمعہ کا روز ہو تو نمازِ صبح میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں الٓمّٓ تَنْزِيْلُ، السجدہ اور دوسری رکعت میں ھَلْ اَتٰی [۲] پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ نبی علیہ السلام صبح کی نماز میں اکثر و بیشتر یہ سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

صبح کی نماز (فرض) ادا کرنے کے بعد نماز ہی کی جگہ ٹھہرا رہے۔ قبلہ رُو ہو کر بیٹھے اور یہ دُعائیں پڑھے۔ دس بار یہ دعا مانگے:

اَللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے ہے مُلک و سلطنت اور اُسی کے لئے ہیں تمام تعریفیں۔ وہی جِلاتا ہے، وہی مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ وہ کبھی نہیں مرتا۔ جلال و اکرام والا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ایک بار کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ. فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ الْفَرْدَانِيَّةِ الْقَدِيْمَةِ الْاَزَلِيَّةِ. لَيْسَ لَهٗ نِدٌّ وَلَا شِبْهٌ وَلَا شَرِيْكَ وَلَا نَظِيْرَ وَلَا وَزِيْرَ. وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بِاَمْرِهٖ وَوَحْيِهٖ

---

[۱] پارہ: ۲۱ میں ہے۔

[۲] پارہ: ۲۹ میں ہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، اس نے اپنے بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد فرمائی، اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور دشمن کے لشکر کو ہزیمت دی اور اپنے پیارے نبی کے لشکر کو عزت بخشی۔ اللہ جل شانہٗ کے سوا سب ہیچ ہے، فنا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی نعمت دینے والا ہے۔ صاحبِ فضل و کرم ہے۔ بہترین حمد و ثنا کے لائق ہے۔ وہی معبودِ برحق ہے۔ ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ عبادت میں مخلص ہیں۔ اُسی کا عطا کردہ دین حق ہے۔ اگرچہ کافر اُسے بُرا ہی کیوں نہ سمجھیں۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے، منفرد ہے، قدیم ہے ازلی و ابدی ہے، اُس کی کوئی مثال، کوئی شبیہہ اور کوئی نظیر نہیں ہے، نہ اُس کا کوئی وزیر ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے حکم اور وحی سے اُس کے رسول ہیں۔

تین بار یہ کلمات کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

ایک بار کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاءُهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَدَّسَتْ اَسْمَاءُهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كِبْرِيَاءُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانًا مِّنَ اللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا

اَللّٰہُ اَمَانَۃَ عِنْدَ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ، وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔ اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْعَظْمَۃُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ لِلّٰہِ وَالْجَبَرُوْتُ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰہِ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا سَکَنَ فِیْھِمَا کُلُّہٗ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ، اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَدِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ عَلٰی ھٰذِہِ الشَّھَادَۃِ نَحْیٰی وَعَلَیْھَا نَمُوْتُ وَعَلَیْھَا نُبْعَثُ اِنْشَاءَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

تمام تعریف اَللّٰہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اَللّٰہ جلّ جلالہٗ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ اُس کی ثنا عظیم ہے۔ اُس کے نام مقدّس اور پاکیزہ ہیں۔ وہ سب سے عظیم، سب سے بڑا ہے۔ ہم اُسی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُسی سے پناہ چاہتے ہیں۔ ہر قسم کی امن و امان اَللّٰہ ہی کے پاس ہے۔ اَللّٰہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم اَللّٰہ کے رسُول ہیں۔

اے اَللّٰہ! ہم تیرے ہی نام سے صُبح کرتے ہیں اور تیرے ہی نام سے شام کرتے ہیں، تیرا ہی نام لے کر جیتے ہیں اور تیرا ہی نام لے کر مرتے ہیں، مُلک و سلطنت تیرے لئے۔ دن و رات اور جو کچھ ان میں ہے، وہ سب اَللّٰہ بزرگ و برتر کے لئے ہے۔

ہم فطرۃِ اِسلام، کلمہ اِخلاص، دین محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مِلّتِ ابراہیم پر قائم رہیں، اللہ کے ہو کر رہیں، مُسلمان رہیں، شرک کرنے والوں میں نہ ہوں، اِسی شہادت اور گواہی پر ہم زندہ ہیں اسی پر ہماری موت آئے اور اِسی پر ہمارا حشر ہو۔

تین بار کہے :

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی الْوَهَّاب
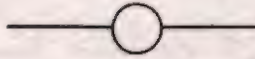
اسمائے باری تعالیٰ

اَللّٰہُ — اُس بڑی طاقت کا نام ہے جس کا کوئی ثانی نہیں. جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں. یہ نام صرف اسی ذاتِ پاک کے لیے ہے۔ زمین و آسمان میں بجُز خدا کے کوئی اس لائق نہیں کہ اِس نام سے اس کو پُکارا جائے۔ یہ نام سب سے افضل اعلیٰ و اَولیٰ ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ — بخشنے والا۔

اَلرَّحِیْمُ — مہربان۔

اَلْمَلِكُ — حقیقی بادشاہ۔

اَلْقُدُّوْسُ — نہایت پاک، تمام عیبوں سے مُنزّہ۔

اَلسَّلَامُ — سلامت اور بے عیب۔

اَلْمُؤْمِنُ — دُنیا و آخرت میں مخلوق کو امن دینے والا۔

اَلْمُهَیْمِنُ — کمالِ قُدرت کے ساتھ ہر چیز کا نگہبان اور مخلوق کے رزق اور موت سے واقف۔

اَلْعَزِیْزُ — حکم میں غالب۔ کوئی اس پر غلبہ نہیں پاسکتا۔

اَلْجَبَّارُ — بگڑے ہوئے کاموں کا بنانے والا۔ [1]

---

[1] مسبّعاتِ عشر کے بعد اگر ۲۱ بار یہ اسم پڑھے تو ظالموں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی اس کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی عیب جوئی سے محفوظ رکھے گا (مترجم)

اَلبَاسِطُ — بندوں کی روزی یا ان کا دل کشادہ کرنے والا
اَلخَافِضُ — کافروں کو پست کرنے والا۔
اَلرَّافِعُ — مومنوں کو بلند کرنے وَالا۔
اَلمُعِزُّ — عزّت دینے والا۔
اَلمُذِلُّ — ذِلّت دینے وَالا
اَلسَّمِیعُ — سُننے وَالا
اَلبَصِیرُ — دیکھنے والا
اَلحَکَمُ — حُکم کرنے والا۔
اَلعَدلُ — اِنصاف کرنے والا۔
اَللَّطِیفُ — باریک بین، جس کے لئے دُور و نزدیک یکساں ہیں۔ بندوں پر نرمی کرنے والا۔
اَلخَبِیرُ — سب چیزوں سے آگاہ، دلوں کے بھید سے واقف۔
اَلحَلِیمُ — بُردباری کرنے والا۔
اَلعَظِیمُ — اپنی ذات و صفات میں بزرگ و برتر۔
اَلغَفُورُ — بہت بخشنے والا۔
اَلشَّکُورُ — قدردان، تھوڑے عمل پر زیادہ اجر دینے وَالا۔
اَلمُتَکَبِّرُ — بزرگ، عام و خاص سے بے نیاز۔ اس سے بلند کہ عقل و فہم اس کا ادراک کر سکے۔
اَلخَالِقُ — اپنی حکمت و مشیئت کے مطابق مخلوق کا اندازہ کرنے والا۔
اَلبَارِئُ — خلق کا پیدا کرنے والا۔
اَلمُصَوِّرُ — مخلوق کی صُورت گری کرنے والا۔

اَلْغَفَّار	بندے کے گناہ بخشنے والا ، ان کے عیبوں کو چھپانے والا۔
اَلْقَهَّار	ایسا غالب کہ تمام عالَم اُس کی قدرت کے مقابلے میں عاجز و درماندہ ہو۔
اَلْوَهَّاب	بلا معاوضہ بہت دینے والا۔ [1]
اَلرَّزَّاق	روزی پیدا کرنے والا ، مخلوقات کو پہنچانے والا۔
اَلْفَتَّاح	رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا۔
اَلْعَلِیْم	کھلی اور چھپی ہوئی چیزوں کا جاننے والا۔
اَلْقَابِض	بندوں کی روزی یا ان کا دِل تنگ کرنے والا۔ رُوح قبض فرمانے والا۔
اَلْعَلِیّ	بلند مرتبہ۔
اَلْکَبِیْر	ایسا بڑا کہ اس سے بڑا ہونے کا تصوّر بھی پیش نہ کیا جا سکتا ہو
اَلْحَفِیْظ	عالَم پر نگاہ رکھنے والا۔
اَلْمُقِیْت	غذا دینے والا۔
اَلْحَسِیْب	ہر حال میں کفایت کرنے والا ، روزِ محشر بندوں سے حساب لینے والا۔
اَلْجَلِیْل	بزرگ مرتبہ والا۔
اَلْکَرِیْم	بغیر سفارش کے گناہوں کو بخشنے والا۔
اَلرَّقِیْب	مخلوقات کا نگہبان۔

---

[1] جو شخص تنگدستی اور فقر و فاقہ سے پریشان ہو ، پابندی سے اس اسم کو پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دُور فرمائیں گے۔ (مترجم)

اَلْمُجِيْب پکارنے والوں کو جواب دینے والا۔
اَلْوَاسِع فراخ علم والا۔
اَلْحَكِيْم
اَلْوَدُوْد فرمانبرداروں کو دوست رکھنے والا۔
اَلْمَجِيْد اپنی ذات اور افعال میں شریف اور بزرگ۔
اَلْبَاعِث مُردوں کو زندہ کرکے اُٹھانے والا۔
اَلشَّهِيْد بندہ کے ظاہر و باطن پر حاضر و مُطّلع۔
اَلْحَقّ شہنشاہی پر ثابت اور خدائی کے لائق۔
اَلْوَكِيْل بندوں کا کارساز۔
اَلْقَوِيّ قوّت والا۔
اَلْمَتِيْن سب اُمور میں
اَلْوَلِيّ مُؤمنوں کو دوست رکھنے والا اور ان کا مددگار۔
اَلْحَمِيْد اپنی ذات وصفات کی تعریف کرنے والا یا تعریف کیا گیا۔
اَلْمُحْصِي ہر چیز کو اُس کا علم احاطہ کرنے والا ہے۔
اَلْمُبْدِئ پہلی بار پیدا کرنے والا۔
اَلْمُعِيْد دوبارہ پیدا کرنے والا۔
اَلْمُحْي دلوں کو (نورِ ایمان وایقان سے) زندہ کرنے والا۔
اَلْمُمِيْت اجسام کو مارنے والا۔
اَلْحَيّ زندہ، سب سے پہلے اور سب کے بعد۔
اَلْقَيُّوْم اپنی ذات وصفات میں قائم رہنے والا۔ مخلوقات میں

سب کی خبر لینے والا۔

اَلْوَاجِد — غنی اور بے پرواہ۔

اَلْمَاجِد — بزرگ۔

اَلْوَاحِد — منفرد، تنہا۔

اَلْاَحَد — یگانہ، یکتا۔

اَلصَّمَد — بے پرواہ، کسی کا محتاج نہیں۔ سب اس کے محتاج ہیں۔

اَلْقَادِر — قدرت والا۔

اَلْمُقْتَدِر — قدرت ظاہر کرنے والا۔

اَلْمُقَدِّمُ — دوستوں کو آگے کرنے والا رحمت سے۔

اَلْمُؤَخِّر — ناراضگی سے دشمنوں کو پیچھے کرنے والا۔

اَلْاَوَّل — سب سے پہلے۔

اَلْاٰخِر — سب کے بعد۔

اَلظَّاهِر — مصنوعات و مخلوقات کے لحاظ سے آشکارا۔

اَلْبَاطِن — پوشیدہ وہم خیال سے کنہِ ذات کے لحاظ سے۔

اَلْوَالِیْ — کارساز و مالک۔

اَلْمُتَعَالِیْ — بہت بلند۔

اَلْبَرّ — نیکی کرنے والا کہ نیکی اور احسان کا ہونا اسی کی ذات سے ہے۔

اَلتَّوَّاب — توبہ قبول کرنے والا۔

اَلْمُنْتَقِمُ — کافروں اور سرکشوں سے بدلہ لینے والا۔

اَلْعَفُوّ — تقصیرات سے درگذر کرنے والا۔

اَلرَّؤُف — مہربان۔

مَالِکُ المُلْکِ	خداوند جہان کا ۔
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام	بزرگی اور بخشش والا ۔
اَلْمُقْسِطُ	عدل کرنے والا ۔
اَلْجَامِعُ	قیامت میں لوگوں جمع کرنے والا ۔
اَلْغَنِیُّ الْمُغْنِی	ہر چیز سے بے پروا ، اور بے نیاز ۔
اَلْمَانِعُ	باز رکھنے والا (ہلاکت و نقصان سے) ۔
اَلضَّارُّ	ضرر پہنچانے والا (جس کو چاہے) ۔
اَلنَّافِعُ	فائدہ پہنچانے والا (جس کو چاہے) ۔
اَلنُّوْرُ	زمین و آسمان کو ستاروں سے روشن کرنے والا اور مومنوں کا دل نورِ ایمان سے ۔
اَلْهَادِی	راہ دکھانے والا ۔
اَلْبَدِیْعُ	بغیر مثال کے عالم کا پیدا کرنے والا ۔
اَلْبَاقِی	ہمیشہ رہنے والا ۔
اَلْوَارِثُ	تمام مخلوقات کا مالک ۔
اَلرَّشِیْدُ	عالم کا رہنما ۔
اَلصَّبُوْرُ	بُردبار

اسمائے باری تعالیٰ کے بعد یہ دعا مانگیے :

اے اللہ ! ان ناموں کی برکت ، عزت ، شرافت ، کرامت اور حقانیت کے طفیل تجھ سے اپنے لئے دُنیا اور دین کی فلاح و خیر کا سوال کرتے ہیں ، دُنیا اور آخرت کی بُرائی ہم سے دُور رکھ ، اپنی مخلوق میں سے کسی کو دُنیا اور آخرت میں ہم پر مسلط نہ فرما ۔ اے رحم فرمانے والے ، ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کو

معاف فرما دینا۔ ہمارے غم و آلام کو فرحت و مسرت سے بدل دے۔ ہمارے قرضوں کی ادائیگی کا سامان پیدا فرما دے۔ ہماری ہر بُرائی کی اصلاح فرما دے۔ فتنہ و فساد کو ہم سے دُور فرما دے۔ بیماریوں سے شفا عطا فرما۔ کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرما، ہماری تنگدستی کو خوشحالی سے اور مشکل کو آسانی سے بدل دے۔ ہماری امیدوں کو پُورا فرما، ہماری نیکیوں کو قبول فرما، اور ہماری فطرتِ سلیم کو مضبوطی اور استقامت عطا فرما۔ اپنی نعمتوں کی فراوانی عطا کر، ہماری دعاؤں کو قبولیت سے آشنا کر۔ اگر کوئی قحط، آفت یا مصیبت ہے تو اپنی رحمتِ کاملہ سے اس کو دُور فرما۔ بے شک تُو اپنے بندوں پہ بہت رحم فرمانے والا ہے۔

دس بار یہ آیت تلاوت کرے:

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝[1]

اگر وہ پھر جائیں تو آپ کہہ دیں کہ بس مجھ کو اللہ کافی ہے۔ سوائے اللہ کے کسی کی بندگی نہیں۔ مَیں نے اسی پہ بھروسہ کیا ہے اور وُہی بڑے تخت والا ہے۔

دس بار یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ۔

اے نجات بخشنے والے مجھے دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرما۔

تین بار کہے:

اللہ کے پاک نام سے شروع کرتا ہوں، ایسے پاک نام سے جس کی برکت سے

---

[1] التوبہ، آیہ ۱۲۹:

زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بیشک اللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

تین بار کہے :

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥

تین بار یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! ہم کو سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما ! ہم پر اپنا فضل وانعام فرما اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے ہمارا دامن بھر دے۔

دس بار یہ دعا پڑھے :

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

تین بار یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! تُونے ہمیں پیدا کیا، تُونے ہی ھدایت بخشی، تُو ہی روزی عطا کرتا ہے۔ تُو ہی مَوت وحیات بخشنے والا ہے۔ تُو ہی میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا میرا کوئی رَبّ نہیں، تیرے سوا کوئی مَعبُود نہیں۔ تُو بے نظیر ولاشریک ہے۔

ایک مرتبہ یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! تُو ہمارا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی مَعبُود نہیں، تُونے ہمیں پَیدا کیا، ہم تیرے بندے ہیں، تیرے ساتھ جو عہد کیا تھا اُس پر قائم ہیں، ہر شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ تیری نعمت کے طلبگار ہیں، ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ تیرے

سِوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ۔

اے اَللّٰہ ! مَیں کمزور و ناتواں ہوں ، مجھے نیک اعمال کی قوت عطا فرما ، میری اُمیدوں اور تمنّاؤں کی آخری منزل اِسلام کو بنا دے ۔ مجھ پر اپنی رحمت کا سایہ دراز کر دے ۔ ہر نیکی اور بھلائی کی طرف پیشانی کے بَل جانے کی توفیق دے ۔ ان لوگوں کے دلوں میں میری محبّت کا چراغ روشن کر دے جن کے دِل نُورِ ایمان سے بھرے ہُوئے ہوں ۔

اے سب سے زیادہ رحمت کرنے والے ! تُو ہر چیز پر قادر ہے ۔

اے اللّٰہ ! تُو ہمیں بُرے اعمال ، بُرے اخلاق اور بُری خواہشات سے دُور رکھ ۔ اے اَللّٰہ ! مَیں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں ۔ ان بُرائیوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں جن کا مجھے علم ہے اور اُن بُرائیوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو میرے علم کی دسترس سے باہر ہیں ۔

تین بار کہے :

رَبِّ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ہ

تین بار کہے :

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ہ

تین مرتبہ سُورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مع بسم اللّٰہ کے پڑھے ۔

۳۳ بار سُبْحَانَ اللهِ ۔ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ

اَللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ملک و سلطنت اسی کے لئے ہے۔

تمام تعریف اسی کے لئے ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے، وہی مارتا ہے۔ وہ خود زندہ ہے، کبھی فنا سے ہم کنار نہیں ہوتا۔ جلال اور عزت و اکرام والا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے۔
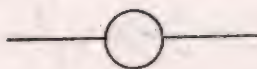
مسبّعاتِ عشر

طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے سُورہ فاتحہ، سُورہ ناس، سُورۃ فلق، سُورہ اِخلاص، سورۃ کافرون اور آیۃ الکرسی اسی ترتیب کے ساتھ سات مرتبہ پڑھے، ابتدا میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھے، اس پر پابندی کرے۔ ہر مرتبہ ان سُورتوں کے شروع کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

سات مرتبہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

سات بار پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا۔ وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

سات بار یہ دعا مانگے:

اے اللہ! تو دین اور دُنیا میں ہمارے ساتھ وہ معاملہ کر جو تیرے شایانِ شان ہے۔ ہمارے ساتھ وہ معاملہ نہ فرما جس کے ہم مستحق ہیں۔ تو گناہوں کی پردہ پوشی

کرنے والا ہے۔ حلیم ہے، بخشنے والا ہے، کرم فرمانے والا، نیکی کرنے والا، مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

ایک بار کہے :

پاک ہے اللہ، بلند ہے، بدلہ دینے والا ہے، بہت احسان کرنے والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو طاقت و غلبہ والا ہے، پاک ہے اللہ جو ہر جگہ ہے، پاک ہے وہ جس کو ایک کیفیت و حالت، دوسری حالت سے غافل نہیں کرتی، پاک ہے وہ رات کی تاریکی ہٹا کر دن کا اُجالا لاتا ہے۔

ایک بار کہے :

پاک ہے اللہ جو علم کے باوجود عفو و درگذر سے کام لیتا ہے۔ تعریف کرتے ہیں ہم اس اللہ کی جو قدرت کے باوجود معاف کرتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا لطف و کرم بے پایاں ہے۔ صبح و شام ہم اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں، زمین و آسمان میں ہر لحظہ اور ہر آن اُس کی حمد و ثنا ہے۔ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے۔ اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، زمین کو اُس کی مُردنی کے بعد زندگی اور تازگی بخشتا ہے۔

پاک ہے پروردگار، اس سے بھی زیادہ بزرگی و عزت والا ہے جو بیان کی جاتی ہے، تمام انبیاء پر درود و سلام اور تعریف تمام جہانوں کے پروردگار پر۔

اللہ کے لئے تمام تعریف جو پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔ اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے، اسی کے لئے آسمانوں اور زمین میں بڑائی ہے۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، اسی کی ہم ثنا کرتے ہیں۔ اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اسی پر ایمان ہے۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا و یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم اللہ کے بندے اور اُس کے رسُول

ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کے لئے بھیجا۔ دینِ حق دے کر بھیجا۔ ایسا دین جو تمام دینوں پر غالب آئے، اگرچہ کافر لوگ ناگواری ہی کیوں نہ محسوس کریں۔

جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور اللہ گمراہی جس کا مقدر کردے اسے کوئی ہدایت سے آشنا نہیں کرسکتا۔ ہم اپنے نفوس کے عیبوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اِن دعاؤں کے بعد اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھائے اور یہ دعا مانگے:

اے اللہ! اپنے بندے، رسول اور نبی اُمّی حضرت محمد صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج اور آپ کی آل پر، ایسا صلوٰۃ و سلام جو تیری رضا کا سبب بنے اور حضور کا حق ادا ہوسکے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا صلوٰۃ و سلام نازل فرما جس کے وہ مستحق ہیں۔ ایسا سلام بھیج جسے تُو پسند کرتا ہے اور جس سے تُو راضی ہوتا ہے۔

اے اللہ! تمام اجساد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ مبارک پر صلوٰۃ و سلام نازل فرما اور تمام قبروں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر درود و سلام نازل فرما اور تمام ارواح میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوحِ مبارک پر سلام نازل فرما۔[1]

اے اللہ! تُو اپنا پاکیزہ تر سلام و صلوٰۃ اپنی رحمتیں اور برکتیں، اپنی رضا و خوشنودی اپنے بندے اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو تمام انبیاء کے سردار

---

[1] اللہ کی طرف سے رسول پر صلوٰۃ و سلام کے معنیٰ ہیں ملائکہ کے سامنے اس کی تعریف و توصیف یا مغفرت کے معنیٰ ہیں، رحمت کے معنیٰ بھی مراد لئے گئے ہیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنا بندوں پر واجب ہے۔ بعض اقوال کے مطابق کم از کم تمام عمر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا ہے لیکن جمہور کا قول یہ ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے، اُن پر درود و سلام بھیجا جائے۔ (مترجم)

ہیں، پرہیزگاروں کے امام ہیں[1]۔ خاتم النبیین ہیں اور رسولِ رب العلمین ہیں، آپ کی آل پر، اصحاب پر، تمام ذرّیت پر اور ازواج پر ایسا ہی سلام فرما۔

اے اللہ! تیرا ہی نام سلام ہے، تجھی سے سلامتی ہے۔ ہر سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ پروردگار! سلامتی کے ساتھ ہمیں زندہ رکھ۔ سلامتی کے گھر (جنّت) میں داخل فرما۔ اے بزرگی اور اکرام والے بڑی اور برتر ہے تیری ذات۔

اے اللہ! ہمارے دن کے ابتدائی حصّہ کو رحمت، درمیانی حصّہ کو مغفرت اور آخری حصّہ کو دوزخ سے نجات کا سبب بنا دے۔

اے اللہ! ہمارے دن کو ہمارے حق میں توبہ کا دن، رحمت کا دن، مغفرت کا دن، آگ سے آزادی کا دن بنا دے۔

---

[1] مُتَّقِیْن کا ترجمہ ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہے جو شرک اور فواحش و منکرات سے بچے،

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، متقی وہ ہے جو اُن چیزوں سے بچے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں اور ان کی ادائیگی میں کوتاہی برتے جن کی ادائیگی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، متقی وہ ہے جو اپنے کو دوسرے تمام لوگوں سے بہتر نہ جانے۔

بعض صوفیہ نے کہا: متقی وہ ہے جو لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی وہی ناپسند کرے جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔

اور بعض نے کہا: متقی وہ ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ الخ۔

اے اَللہ! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، ہمارا قیام، ہماری خاموشی اور ہماری گفتگو سب خالِصتاً اپنے لیئے بنا دے۔ ہمارا ہر عمل تیری رضا اور خوشنودی کے لیئے ہو۔ ریا، شک اور تذبذب کی ہر کیفیت ہمارے دل سے نکال دے۔

اے اَللہ! ہمارے دل کو نفاق سے، اعمال کو دکھاوے سے، زبان کو جھوٹ اور غیبت سے، پیٹ کو حرام سے، شرمگاہ کو بدکاری سے، آنکھوں کو خیانت سے پاک فرما دے۔ تُو آنکھوں کی خیانت کو خوب جانتا ہے اور دِلوں کے بھید بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں۔

اے اَللہ! مَیں ابتلار اور آزمائش کی مُصیبت سے، بدبختی کی گرفت سے، دُشمنوں کی مخالفت سے اور مُقدّر کی خرابی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تُو بندوں کی پکار کا سُننے والا ہے۔

اے اَللہ! مَیں تیرے عظمت و جلال کا واسطہ دے کر تیرے اس نُور کا واسطہ دے کر جو کبھی مدھم نہیں ہو سکتا اور تیری لازوال عزّت کا واسطہ دے کر تجھ سے رحم و مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تُو جس اَمر کا ارادہ فرماتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اور جس بات کو تیری قُدرت و مشیت میں نہ ہونا ہوتا ہے وہ کبھی واقع نہیں ہو سکتی۔ ہماری تَوبہ قبُول فرما، تُو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہَے۔

اے اَللہ! تجھ سے خیر و برکت والی صبح اور شام کا سوال کرتا ہوں اور قضاؔ و قدر کی بہتری کا طلبگار ہوں۔ صبح و شام کی بے برکتی سے اَور قضاء و قدر کی ناھمواری سے تیری پَناہ مانگتا ہوں۔

اے اَللہ! اُمّتِ مُحمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِصلاح فرما دے۔ اے اَللہ! اُمّتِ مُحمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں خَیر و برکت عطار فرما۔ اے اَللہ! اُمّتِ مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور اس کو اپنی بخششوں سے نواز اور اُس کی خطاؤں سے

در گزر فرما۔ اے اَللہ ! اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مُصیبتوں کا مداوا فرما۔ ان لوگوں کی مدد فرما جو دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کو غالب و برتر کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور اُن لوگوں کو رُسوا کر جو دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مِٹانا چاہتے ہیں۔ اے اَللہ ! تُو اُن تمام فِتنوں کا دَروازہ بند کر دے جو اُمّتِ محمد علیہ التحیۃ میں پیش آنے والے ہیں۔ اُمتِ محمد علیہ السلام پر کشادگی اور فراخی عطا فرما۔ اے اَللہ ! ہماری خطاؤں کو بھی معاف فرما اور ہمارے اُن صاحبِ ایمان بھائیوں کی بھی بخشش فرما جو ہم سے پہلے گذر چکے ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کدُورت اور رنجش نہ ہو۔ ہمارے پروردگار ! ہم کو معاف فرما۔ تُو بڑا مہربان ہے۔ رحم فرمانے وَالا ہے۔

اے ہمارے رَبّ ! ھدایت سے آشنا ہونے کے بعد ہمارے دلوں سے نُورِ ھدایت نہ نکال، ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر، بے شک تُو ہی دینے والا ہے۔

اے اَللہ ! ہمیں دین و دُنیا میں بھلائی اور خیر و برکت عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

اے اَللہ ! تُو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما اور آپ کی آل پَر برکت و سلامتی بھیج۔

اے اَللہ ! ہمیں ظالِم لوگوں کا ستم سہنے والا نہ بنانا اور اپنی رحمتِ کاملہ سے کافروں کے پنجۂ اِستبداد سے رہائی بخشنا۔

اے اَللہ ! ہم بھی تیرے بندے ہیں اور وہ بھی تیرے بندے ہیں۔ ہم ہمہ تن تیرے قبضے میں ہیں اور وہ بھی تیرے قبضے میں ہیں۔

اے اَللہ ! تُو ان کو شکست و ہزیمت دے اور ہمیں اُن پر فتح و نصرت اور غلبہ عطا فرما۔ اے اَللہ ! تُو ان کی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اُن کی

تدبیریں خراب کردے، ہمارے دلوں سے ان کا خوف نکال دے۔ اُن کے اوقاتِ زیست کو گھٹا دے۔ ان کی اُمیدوں اور آرزؤں کا شیرازہ بکھیر دے، اُن کے جسموں کی توانائی ختم کردے۔ ان کو گرفت میں لے۔ ایسی گرفت اور پکڑ جو غالب و مُقتدر کی پکڑ ہو۔

اے اَللّٰہ! مُسلمانوں کی جماعت اور اُن کے لشکروں کی مَدد فرما۔ وُہ مَشرق و مغرب کی وُسعتوں میں جہاں کہیں بھی ہوں اور جس حالت میں بھی ہوں ان کو فتح و کامرانی سے ہمکنار کر اور اپنے پاس سے مدد دینے والی قُوت عطا کر۔

اے اَللّٰہ! تُو ہمیں خطرات سے محفُوظ و مامُون فرما دے۔ ہمارے عیُوب کی سَتر پوشی کر اور ہماری دعاؤں کو قبولیّت عطا فرما۔

اے اَللّٰہ! ہمیں اپنی ناراضگی کا نشانہ نہ بنا۔ ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک مَت کر۔ ہمیں اپنے دروازے سے مت دھتکار۔ ہمیں اپنی رحمت سے مایُوس نہ کر۔ وَحشت اور تنہائی کے لمحات میں ہمارا مُونس اور ساتھی بن جا۔

اے اَللّٰہ! ہم پر رحم فرما، اپنے عذاب سے بچا، اپنے قریب کر، اپنی دُوری سے محفُوظ رکھ۔ اے اَللّٰہ! ہمیں دُوسروں پر ترجیح دے۔ دُوسروں کو ہم پر ترجیح نہ دے۔ اے اَللّٰہ! ہم سے راضی ہو جا، ہماری مدد فرما، ہمارے مقابل دوسروں کی مدد نہ فرما۔ اے اَللّٰہ! ہماری بھلائی اور نفع کا اِرادہ فرما، نقصان سے بچا، ہر بَلا سے محفوظ رکھ رُسوائی سے ہمکنار نہ کرنا۔ سیدھے رَاستے پر چلانا، گمراہی اور بے راہ روی سے بچا، بھلائی کے ہر کام میں ہماری مدد فرمانا۔ روزی میں فراخی عطا کرنا، تنگیٔ رِزق سے محفوظ رکھنا۔ عزّت و سرفرازی سے نوازنا۔ اپنی نگاہ میں عزیز رکھنا، اپنی عطا اور بخشش سے محروم نہ کرنا۔ ہم پر ان لوگوں کو مُسلّط نہ کرنا جو ہم پر رحم اور نرمی نہ کر سکیں۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ ہم تیری بے پایاں رحمت سے عطا، بخشش اور رحم وکرم کی اُمّید رکھتے ہیں۔

اِن دعاؤں کے بعد دعائے مَشائخ مانگیے :

اے اَللہ ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر برکتیں نازل فرما۔ اے اَللہ ! ہمارے مَشائخ اور سادات کے چہرے اپنے نُور سے مُنوّر فرما۔ اے اللہ ! تُو اپنی عزیز و برتر ہستی کے جمال سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی فرما۔ اے اَللہ ! تُو ان کے درجات اعلیٰ عِلّیّین میں بلند فرما۔ اے اَللہ ! تُو ان کے دلوں کو حقّ الیقین کی حقیقت سے آشنا کر۔ انہیں انبیاء کے زیرِ سایہ جگہ عطا کر، جب تیرے رُوبرُو پیش ہوں تو تُو اپنی رضا اور خوشنُودی سے سَرفراز فرما۔

اے اَللہ ! تو ان کی آل واَولاد میں ایسے لوگ پیدا فرما جو تیرے نیک بندوں میں بھی نیک ہوں اور اپنے مُحبّین صادقین میں ان کو اچھے دَرجات پر فائز فرما۔ اے اَللہ ! تُو اُن کی پاک رُوحوں کو ہم سے راضی کر دے۔ ہماری طرف سے سلام اور دعائیں ان کی خدمت میں پہنچا دے۔ ان کے فیوض و برکات سے ہمیں بھی بہرہ ور فرما۔ اُن کی کامیابیوں اور کامرانیوں میں ہمیں بھی حِصّہ دار بنا۔ ان کی پیروی ہمارے لئے آسان بنا دے، ان کی اَولاد کو، ان کے بھائیوں کو اور ان کے ساتھیوں کو دین و دُنیا کی بھلائی عطا کر اور دین و دُنیا کے شر اور فساد سے ان کو محفوظ رکھ ان کے دَرجات اتنے بلند فرما کہ وہ صِدّیقین اور تیرے مُقرّبین کے زُمرے میں شامل ہو جائیں۔

اے اَللہ ! جب مُسلمان یہ دعا مانگیں تو تُو ہم سے اور اُن سے، حالات اور زمانے کی گردشیں اور حَوادث پھیر دے۔ ظالموں اور طاقتوروں کی تلواروں کو اُن سے دُور کر دے۔ ان کے دلوں سے ظالموں کا خوف نِکال دے۔ حاسدوں کی نظر سے اور فاسد خیالات سے ہمیں اور سب مسلمانوں کو اپنی حِفظ و امان میں لے لے۔

اے اَللہ ! اپنے برکت و حُرمت والے گھر کی زیارت کرنے والوں اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رَوضۂ انور پر حاضری دینے والوں پر امن و سلامتی نازل فرما۔ ان کے حج کو مَقبُول فرما اور ان کی کوششوں کو بارآور فرما،

یہ اپنے گھروں کو خیر و عافیت کے ساتھ لوٹیں، برکتوں سے ان کا دامن بھرا ہوا اور اُن کے دل فرحاں و شاداں ہوں۔

اے اَللّٰہ ! ہم پر اور اپنے گھر کا اِرادہ کرنے والوں پر ہر مشکل آسان کر دے کیونکہ مشکلیں آسان کرنا تیرے لئے آسان ہے۔ تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اَللّٰہ ! تُو ہر خاص و عام کی اِصلاح فرما دے۔ وہ تیری مغفرت اور خوشنودی کی جانب پیش رفت کریں۔ اپنی نافرمانی سے ان کو محفوظ رکھ۔ تُو اپنی رحمت اور لُطف و کرم میں ہر جگہ کے لوگوں کو شامل فرما لے۔ بیشک تُو بہت بخشش والا اور کرم والا ہے۔

اے اَللّٰہ ! تُو ہم کو کافروں کے شر سے اور ظالموں اور فاسقوں کے مکر و فریب سے اپنی قدرت، اپنی قُوّت اور غلبہ کے طُفیل بچا۔

اے اَللّٰہ ! ہمارے لئے بہتر تدبیر فرما اور ہمیں بُری تدبیر سے محفوظ رکھ۔ ہماری رہنمائی فرما۔ لغزش سے بچا، اے ہمارے پروردگار ! اِس حال میں ہم پر موت طاری کرنا کہ ہم حالتِ اسلام پر ہوں۔ ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وابستہ کرنا۔

اے اَللّٰہ ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے مریضوں کو شفاء عطاء فرما۔ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے مُردوں پر رحم فرما۔ ہماری اور تمام مسلمانوں کی حاجتیں پُوری فرما۔

اے اَللّٰہ ! ہم سراپا دستِ سوال ہیں۔ تُو ہی ہماری اِلتجا کو سُننے اور قبول کرنے والا ہے۔ ہم تو صرف کوشش کر سکتے ہیں بھروسہ تجھی پر ہے۔ تیری توفیق کے بغیر نہ گناہوں سے باز آنے کی قُدرت ہے اور نہ نیک اَعمال بجا لانے کی۔

اے اللّٰہ ! رحمتیں نازل فرما حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر۔ آپ کی اَولاد پر، تمام انبیاء و مُرسلین پر، فرشتوں پر، ایسی رحمتیں جو ہمیشہ رہنے والی ہوں، جو کبھی منقطع نہ ہوں، جن کی کوئی انتہا نہ ہو۔ انبیاء و مرسلین کی برکتوں کو ہماری اُخروی نجات اور فوز و فلاح کا ذریعہ بنا دے۔ بِلاشُبہ تُو وسیع علم والا، خطاؤں کو بخشنے

والا، احسان کرنے والا، مہربان اور رحم والا ہے۔

وِردِ بدرقۂ ایمان :

پانچوں نمازوں کے بعد پڑھے :

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ، اَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَائَكَ حَقٌّ، وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ اَحَدٌ، صَمَدٌ فَرْدٌ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ اَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ، وَاَشْهَدُ اَنَّ كُلَّ عَرْشِكَ مِنْ دُوْنِ عَرْشِكَ اِلٰی قَرَارِ الْاَرْضِیْنَ بَاطِلٌ غَیْرَ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ، رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اے اللہ! مَیں حاضر ہوں، مَیں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں مَیں حاضر ہوں، تمام تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ مَیں اللہ پر ایمان لایا، مَیں نے طاغوت اور جبت کا انکار کیا

مَیں نے مضبُوط دستے کو پکڑ لیا۔ گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے، تیری لقا رحق ہے۔ جنّت حق ہے، دوزخ حق ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ تُو واحد ہے، بے نیاز ہے، تنہا ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جَنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ گواہی دیتا ہوں کہ ایک روز قیامت آنے والی ہے۔ اور اَللّٰہ مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے عرش سے تلے رہتی دُنیا تک تیرے سوا کوئی مَعبُودِ برحق نہیں۔

اے ہمارے پَروردگار! جو تُو نے نازل کیا ہم اس پہ ایمان لائے۔ رسُول کی فرمانبرداری کی۔ شاہدین میں ہمیں بھی شامل فرما لے۔ شیطان الرجیم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

یہ دُعا رتین بار پڑھے ؛ سُورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد یہ دعا رمانگے :

اے اَللّٰہ! مَیں اپنے تمام معاملات تیرے سپُرد کرتا ہوں۔ ہر چیز تیرے علم میں ہے۔ جو کچھ ہو چکا وُہ بھی اور جو ہونے والا ہے وُہ بھی، اور پڑھے :

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، تا وَهُوَ الْعَظِيْمُ[1]

اُس کے سِوا کوئی مَعبُود نہیں، زندہ ہے۔ سب کا تھامنے والا ہے۔ نہ اُس کو اُونگھ پکڑ سکتی ہے اور نہ نیند، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ ایسا کون ہے جو سفارش کر سکے اُس کے پاس مگر اُس کی اجازت سے۔ جانتا ہے جو کچھ خلقت کے رُوبرُو ہے اور جو کچھ اُس کے پیچھے ہے اور وُہ سب احاطہ نہیں کر سکتے کسی چیز کا اُس کی معلُومات میں سے مگر جتنا وہ چاہے گنجائش ہے اُس کی کُرسی میں

---

[1] آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ، آیۃ : ۲۵۵

تمام آسمانوں اور زمین کی اور اُن کا تھامنا اُس کو گراں نہیں اور وہی ہے سب سے برتر عظمت والا۔

نیز پڑھے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

تا۔۔۔ فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ [1]

مان لیا رسُول نے جو کچھ اُترا اُس پر اُس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے بھی۔ سب نے مانا اللہ کو، اُس کے فرشتوں کو، اُس کی کتابوں کو اور اُس کے رسُولوں کو، کہتے ہیں ہم جُدا نہیں کرتے کسی کو اُس کے پیغمبروں میں سے۔ اور کہہ اُٹھے ہم نے سُنا اور قبُول کیا، اے پروردگار! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر اس قدر کہ جتنی اس کی گنجائش ہے۔ اس کو وہی ملتا ہے جو اس نے کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا۔

اے ہمارے ربّ! ہم کو نہ پکڑ اگر ہم بھُولیں یا چُوکیں۔ اے ہمارے ربّ! نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری، ایسا جیسا پچھلوں پر رکھا تھا اور اے ہمارے ربّ! نہ اُٹھوا ہم سے وہ بوجھ جس کی ہم میں طاقت نہیں، درگذر فرما ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم فرما ہم پر۔ تُوہی ہمارا ربّ ہے۔ کافروں پر ہماری مدد کر!

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

---

[1] البقرہ، آیۃ: ۲۸۵، ۲۸۶

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ [1]

اَللّٰہ نے گواہی دی، کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی۔ وہی حاکم انصاف ہے۔ کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے، وہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔ بیشک دین جو اَللّٰہ کے ہاں ہے، سو یہی مسلمانی، فرمانبرداری۔

ان آیاتِ قرآنی کی تلاوت کے بعد یہ کلمات کہے :

ہم اپنے اس اقرار پر اَللّٰہ کو گواہ بناتے ہیں اور یہ گواہی اَللّٰہ ہی کے پاس امانت رکھتے ہیں اس وقت تک کے لئے جب ہم اس کے محتاج ہوں گے۔ اور اَللّٰہ جلّ شانہٗ ہمیں ہماری امانت لوٹا دیں گے۔ اَللّٰہ جس کو چاہتے ہیں عزّت عطا کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں رُسوا کرتے ہیں۔ اَللّٰہ ہی کے ہاتھ میں ہر بھلائی ہے۔ اے اَللّٰہ! بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے انسان نہ برائی سے باز آسکتا ہے اور نہ نیکی پر عامل ہو سکتا ہے مگر تیری توفیق اور عطا کردہ قوت سے۔

ایک بار کہے :

اے وہ ذات پاک! جس کی قوتِ سماعت بیشمار آوازوں کے سننے پر بیک وقت قادر ہے۔ جس کو ہزاروں مسائل کسی اُلجھن میں نہیں ڈال سکتے۔ جس کو مختلف بولیاں اور زبانیں سمجھنے میں کوئی دُشواری نہیں۔ جو حاجت مندوں کی حاجت روائی اور سوال کرنے والوں کے سوال سے کبھی نہیں اکتاتا۔ مجھے اپنے عفو و کرم اور رحمت و شفقت کی حلاوت اور شیرینی سے آشنا کر۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

---

[1] آل عمران، آیہ : ۱۸، ۱۹

۳۳ بار سُبْحَانَ اللهِ ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اور ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اس کے بعد پڑھے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ . بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ یکتا و تنہا ہے ۔ اس کا کوئی شریک نہیں ۔ مُلک اس کا ہے ، تمام تعریف اسی کے لئے ہے ۔ وہی زندہ کرتا ہے ، وُہی مارتا ہے ۔ وہ زندہ ہے ، ہمیشہ زندہ رہے گا جلال و اکرام والا ہے ۔ اُسی کے ہاتھ میں خیر ہے ، وُہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

نمازِ اشراق

بعدازاں اگر سورج طلوع ہو چکا ہو تو نمازِ اشراق ادا کرے ۔ ذاکرِ قبلہ رُو ہو کر نماز پڑھنے کی جگہ میں مُصلّے پر یا گھر کے کسی حصّہ میں مصروفِ عبادت ہو یہاں تک کہ سورج ایک نیزہ کی مقدار بلند ہو جائے ۔ سُورہ والشمس اور تین مرتبہ سُورۂ اخلاص[1] پڑھے ۔ اور ایک بار یہ دُعا مانگے :

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آفتاب کو روشن فرمایا اور چاند کو نور عطا کیا اور تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمارے لئے امن و عافیت پیدا کیا جو سورج کو ہمارے لئے اُس کی جائے طلاع سے نکالتا ہے ۔

لے اللہ ! مجھے روزِ محشر کی بھلائی عطا فرما اور اس دن کے شر سے محفوظ رکھ لے اللہ ! میرے دل کو اپنے نورِ ہدایت سے منوّر فرما دے ۔ بالکل ایسے ہی جیسے تُو نے زمین کو اپنے نورِ قدرت سے روشن کیا ہے ۔

دو رکعت اسی ترتیب سے ادا کرے اور شکرِ خداوندی بجا لائے ۔ دو رکعت کی نیّت اس جملہ سے کرے :

نیّت کرتا ہوں دو رکعت نماز پڑھنے کی شکرِ خداوندی اور عبادتِ الٰہی کے لئے رُخ بیت اللہ کی طرف کرے ۔

پہلی رکعت میں سُورہ فاتحہ کے بعد آیۃُ الکرسی[2] "اَلْعَظِیْم" تک ، اور دوسری

---

[1] الشمس ، سورہ نمبر : ۹۱ ، پارہ : ۳۰ - اخلاص ، سورہ نمبر : ۱۱۲ پارہ نمبر : ۳۰ ۔ [2] آیۃ الکرسی ، آیہ : ۲۵۵ ، البقرہ - (آئندہ صفحہ دیکھے)

رکعت میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ [1] سے آخرِ سورہ تک۔ اور یہ آیت پڑھے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ [2]

اللہ، روشنی ہے آسمانوں اور زمین کی۔ مثال اُس کی روشنی کی جیسے ایک طاق کہ اُس میں ایک چراغ ایک شیشے میں دھرا ہو۔ وہ شیشہ ہے جیسے ایک چمکتا ہوا تارہ۔ اُس میں تیل جلتا ہے ایک برکت والے درخت کا۔ وہ زیتون ہے نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف۔ قریب ہے کہ اُس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ نہ لگی ہو اُس میں آگ۔ روشنی پر روشنی۔ اللہ راہ دکھلاتا ہے اپنی روشنی کی جس کو چاہے۔ اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کے واسطے اور اللہ

(بقیہ گذشتہ صفحہ) حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے آیۃ الکرسی کی تلاوت میں "العظیم" تک پڑھنے کی قید غالباً اس لئے لگائی کہ بعض حضرات "ھم فیہا خالدون" تک پڑھتے ہیں۔ (مترجم)

[1] سورہ بقرہ، آیہ: ۲۸۵ - ۲۸۶۔

[2] سورہ نور، آیہ: ۳۵۔

سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد درود شریف پڑھے اور یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں اپنی ناپسندیدہ چیز کو اپنے سے ہٹا نہیں سکتا اور جس چیز کی خواہش رکھتا ہوں اُس چیز سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ میری ذات میرے عمل سے وابستہ ہے اور میرا معاملہ غیر کے ہاتھ میں ہے مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں۔

اے اللہ ! مجھے کسی مشکل میں مبتلا کر کے میرے دُشمن کو خوش نہ کرنا۔ میری وجہ سے میرے کسی دوست کو رنجیدہ نہ کرنا۔ دین دُنیا اور آخرت کی اُفتاد سے مجھے محفوظ رکھنا۔ دنیا کو میری منزلِ مقصود اور مبلغ علم نہ بنا۔ مجھ پر ایسے مسلط نہ فرما جو دنیا و آخرت میں مجھ پر رحم نہ کرے۔

اے اللہ ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اُن گناہوں سے بھی جو باعث محرومی ہیں۔ اور اُن گناہوں سے بھی جو باعثِ نعمت ہیں[1]۔ اے ارحم الراحمین تیری ذات کے طفیل۔

دو رکعات برائے استعاذہ پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ الفاتحہ کے بعد سورۃ الفلق اور دُوسری رکعت میں سورہ الناس پڑھے۔ سلام پھیرنے کے حضور علیہ السلام پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے :

اے اللہ ! میں تیرے اسمِ اعظم[2] اور تیرے کلماتِ تامہ[3] کی پناہ چاہتا ہوں۔ ہر

---

[1] نعمت سے ظاہری اور دُنیوی نعمت مراد ہے جیسے مال و متاع کی فراوانی (مترجم)

[2] اللہ کا اسمِ اعظم کون سا ہے ؟ اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "اسمِ اعظم اس آیت میں ہے : قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ" الخ

[3] یعنی وہ کلمات جو اپنی تاثیر میں مکمل اور تام ہیں۔ (مترجم)

زہریلے جانور اور کیڑے مکوڑے کے شر سے اور تیرے عذاب کی سختی سے۔ تیرے اسمِ اعظم اور تیرے کلماتِ تامّہ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے۔ تیرے اسمِ اعظم اور تیرے کلماتِ تامہ کی پناہ چاہتا ہوں گردشِ لیل و نہار کے شر سے۔ یقیناً میرا پروردگار وہ ہے جس کے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں، اُسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

مزید یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! تو نے ہم پر ایسے بینا دشمن[1] کو مسلّط فرما دیا جو ہم کو دیکھتا ہے مگر ہم اسے نہیں دیکھ سکتے۔ اسے اللہ تو اسے ہم سے مایوس فرما دے جیسے تُو نے اُسے اپنی رحمت سے مایوس کر دیا ہے۔ اُسے تو ہم سے دل برداشتہ کر دے جیسے تُو نے اُسے اپنے عفو و کرم سے دل برداشتہ کر دیا ہے۔ ہمارے اور اس کے درمیان دُوری کر دے جیسے تُو نے اُس کے اور اپنی جنّت کے درمیان دُوری اور بُعد پیدا کر دیا ہے۔

بلاشُبہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور قبولیّت تیرے شایانِ شان ہے۔ نہ گناہوں سے بچنے کی قوت اور نہ طاقت، نہ اطاعت کی ہمّت مگر اللہ بزرگ و برتر کی توفیق سے۔

---
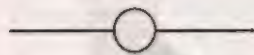
[1] نفسِ امّارہ مراد ہے۔

نمازِ استخارہ

دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون[1] اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص[1] پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد نبی کریم علیہ السلام پر درود بھیجے۔ اور یہ دعا پڑھے:

اے اللہ! میں تجھ سے خیر کا طلب گار ہوں بوجہ تیرے علم کے۔ اور تجھ سے قدرت کا طلبگار ہوں بوجہ تیری قدرت کے۔ کیونکہ تُو قادرِ مطلق ہے اور میں لاچار و ناتواں ہوں تجھ سے تیرا فضلِ عظیم چاہتا ہوں۔ تُو علیم و خبیر ہے۔ میں بے علم و بے خبر ہوں۔ تُو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔

اے اللہ! میں اپنے لئے کسی نفع، نقصان، موت و حیات یا مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کا مالک نہیں۔ میں تیری عطا کے سوا کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ میں تیری حفاظت اور پناہ سے نکل کر کسی چیز سے نہیں بچ سکتا۔

اے اللہ! اپنے پسندیدہ اقوال و اعمال کی مجھے توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! مجھے چن لے اور میرے لئے (خیر) چن لے۔ مجھے میرے اختیار کے سپرد نہ فرما۔ اے اللہ! آج کے دن اور رات میں میرے ہر قول و عمل میں بھلائی ڈال دے۔

دو رکعت برائے طلبِ الٰہی پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ واقعہ اور دوسری رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھے[2]۔ سلام پھیرنے کے بعد نبی کریم علیہ الصلوٰ

---

[1] الکافرون، سورہ: ۱۰۹، پارہ: ۳۰۔ سورہ اخلاص: ۱۱۲، پارہ: ۳۰۔

[2] سورۃ الاعلیٰ: ۸۷، پارہ: ۳۰

والسلام پر درود بھیجے۔ اور یہ دُعا مانگے :

اے اللہ! میرے نزدیک اپنی محبّت کو تمام امُور سے زیادہ محبُوب بنا دے۔ اپنی خشیت کو دُوسری تمام چیزوں سے خوفناک بنا دے۔ اے اللہ! جیسے تُونے اہلِ دنیا کی آنکھیں اُن کی دنیا سے ٹھنڈی کی ہیں اسی طرح میری آنکھ کو اپنی ذات اور عبادت سے ٹھنڈک اور تازگی بخش۔ اپنا اُنس اور شوقِ لقاء عطا فرما کر دنیا کی لذّتیں مجھ سے دُور فرما دے اور ہر امر کے بارے میں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما!

اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبّت کر جس نے تجھ سے محبت کی۔ اور اُس کی جو تجھ سے محبت کرے گا اور اس عمل کی محبّت بخش جو مجھے تیری محبّت سے قریب تر کر دے۔ ایک پیاسے کے لئے ٹھنڈا پانی جتنا مرغوب ہوتا ہے۔ اپنی محبّت ہمارے لئے اس سے بھی زیادہ مرغوب بنا دے۔ اے رَبّ ذو الجلال والاکرام!

دو رکعت شکرانے کے پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پانچ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجے اور تین بار یہ کہے :

اللہ کا شکر ہے صبحِ بخیر پر۔ اور اللہ کا شکر ہے شبِ بخیر پر۔ اللہ کا شکر ہے شامِ بخیر پر۔ اور ایک بار کہے :

اے اللہ! تیرے لئے حمد ہے۔ دائمی حمد ہے تیرے دوام کے ساتھ۔ تیرے لئے لازوال حمد ہے۔ تیرے ہاں ہی آہ وزاری ہے۔ تجھی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ تجھی پر بھروسہ ہے۔ تجھی سے تقویٰ اور طاعت کی ہمّت قائم ہے۔

جو شخص صبح وشام اس دعا کا وظیفہ کرے اُسے ہرگز کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی :

اے اللہ! تُو میرا پروردگار ہے۔ اے عرشِ عظیم کے مالک! تیرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ مَیں نے تجھی پر بھروسہ کیا کیونکہ تُو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

گناہوں سے بچنے کی قوت اور طاعت کرنے کی ہمّت بجُز خدائے بزرگ و برتر کی توفیق کے نہیں۔ اللہ کی مشیّت میں جو کچھ تھا ہو گیا اور جو کچھ نہیں تھا، نہیں ہوا۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی مَعبُود مگر اَللہ! اور مَیں جانتا ہوں کہ اَللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے اور یہ کہ ہر چیز اَللہ کے احاطۂ علم میں ہے اور اُس نے ہر چیز کو گِن کر شمار کیا ہے۔

اے اَللہ! مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر ذی حیات کے شر سے جو تیرے ہی حلقۂ بگوش ہے۔ یقیناً میرا پروردگار حق ہے۔

پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دعا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سکھائی اور فرمایا: "یہ دُعا صبح و شام اور بوقتِ خواب پڑھا کرو"۔

اے اَللہ! غیب و حاضر کو جاننے والے۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ ہر شے کے پروردگار اور مالک۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی مَعبُود مگر تُو ہی۔ مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔

ایضاً۔ دِن یا رات کو یہ کلمات بھی کہے:

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی لائقِ عبادت مگر اَللہ وحدہٗ لاشریک، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں اور یہ کہ عیسٰی علیہ السلام اَللہ کے بندے، اُس کے رسُول اور اُس کی ایک بندی کے بیٹے ہیں اور کلمۂ خداوندی ہیں جو مریم کو اَللہ نے اِلقا فرمایا اور اَللہ کی طرف سے ایک رُوح ہیں اور یہ کہ جنّت حق ہے اور دوزخ حق ہے۔

ایضاً۔ اِن کلمات کو صبح و شام ہمیشہ پڑھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہے، پانچ دُنیا کے لئے اور پانچ آخرت کے لئے۔ یعنی پہلی پانچ باتیں اس میں حُسنِ دُنیا کے لئے ہیں اور آخری پانچ حُسنِ آخرت

سکتے ہیں۔ تو وہ کسی بھی حال اور کسی بھی جگہ میں ہو۔ رحمتِ خداوندی اُس کی دادرسی کے لئے پہنچ جائے گی اور رنج وغم سے اُسے چھٹکارا عطا کرے گی۔

دُنیا کے لئے پانچ کلمات یہ ہیں :

کافی ہے مجھے اللہ ہدایت بخشنے والا۔ کافی ہے مجھے اللہ مدد کرنے والا میری دُنیا کے لئے۔ کافی ہے اللہ کفایت کرنے والا میری مشکل کے لئے۔ کافی ہے مجھے اللہ قوت والا مجھ پر ظلم کرنے والے کے لئے۔ کافی ہے مجھے اللہ غلبہ والا، میرا بُرا چاہنے والے اور بُرائی کرنے والے کے لئے۔

آخرت کے لئے پانچ کلمات یہ ہیں :

کافی ہے مجھے اللہ نرمی کرنے والا موت کے وقت۔ کافی ہے مجھے اللہ مہربانی کرنے والا سوالِ قبر کے وقت۔ کافی ہے مجھے اللہ کرم کرنے والا حساب کتاب کے وقت۔ کافی ہے مجھے اللہ لطف کرنے والا میزان کے وقت۔ کافی ہے مجھے اللہ، قدرت والا پلصراط کے وقت۔

بے شک اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وُہی عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔
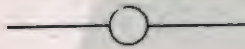
نمازِ تسبیح

نمازِ اشراق سے فارغ ہونے کے بعد اگر چاہے تو قرآن پڑھے اور اگر نمازِ تسبیح پڑھے تو بہتر ہے۔ نمازِ تسبیح چار رکعت ہیں۔ دن کے وقت ایک سلام سے اور رات کو دو سلام سے۔ ہر رکعت میں پچھتّر بار تسبیح ہے۔

تکبیرِ تحریمہ کے بعد حسبِ معمول سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ الخ پڑھے۔ پھر پندرہ بار یہ کلمات پڑھے:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَر۔

پاک ہے اللہ اور جملہ تعریف اللہ کے لئے ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

فاتحہ کے بعد دس بار سورہ اخلاص اور قرآن سے جس قدر چاہے پڑھے پھر دس بار تسبیح مذکور کہے اور رکوع میں چلا جائے۔ تین بار، پانچ بار یا سات بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کہے اور یہ دعا پڑھے:

اے اللہ! تیرے لئے ہے میرا رکوع اور میرا خشوع۔ تجھ پر میں ایمان لایا۔ اور تیرے لئے سرِ تسلیم خم کیا۔ تیرے تابع ہے میری شنوائی، میری بینائی، میری سوچ رگ و ریشہ اور استخوان۔ پھر دس بار تسبیح کہے اور رکوع سے سر اٹھائے اور کہے: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه۔ اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے لئے ہی ہے تعریف بمقدارِ ارض و سمار اور جس قدر تو چاہے تو ہی ہے حمد و ثنا کا سزاوار۔ ہم سب تیرے بندے ہیں۔

اے اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کو کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ پھر دس بار تسبیح کہے۔ پھر جب سجدہ میں جائے تو تین بار، پانچ بار، یا سات بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ کہے اور یہ دُعا پڑھے:

اے اللہ! تیرے لئے سر بسجود ہوا میرا دل و دماغ اور تجھ سے مطمئن ہوا میرا جی اور تیری ذات کا اقرار کیا میری زبان نے۔

(اے اللہ) ہرگز نہ جلائیو ایسے چہرے کو جو تیرے سجدہ میں گر گیا۔ پھر دس بار تسبیح کہے۔ پھر جب سجدہ سے سر اُٹھا کر بیٹھ جائے تو کہے:

اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ھدایت بخش دے۔ میری تلافی فرما۔ مجھے عافیت دے اور مجھ سے درگذر فرما۔ دس بار تسبیح کہے۔ جب دُوسرا سجدہ کرے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے اور یہ دعا پڑھے:

اے اللہ! مَیں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا۔ تیرے ہی لئے سرِ تسلیم خم کیا۔ تیرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا۔ اسکی صُورت گری کی۔ اس کی شنوائی، بینائی درست کی۔ تو بابرکت ہے۔ وہ اللہ جو سب سے بہترین تخلیق فرمانے والا ہے۔ پھر دس بار تسبیح کہے اور دوسری رکعت کے لئے اُٹھ جائے اور سابقہ ترتیب کو ملحوظ رکھے۔

جب آخری رکعت میں بیٹھے تو اَلتَّحِیَّات کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللہ! مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ مَیں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ لہٰذا تُو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ تُو مجھے اپنے فضلِ خاص سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے۔ یقیناً تو ہی بخشنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور آپ ہی سلام ہو رسُول پر اور تمام تعریفیں اللہ پروردگارِ کائنات کے لئے ہیں۔ اس کے بعد سلام پھیرے۔ اگر رات ہو تو پہلی دو رکعت

کے بعد سلام پھیر دے اور تین بار یہ پڑھے :

پاک ہے شہنشاہِ قدّوس ۔ ہر عیب سے مبرّا ۔ پاک ہے ۔ پاک ۔ تمام فرشتوں اور رُوح کا پروردگار ۔

چار رکعتیں پوری کرنے کے بعد یہ تسبیح تین بار کہے :

پاک ہے مالکِ الملک وَالملکوت ۔ پاک ہے صاحب عزت وعظمتِ کبریا وجبروت ۔ پاک ہے وہ زندہ جسے موت نہیں ۔ پاک ہے وہ ذات جو تمام مخلوق کو موت دیتی ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا ۔

دوسری بار کہے :

کبھی نہیں ، کبھی نہیں مرے گی ، تیسری بار کہے ، کبھی نہیں ، کبھی نہیں ، کبھی نہیں مرے گی ۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کہے :

اے اللہ ! رحمت نازل فرما اپنے بندے ، نبی اور رسولِ اُمّی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اُن کی آل پر ۔ اپنی پسندیدہ رحمت اور ان کے حق کو ادا کر دینے والی ۔ اور عطا فرما محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ شفاعت اور جملہ فضیلت اور درجہ بلند اور مقام جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا اور بدلہ دے انہیں اُن کے شایانِ شان اور جزا دے انہیں ہماری طرف سے بہترین جزا ۔ اُس جزا سے جو تُو نے کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دی اور رحمت نازل فرما اُن پر اور اُن کے تمام بھائی بندوں یعنی انبیاء صدیقین ، شہداء اور نیکو کاروں پر ۔ اپنی رحمت سے اے اللہ ارحم الراحمین !

اے اللہ ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوّلین میں اور رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر متوسّلین میں اور رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آخرین میں اور رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعلیٰ علیّین میں ۔

اے اَللہ ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب ذاکرین ذکر کریں اور رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک گردشِ لیل ونہار رہے۔ ایسی رحمت فرما جس کا سلسلہ ختم نہ ہو، جس کا شمار ممکن نہ ہو۔ ایسی رحمت فرما جو فضا کو بھر دے۔ زمین وآسمان کو پُر کردے۔ اور رحمت نازل فرما اُن پر اور اُن کی آل پر حتیٰ کہ وُہ راضی ہو جائے اور اُن پر ایسی رحمت نازل فرما جن کی کوئی حد نہ حساب ہو۔

اے اَللہ ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حتیٰ کہ تیری رحمتوں سے کچھ نہ بچے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحم فرما حتیٰ کہ برکتوں سے کچھ نہ رہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلامتی اُتار حتیٰ کہ سلامتی سے کچھ باقی نہ رہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جس کے وہ اہل ہیں اور ہماری طرف سے انہیں وہ جزا دے جن کے وہ مستحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما پیدا شدہ مخلوق اور تا قیامت پیدا ہونے والی مخلوق کی تعداد کے برابر۔

اے اَللہ ! اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِصلاحِ حال کردے۔ اے اَللہ! اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما۔ اے اَللہ ! اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دے۔ اے اَللہ ! اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے درگزر فرما۔ اے اَللہ ! اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلافی مافات کردے۔ اے اَللہ ! اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی داد رسی فرمادے۔ اے اَللہ اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جلد سُکھ کا سانس عطا کردے۔ اَللہ ! مَیں تجھ سے راہ یافتہ لوگوں کی توفیق مانگتا ہوں اور صاحبِ یقین لوگوں کے اعمال چاہتا ہوں۔ توبہ کرنے والوں کا اِخلاص، صبر کرنے والوں کا عزم، ڈرنے والوں کی متانت، حاجت مندوں کی درخواست، اہلِ تقویٰ کی عبادت اور اہلِ علم کی معرفت کا سوال کرتا ہوں تاآنکہ مَیں تجھ سے آملوں۔

اے اَللہ ! مَیں تجھ سے ایسا خوف چاہتا ہوں جو تیرے تمام گناہوں سے مجھے

باز رکھے یہاں تک کہ تیری طاعت میں ایسے اعمال انجام دوں جس سے تیری رضا کا حقدار ٹھہروں اور یہاں تک کہ بوجہ تیرے خوف کے توبہ میں تیرا مخلص رہوں اور یہاں تک کہ تیری محبت کی وجہ سے تیرے لئے خالص ہو کر رہ جاؤں اور یہاں تک کہ تجھ سے حسنِ ظن کی بنا پر تمام معاملات میں تجھی پر توکل کروں۔ پاک ہے تو اے خالقِ نور! اے مومنین کے کارساز! ہمیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال دے۔ ہمارے لئے ہمارا نور مکمل فرما دے۔ ہمیں معاف فرما دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرما اور برکت اُتار اور سلامتی بھیج۔ اے اللہ! ہمارے مشائخ کے اعلیٰ علیّین میں درجات بلند فرما اور انہیں حق الیقین کی حقیقت عطا فرما اور انہیں اپنے فضلِ عظیم سے بقدر اپنی شان کے مزید نواز۔

اے اللہ! اُن کا درجہ بلند فرما دے۔ اُن کا رتبہ عظیم کر دے۔ اے اللہ! اُن کی ارواحِ مقدسہ کو ہم سے مکمل طور پر ہمیشہ کے لئے ہم سے راضی فرما دے تا آنکہ ہم تیرے دربار میں آ پہنچیں۔ اے ذوالجلالِ والاکرام! ہمیں ان کی ہدایت پر زندہ رکھ۔ ان ہی کی گواہی (شہادۃِ توحید و رسالۃ) پر موت دے اور اپنے ہاں سے ہم پر مزید کرم فرما جو تُو نے ان پر کیا۔ کیونکہ بلاشبہ تو اس بات کا مالک ہے اور تو ہی ہر خیر کا اہل ہے۔

اے اللہ! تو ان کے بعد ان کو بہتر خلیفہ اور قائم مقام عطا فرما۔ اے اللہ! تو ان کو دنیا اور آخرت کی بُرائی سے بچا۔ اے اللہ! تو ان کو عمرِ دراز عطا فرما، ان کے فیوض و برکات میں وُسعت عطا کر، ان کے درجات اور ان کی قدر و منزلت بڑھا! اُن کے چہرے کو منوّر فرما۔ اُن کے ساتھ ہمارا انجام فرما۔ اُن کی برکت سے ہماری بخشش فرما۔ ہمیں ان کے زیرِ سایہ ہونے کی سعادت بخش۔ اُن کی برکت سے حصّہ وافر

عطا فرما۔ ہم پر اُن کی فرمانبرداری آسان کر دے۔ ان کے ساتھ ہمیں بھی امن و سلامتی کے گھر میں داخل فرما۔ خطاؤں اور لغزشوں پر ہماری پکڑ مت کر۔ دُنیا اور آخرت میں ہمارے اور ان کے درمیان جُدائی نہ فرما۔ بے شک تُو بہت سخاوت والا اور کرم والا ہے۔ اسلام کی حالت پر موت سے ہمکنار کر اور نیکو کاروں کے ساتھ وابستہ کر دے۔

اے اللہ! درُود نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، آپ کی اولاد پر، تمام انبیاء و مُرسلین پر، فرشتوں پر، شہداء پر، صالحین پر۔ ایسا درُود و سلام جو ہمیشہ رہنے والا ہو، کبھی ختم نہ ہو۔ جس کی کوئی اِنتہا نہ ہو۔ ہمارے لئے اس درُود کو مدد کا ذریعہ اور نجات کا سبب بنا دے۔ بیشک تو کریم ہے۔ مہربان ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

ان دعاؤں کے بعد تلاوتِ قرآنِ پاک میں یا ذکر اللہ میں مشغول ہو یا نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ دن کا چوتھائی حصہ گزر جائے۔

ذکرِ نمازِ چاشت

جب دن کا چوتھائی حصّہ گزر جائے تو نمازِ چاشت پڑھے، جس کی زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں اور کم سے کم چار رکعتیں ہیں۔

پہلی رکعت میں سُورہ فاتحہ کے بعد سورہ والشمس، دوسری رکعت میں وَاللیل تیسری رکعت میں والضحیٰ اور چوتھی میں الم نشرح پڑھے۔ دوسری آٹھ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سُورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔

ایک روایت ہے کہ بارہ رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سُورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سُورہ اخلاص تین بار پڑھے۔ اگر کوئی شخص حافظِ قرآن ہے تو جتنی آیات یا سُورتیں پڑھ سکے، پڑھے۔

نماز کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود و سلام بھیجے اور یہ دعا مانگے:

اے اللہ! مَیں تجھ سے ڈرنے والے کا علم، عالموں کا خوف، توکّل کرنے والوں کا یقین، تیری ذات پر ایمان و یقین رکھنے والوں کا بھروسہ، صبر کرنے والوں کا شکر اور شکر کرنے والوں کا صبر مانگتا ہوں، پسندیدہ لوگوں کی نیابت اور شہداء کے ساتھ وابستگی کا سوال کرتا ہوں۔

اِس کے بعد سو بار یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ٥

اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما میری توبہ قبول فرما

بے شک تُو بہت تَوبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

اگر وقت میں گنجائش ہو تو مزید چند رکعتیں اور پڑھ لے۔ اگر روزہ دار ہے یا تنہا ہے تو تلاوتِ قرآن پاک، ذکر اللہ یا نماز میں مشغول رہے۔
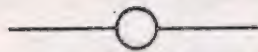
ذکرِ نماز

جب نماز کا وقت آئے، چار رکعت سُنّتِ ظہر ادا کرے۔ ہر رکعت میں چاروں قُل[1] پڑھے۔ سُنّتِ ظہر کے بعد سو دفعہ اِستغفار پڑھے اور یہ دعا مانگے:

اے اللہ میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب کو سکون بخشے میری نیک عادات میں پختگی پیدا کر دے۔ میری پراگندگی کی اِصلاح فرا دے۔ فتنوں کو دُور کر دے۔ دین کی بھلائی عطا فرما، میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما۔ اعمال و افعال میں پاکیزگی عطا فرما۔ میرے چہرے کو نورِ ایمانی سے روشن فرما۔ ہدایت میرا مُقدر بنا دے اور مجھے ہر بُرائی سے محفوظ رکھ

اے اللہ! مجھے سچّا ایمان اور اذعانِ کامل عطا فرما، جس کے بعد شک نہ ہو، ایسی رحمت فرما جو دنیا اور آخرت میں مجھے ڈھانپ لے۔

اے اللہ! تجھ سے قسمت میں کامیابی کا طلبگار ہوں، شہداء کی مہمانی کا، نیک بختوں کے سے عیش کا، انبیاء کے قرب کا اور دُشمنوں کے مُقابل فتح و نصرت کا سوال کرتا ہوں، تیرے رحمت سے اے ارحم الراحمین!

ظہر کی نماز میں مُستحب یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں تاخیر سے پڑھے تاکہ گرمی کم ہو جائے اور سردی کے موسم میں اَوّل وقت میں پڑھ لے۔

ظہر کی نماز فرض میں تیس سے چالیس آیتیں تک پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد

---

[1] یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (مترجم)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ○

ہاتھ اُٹھائے اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام پر درُود و سَلام بھیجے اور یہ دعا مانگے:

اے اللہ! تُو ہمارے گناہوں کو جانتا ہے، انہیں بخش دے۔ تُو ہمارے عیبوں کو جانتا ہے انہیں ڈھانپ لے۔ ہماری ضرورتوں کا تجھے علم ہے، انہیں پُورا فرما۔ ہماری مُشکلات سے آگاہ ہے انہیں آسان فرما۔ اسلام کی حالت میں موت سے ہمکنار کرنا اور نیک لوگوں کے ساتھ وابستہ کر دینا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما۔ تمام انبیاء علیہم السلام پر، اپنے مُقرّب فرشتوں پر، بے حد رحمتیں اور سلام۔

اِس کے بعد دو رکعت سُنّت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد الکافِرون اور دُوسری رکعت میں اخلاص پڑھے۔ نیز دو رکعت برائے حِفظِ ایمان پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد یہ پڑھے:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ تا — قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○[1]

بے شک تمہارا ربّ اللہ ہے۔ جس نے چھ دن میں آسمانوں اور

---

[1] سورہ اعراف، آیہ: ۵۴ ۵۶

زمین کو پیدا کیا۔ پھر عرش پر قرار پکڑا۔ اُڑھاتا ہے رات پر دن کو کہ وہ اس کے پیچھے لگا آتا ہے، دوڑتا ہوا۔ اور سُورج اور چاند تارے پیدا کئے۔ جو اُس کے حکم کے تابعدار ہیں۔ سُن لو، اُسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا، بڑی برکت والا ہے اَللہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد خرابی مت ڈالو اور پکارو اُس کو ڈر اور توقع سے۔ بیشک اَللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے بہت نزدیک ہے۔

دُوسری رکعت میں یہ پڑھے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ــــ وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا[1]

جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے کام کئے، اُن کے لئے ٹھنڈے باغوں کی مہمانی ہے۔ ہمیشہ وہیں رہیں اور وہاں سے جگہ بدلنا نہ چاہیں۔ کہدو! اگر دریا سیاہی بن کر میرے رب کی باتیں لکھیں تو دریا پُورا ہو جائے مگر میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں، اگرچہ ہم دُوسرا اور اُس کی مدد کو لے آئیں۔ کہدو! میں بھی تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہوں، مجھ کو حکم آتا ہے کہ تمہارا معبُود ایک معبُود ہے۔ سو جس کو اپنے رب سے ملنے کی اُمید ہے وہ کچھ اچھے کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

---

[1] سورۃ الکہف، آیۃ: ۱۰۷ - ۱۱۰

سلام پھیرنے کے بعد حضورِ انور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے :

پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے ہے۔ ایسے جیسے آج ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی ذات کو کوئی تغیر اور تبدیلی نہیں۔ نہ اسکی صفات میں کوئی تبدیلی ہے۔ اس کے اسمار ازلی اور قدیم ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ ہے، قدیم ہے، ازلی ہے، ابدی ہے۔ پاک ہے وہ ذات حیّ لایموت ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو سب سے اوّلی ہے۔ ہر چیز کو پیدا کرنے والی ہے۔ باقی ہے، بے نیاز ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو سب سے بلند ہے، پاک ہے وہ ذات جس کے قبضہ میں ہر چیز کی جان ہے اور ہر چیز اسی کی طرف لوٹنی ہے۔

نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے درمیان دو رکعت پڑھے اور ان دونوں رکعتوں میں جو بھی قرآنی آیات چاہے پڑھے، اگر سورۂ زمر[1] یا سورۂ الفتح پڑھے تو بہتر ہے۔ یا سورۂ فیل[2] سے سورۂ ناس تک پڑھے۔ اس کے بعد دعا، بدرقۂ ایمان پڑھے۔

ذکر نمازِ عصر :

جب نمازِ عصر کا وقت شروع ہو، چار رکعت سُنّت پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال، دوسری میں العادیات، تیسری رکعت میں القارعہ، اور چوتھی میں سورۂ تکاثر پڑھے[3]

---

[1] سورۂ زمر، سورۃ : ۳۹، سورہ الفتح، سورہ : ۴۸۔ [2] سورۃ الفیل، سورۃ : ۱۰۵،

[3] زلزال، سورۃ : ۹۹۔ العادیات، سورہ : ۱۰۰، القارعہ، سورۃ : ۱۰۱، التکاثر : ۱۰۲۔

یا پہلی رکعت میں سورۃ والعصر چار مرتبہ پڑھے، دُوسری رکعت میں والعصر تین مرتبہ، تیسری رکعت میں دو مرتبہ اور چوتھی رکعت میں ایک مرتبہ پڑھے[1]

نمازِ عصر میں مستحب یہ ہے کہ تاخیر کرے مگر اس حد تک نہیں کہ دھوپ پیلی پڑ جائے۔ مطلع اگر ابر آلود ہو تو نمازِ عصر اور نمازِ مغرب مختصر پڑھے اور تیس آیتوں سے زیادہ تلاوت نہ کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد ایک مرتبہ کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

جیسا کہ نمازِ ظہر کے بعد پڑھا تھا۔ ہاتھ اُوپر اُٹھائے، دُرود پڑھے اور کہے: اے اللہ! ہمیشہ اپنی مخلوق پر فضل فرمانے والے، بخشش کرنے والے، عطایا سے نوازنے والے، بلاؤں اور مصیبتوں کو دُور کرنے والے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما جو کہ کائنات میں سب سے اعلیٰ اور برتر ہیں۔ اُن کی آل پر اور اصحاب پر۔ اے بزرگی والے! ہماری خطاؤں سے درگذر فرما اور ہمیں معاف فرما۔ ہم اِس حال میں موت سے ہمکنار ہوں کہ اِسلام پر ثابت قدم

---

[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے: مَن صلّٰی اربع رکعات قبل العصر کان له جُنّة من النّار۔ یعنی جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، اس کے لئے دوزخ کی آگ سے ڈھال ہوں گی۔ ایک روایت میں ہے: من حافظ قبل العصر بنیٰ الله له بیتا فی الجنة جس نے عصر سے پہلے چار رکعت کی پابندی کی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

عمل ۔ نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وابستہ فرما ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ، آپ کی آل واصحاب پر ، تمام انبیاء ومرسلین پر اور فرشتوں پر درود وسلام نازل فرما۔

یہی کلماتِ شبِ جمعہ میں عشاء کی فرض نماز کے بعد کہے ، نمازِ عصر کے بعد سورۂ اِنّا فتحنا[1] اور سورۂ عَمّ یتساءلون[2] پڑھے ۔ اِس کے بعد کہے :

پروردگارِ عالَم ! ہر بڑے خطرے اور مصیبت سے ہمیں آگاہ فرما ۔ اپنے دردناک عذاب سے محفوظ رکھ ۔ ایمان کی دَولت سے محروم ہونے سے بچا ۔ اے ازل سے اپنے بندوں پر احسان فرمانے والے ، اے گناہوں سے درگذر کرنے والے ۔

اِس دعاء کے بعد سورۂ الطّارق ، سورۂ التّین اور تین تین بار سورۂ اِخلاص ، سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھے ۔

نمازِ عصر کے بعد علم اور دین کی باتوں میں مشغول ہوجائے یا تلاوتِ قرآن پاک اور تسبیح درودشریف میں وقت گذارے ۔ جب غروبِ آفتاب قریب ہو تو مسبعاتِ عشر پڑھے ۔

جمعرات اور جمعہ کے دِن مسبّعاتِ عشر کے بعد اور عشاء کی نماز کے بعد یہ دُعاء مانگے :

اے اللہ ! میرے قلب کو مضبوطی عطاء فرما ۔ اے گناہوں سے درگذر کرنے والے ہماری خطاؤں سے درگذر فرما ۔ ہمارے عیوب کی پردہ پوشی فرما ۔ اے رحمٰن ورحیم ! ہماری اصلاح فرما ۔ ہم پر رحم فرما ، ہماری توبہ قبول فرما ۔ ہم پر امن وسلامتی نازل فرما ۔

جب سارے معمولات سے فارغ ہوکر اُٹھنے لگے تو سورہ واللیل پڑھے ۔

---

[1] سورہ الفتح ، سورہ : ۴۸ ، پارہ : ۲۶ ۔

[2] سورہ النّباء سورہ : ۷۸ ، پارہ : ۳۰ ۔

ذکرِ نمازِ مغرب :

جب مغرب کی آذان سُنے تو یہ کلمات کہے :

اے اَللہ ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے۔ تجھے پکارنے، تیری نماز میں حاضر ہونے اور تیرے ملائکہ کے نزُول کا لمحہ ہے۔ میرے گناہوں کو بخش دے، میری خطاؤں سے درگذر فرما !

اگر روزہ دار ہو تو پانی سے روزہ افطار کرے اور یہ دعا پڑھے :

اے اَللہ ! مَیں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تجھی پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے عطا کردہ رزق سے اَفطار کیا۔ اے بے پایاں مَغفرت کے مالک ! مَغفرت فرما !

نمازِ مغرب میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ ایک رکعت میں تین سے پانچ آیات تک تلاوت کرے (مختصر نماز پڑھے)۔ نمازِ مغرب میں مستحب یہ ہے کہ تاخیر نہ کرے۔ غروبِ آفتاب کے فوراً بعد ادا کرے۔ نماز سے فراغت کے بعد یہ دعا مانگے :

اے اَللہ ! مجھے گناہوں کی ذِلّت اور پشیمانی سے طاعت کی عزّت و آبرو کی طرف منتقل فرما دے۔

یا یہ دعا مانگے :

اے اَللہ ! اپنے ذِکر، شکر اور بہترین عبادت کی توَفیق عطا فرما !

اگر جمعہ کی رات ہو تو فرض نمازِ مغرب میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سُورۂ الکافرون اور دُوسری رکعت میں سُورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد کہے :

خوش آمدید رات کے فرشتو ! خوش آمدید کِراماً کاتبین، میرے نامہ اعمال میں لکھو کہ —— مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مَعبُودِ برحق نہیں۔ وہ لاشریک ہے،

اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں گواہی دیتا ہوں کہ جنّت ، دوزخ ، حوضِ کوثر حق ہیں۔ حضور کی شفاعت ، پُلصراط ، میزان اور روزِ حساب سب حق ہیں اور قیامت بِلاشُبہ آنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ مُردوں کو قبروں سے اُٹھائے گا۔

لے اللہ ! مَیں اپنی یہ گواہی تیرے پاس امانت رکھتا ہوں۔ تُو میرے گناہوں میں تخفیف فرما ، میری خطائیں بخش دے۔ نیک اعمال سے میری میزان کو بھر دے۔ میرے لئے جنّت مُقدّر فرما دے۔ اے ارحم الرّاحمین ! اپنے فضل و کرم سے درگذر فرما۔

دن کے وقت بدرقہ ایمان کے بعد اگر یہ دعا پڑھے تو "رات کے فرشتو" کے بجائے "دِن کے فرشتو" کہے۔

نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کے درمیان اِسی ترتیب سے دو رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں سُورہ فاتحہ کے بعد یہ پڑھے :

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ــــ تا ــــ وَلٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ [1]۔

اِس کتاب میں کوئی شک نہیں۔ ڈر والوں کو راہ دکھاتی ہے۔ جو بِن دیکھی باتوں پر یقین رکھتے ہیں ، نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں اس پر جو تم پر اُترا اور تم سے پہلوں پر اُترا ، اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ انہی لوگوں نے اپنے رَب کی راہ پائی اور وہی مُراد کو پہنچے۔

اور جن لوگوں نے انکار کیا ، برابر ہے ، تُو اُن کو ڈرلے یا نہ ڈرلے۔ وُہ

---

[1] سورۃ البقرہ ، آیہ : ۱ ــ ۹ پارہ : ۱ ۔

نہ مانیں گے۔ اللہ نے اُن کے دلوں پہ، اُن کے کانوں پر مُہر کر دی ہے۔
اور اُن کی آنکھوں پر پردہ، اور اُن کے لئے سخت عذاب ہے۔
اور ایک وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخرت پر
مگر (حقیقت) میں اُن کو یقین نہیں۔ وہ اللہ سے اور ایمان والوں سے
دغا بازی کرتے ہیں۔ لیکن وہ کسی کو دغا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو
اور (یہ بات) سمجھتے نہیں ہیں۔
اِن آیات سے مُتّصل یہ آیت پڑھے:
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ تا لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
اور تمہارا رب، اکیلا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔
بڑا مہربان ہے رحم والا۔
تحقیق آسمان اور زمین کے بنانے میں، رات اور دن کے بدلتے
رہنے میں اور کشتی جو لے کر چلتی ہے دریا میں لوگوں کے کام آنے والی
چیزیں اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا اور اس سے زمین کو مرنے
کے بعد زندہ کیا اور پھیلائے اس میں سب قسم کے جانور اور پھیرنا ہواؤں
اور بادلوں کا، جو آسمان و زمین کے درمیان اللہ کے تابعِ فرمان ہے۔ اِن
سب باتوں میں عقل والوں کے لئے (عبرت و موعظت کے) نمونے
ہیں۔
تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور دوسری رکعت میں پڑھے:
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ تا هُمْ فِيْهَا

البقرہ، آیہ: ۱۶۳، ۱۶۴۔

خُلِدُوْنَ ؀

اَللہ کے سوا کوئی مَعبُودِ برحق نہیں۔ زندہ ہے، سب کا تھامنے والا، نہ اُس کو اُونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اسی کا ہے۔ کون ایسا ہے جو اُس کے پاس اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے۔ جو کچھ مخلوق کے رُوبرو ہے اور پیچھے ہے، وہ سب جانتا ہے۔ اور یہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جو چاہے۔ گنجائش ہے اُس کی کُرسی میں آسمان اور زمین کی اور اُن کے تھامنے سے تھکتا نہیں اور وہی سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے۔

دِین کی بات میں زبردستی نہیں، ہدایت گمراہی سے کھل چکی ہے۔ جو کوئی مفسد سے منکر ہے اور اَللہ پر یقین رکھے اُس نے مضبوط رستہ پکڑا جو ٹوٹنے والا نہیں۔ اور اَللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

اَللہ ایمان والوں کا کام بنانے والا ہے۔ نکالتا ہے اُن کو اندھیروں سے اُجالوں کی طرف۔ اور جو منکر ہیں ان کے رفیق و سرپرست شیطان ہیں، انہیں اُجالے سے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ لوگ دوزخ والے ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

اِن آیاتِ کریمہ کے بعد متصلاً یہ آیات پڑھے:

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ. وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ تا فَانْصُرْنَا

؀ البقرہ، آیہ: ۲۵۵ - ۲۵۷ - پارہ: ۳ -

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ[1]

اَللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ اور اگر تم اپنے دل کی بات ظاہر کروگے یا چھپاؤ گے، اَللہ تم سے حساب لے گا۔ پھر جس کو چاہے گا بخشے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا۔ بیشک اَللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اَللہ کے رسُول نے اور مُؤمنوں نے وہ سب کچھ مانا جو اَللہ کے رسول پر اتارا گیا۔ سب نے مانا اَللہ کو، اُس کے فرشتوں کو، کتابوں کو اور رسُولوں کو ہم اُس کے رسُولوں میں سے کسی کو جُدا نہیں کرتے اور کہنے لگے ہم نے سُنا اور قبُول کیا۔ اے رب بخشش تیری چاہیئے۔ تیری ہی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

اَللہ کسی شخص کو اُس کی گنجائش سے بڑھ کر تکلیف نہیں۔ اسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو کیا۔ اے اَللہ! ہم کو نہ پکڑ اگر ہم بھُول لیں یا چُوکیں۔ اے ہمارے رَب ہم پر ایسا بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا ہم سے پہلوں پر رکھا تھا۔

اے ہمارے رب! ہم سے وہ نہ اُٹھوا جس کی ہم کو طاقت نہیں۔ ہم سے درگذر فرما، ہماری بخشش فرما، ہم پر رحم فرما۔ تُو ہی ہمارا مددگار ہے ہماری مدد کر کافروں کی قوم پر۔

تین بار یا پانچ بار سُورۂ اخلاص پڑھے۔

نمازِ نور :

دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد سُورۂ

---

[1] البقرہ، آیہ: ۲۸۴ - ۲۸۶، پارہ ۳:۵۔۳

بُروج[1] اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سُورۃ الطّارق[2] پڑھے۔

نمازِ اِستجاب :

دو رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سُورہ فاتحہ کے بعد سورۃ زُمر[3] اور دوسری رکعت میں سُورہ واقعہ[4] پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سر سجدہ میں رکھے اور یہ کلمات کہے :

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَاحَلِيْمُ يَاعَلِيُّ يَاعَظِيْمُ يَاعَزِيْزُ يَا حَكِيْمُ يَاكَرِيْمُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔

دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ اَلکافِرون پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ کہے :

مَیں اَللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، شام کے بخیر گذرنے پر۔ اَللہ کا شکر ادا کرتا ہوں رات کے بخیر گذرنے پر اور اَللہ کا شکر ادا کرتا ہوں صبح کے بخیر گذرنے پر۔ ایک بار کہے :

اے اَللہ ! مَیں تیری تعریف کرتا ہوں، ایسی تعریف جو ہمیشہ رہنے والی ہو تیرے لئے ایسی حمد ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ ایسی حمد جس کی جزا بجُز تیری خوشنودی کے کچھ نہیں۔ ہر آن اور ہر لحظہ تیری حمد بجالاتا ہوں۔ درُود و سَلام ہو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر جو تمام دُنیا میں سب سے افضل ہیں۔

---

[1] سورۃ : ۸۵ ، پارہ : ۳۰ ۔

[2] سورۃ : ۸۶ ، پارہ : ۳۰ ۔

[3] سورۃ : ۳۹ ، پارہ : ۲۳ ۔ [4] سورہ : ۵۶ ۔ پارہ : ۲۷ ۔

نماز روشنی گور :

دو رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ و اخلاص چھ بار اور مُعوَّذتین[1]، تین بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد کہے :

اے اللہ ! اس نماز کو میرے لئے قبر میں میرا مونس اور روشنی کا سبب بنا دے اور تمام مسلمانوں کے لئے ! اے ارحم الراحمین۔

دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پڑھے :

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

پانچ بار پڑھے :

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ.

پانچ بار کہے :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

سلام کے بعد حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پانچ مرتبہ درود بھیجے اور یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! میں تجھ سے ہمیشہ رہنے والے ایمان کا سوال کرتا ہوں۔ ایسے

---

[1] مُعوَّذتین، یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

قلب کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے ڈرنے والا ہو اور ایسے علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع رساں ہو۔ اور سچے یقین کا سوال کرتا ہوں۔ مضبوط دین کا سوال کرتا ہوں۔ حلال رزق کا۔ قبول ہونے والے عمل کا۔ ہر بلا سے امن و عافیت کا۔ ہمیشہ رہنے والی حفظ و امان کا۔ عافیت پر شکر گذاری کا اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔ اے پروردگارِ عالم! سب سے زیادہ رحم فرمانے رحم فرما!

اس کے بعد ہلکی سی آٹھ رکعتیں پڑھے تا آنکہ صلوٰۃ الاوّابین کی بیس رکعتیں پوری ہو جائیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک بار یا تین پڑھے اس کے سجدہ کرے۔ سات بار: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

اور ہاتھ اُٹھا کر کہے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَا الْاٰخِرِيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَارْحَمْهُمَا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ اغْفِرْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِهٖ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَصِيَامِيْ۔

احیاء داشتن بین العشائین:

تمام شب کی عبادت سے بہتر ہے کہ مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان جو وقت ہے اس میں نوافل، تلاوتِ قرآن پاک یا ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے یا مراقبہ کی حالت میں چلا جائے۔

ذکرِ نمازِ عشاء :

جب عشاء کی نماز کا وقت ہو جائے تو چار رکعت سُنّت ادا کرے . پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ تک پڑھے . دوسری رکعت میں لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ سے آخر سورہ بقرہ تک پڑھے ، تیسری رکعت میں سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تک پڑھے[1]
چوتھی رکعت میں لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ[2] تک پڑھے .

مستحب نمازِ عشاء میں یہ ہے کہ رات کا ایک تہائی حصہ گذارنے کے بعد ادا کرے اور بہتر یہ ہے کہ پندرہ سے بیس آیات کی تلاوت کرے . سلام پھیرنے کے بعد کہے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ

---

[1] سورۃ الحدید، پارہ ۲۷ کی آیت نمبر ایک سے چھ تک .

[2] سورۂ حشر، آیہ : ۲۱ تا ۲۴ -

لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ [1]

ہاتھ اُٹھا کر درُود شریف پڑھے اور یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! موت سے پہلے ہماری توبہ قبول فرما۔ ہم پر موت کی سختیاں آسان فرما۔ موت کے وقت رحم فرما۔ موت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے موت و حیات کے مالک ، ہمیں اس حال میں موت آئے کہ ہم حالتِ ایمان پر قائم ہوں۔ ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وابستہ کر دینا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل و اصحاب پر دُرود سلام نازل فرما۔

اِس دعا کے بعد اُٹھے اور دو رکعت سُنّت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد الکافرون ' دوسری رکعت میں سُورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد چار رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار پڑھے۔ دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سُورہ اخلاص اور مُعوّذتین ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ تیسری رکعت میں آیۃ الکُرسی تین بار اور چوتھی رکعت میں معوّذتین اور سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور چار مرتبہ کہے :

سُبْحَانَ الْقَدِيْمِ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ. سُبْحَانَ الْعَلِيْمِ الَّذِيْ لَا يَجْهَلُ سُبْحَانَ الْجَوَّادِ الَّذِيْ لَا يَبْخَلُ سُبْحَانَ الْحَلِيْمِ الَّذِيْ لَا يَعْجَلُ۔

نیز سجدے کی حالت میں بیس مرتبہ "یا رحیم" کہے اور بارگاہِ ایزدی میں دستت بدعا ہو۔

اِس کے بعد مزید چار رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ یٰسین [2] دوسری

---

[1] ترجمہ پہلے گذر چکا ہے۔ [2] سورہ یٰسین ، سورہ : ۳۶ - پارہ ۲۲ -

رکعت میں سورۂ دُخان[۱] تیسری رکعت میں الٓم سجدہ[۲] اور چوتھی رکعت میں سورۂ مُلک[۳] پڑھے۔ سلام کے بعد یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! ہمیشگی کے ساتھ ترکِ معاصی کی توفیق عطا فرما۔ بے مقصد باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ ایسی حُسنِ نظر بخش جو تیری رضا کا سبب بن سکے۔ اے ارض وسما کے مالک ! عزت وجلال والے ! سوال کی رُسوائی سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ ! اے رحمٰن ! تیرے نُور اور عظمت کا واسطہ۔ میرے قلب میں اپنا کلام محفوظ فرما۔ اُس کی تلاوت کی توفیق بخش۔ ایسی تلاوت جو تیری خوشنودی کا ذریعہ بن جائے۔ اے عظمت وجلال کے مالک ! اپنی کتاب سے میری آنکھیں روشن کر دے میرا سینہ اور میرا قلب کشادہ کر دے۔ میں ہر وقت تیری کتاب کی تلاوت اور عمل میں مشغول رہوں۔ میرے دل کو حق کے سوا ہر چیز سے خالی کر دے۔ بیشک برائی سے پھرنے کی طاقت نہیں۔ مگر تیری مدد سے۔ خیر الخلائق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رحمتیں نازل فرما۔ آمین یارب العالمین۔

دُعائے یٰسین :

پاک ہے وہ ذات جو ہر غم سے نجات دینے والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو قرض کی بلا سے نکالنے والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے خزانوں کو کائنات پر تقسیم کرنے والی ہے اور جب کسی چیز کا ارادہ کرتی ہے تو حرفِ "کُن" کہتی ہے اور وہ ہر چیز

---

[۱] سورہ دخان : ۴۴ ، پارہ : ۲۵۔

[۲] سورہ الٓم سجدہ : ۳۲ ، پارہ : ۲۱

[۳] سورہ مُلک : ۶۷ ، پارہ ۲۹۔

عمل کا جامہ پہن لیتی ہے۔ بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور سب کو اُسی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

دُعائے تبارک :

اے اللہ! اُٹھتے بیٹھتے اور جاگتے سوتے ہر حالت میں اسلام کی دولت پر قائم رکھ۔ دُشمنوں اور حاسِدوں کی طعنہ زنی سے محفوظ فرما۔ اے اللہ! میں اپنے نفس کے شر سے اور ہر ذی رُوح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیرے قبضۂ قدرت میں ہوں۔ تجھ سے سراپا خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ پروردگار! سیدھی راہ کی توفیق عطا فرما۔

دو رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً، سے وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ [1] تک اور دُوسری رکعت میں وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا سے تَوَّابًا رَّحِيْمًا [2] تک نیز یہ آیت پڑھے :

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ [3]

جو کوئی گناہ کرے یا اپنی ذات پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش کا طلبگار ہو، وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

---

[1] سورۂ آلِ عمران، آیہ : ۱۳۵-۱۳۶

[2] سُورہ نساء، آیہ : ۶۴

[3] سُورہ نساء، آیہ : ۱۱۰

اگر وتر سے پہلے نمازِ نفل پڑھے تو وتر کی اَدائیگی میں مستحب یہ ہے کہ نمازِ نفل کے بعد سوجائے۔ بشرطیکہ بعد میں اُٹھنے کا یقین و معمول اور ہمّت ہو۔ آخرِ شب اُٹھ کر وتر ادا کرے۔ وتر کی قرأت میں افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی[1] یا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ الکافرون تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعائے قنوت پڑھے۔

سلام پھیرنے کے بعد سجدہ کرے اور تین بار یا دس بار کہے :

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

بیٹھ کر آیۃ الکرسی پڑھے۔ اِس کے بعد دُوسرا سجدہ کرے اور یہی تسبیح دُوسرے سجدے میں بھی پڑھے۔ پھر سر اُٹھائے اور دو رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت سُورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال، دوسری رکعت میں تکاثر پڑھے۔ سلام کے بعد تین بار کہے :

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ بِقُدْرَتِهٖ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ بِعِزَّتِهٖ۔

تیس بار سُبحان اللہ، تیس بار الحمدللہ، تیس بار اَللہُ اکبر کہے۔ اور آخر میں یہ دعا ایک بار پڑھے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

---

[1] سُورہ : ۸۷ ، پارہ : ۳۰

قَدِيْر فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰى اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ مَن يَّهْدِى اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا.

اگر یہ دُعا، تمام سال پڑھے تو بہت بہتر ہے۔

ذکرِ خفتن

سونے کے آداب

رات کو سونے سے پہلے اور نمازِ عشاء کے بعد سُورۂ حَدید، سُورۂ حَشر، سُورۂ صَفّ، سُورۂ جمعہ، سُورۂ تغابُن، سُورۂ اَعلیٰ اور سُورۂ قلم کی تِلاوت کرنا خیر و برکت کا باعث[1] ہے۔ اگر یہ سُورتیں تِلاوت نہ کر سکے تو سُورۂ اِنشقاق[2] سے سورۂ ناس تک پڑھے اور مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کرے۔

سُورہ فاتحہ۔

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ تا هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[3]

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ تا لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تا هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ تا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ تا عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۔

---

[1] الحدید، سورہ: ۵۷، حشر: ۵۹، صف: ۶۱، جمعہ: ۶۲، تغابن: ۶۴، اعلیٰ: ۸۷، قلم: ۶۸۔

[2] سورہ: ۸۴۔

[3] البقرہ، آیہ: ۱-۵، البقرہ، آیہ: ۱۶۳-۱۶۴، البقرہ، آیہ: ۲۵۵-۲۵۷، البقرہ، آیہ ۲۸۴-۲۸۶، آلِ عمران، آیہ: ۱۸-۱۹۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ [1]
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ تا مُحْسِنِیْنَ۔
لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ تا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ تا وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ
لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا تا وَلَا یُشْرِکْ
بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا۔
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا تا خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔
فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ تا کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا تا مِنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ۔
سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ
عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ تا
اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ۔
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ تا وَاَجْرًا عَظِیْمًا [2]

---

[1] آلِ عمران، آیہ: ۲۶، ۲۷، الاعراف، آیہ: ۵۴-۵۶، اَلتّوبہ، آیہ: ۱۱۸-۱۱۹
بنی اسرائیل، آیہ: ۱۱۰-۱۱۱، الکہف، آیہ: ۱۰۷-۱۱۰، الانبیاء، آیہ: ۸۷-۸۹،
اَلرّوم، آیہ: ۱۷-۱۹، اَلصّافّات، آیہ: ۱-۱۱، اَلصّٰفّٰت: ۱۸۰-۱۸۲،
المؤمن، آیہ: ۱-۳۔

[2] اَلفتح، آیہ: ۲۷-۲۹۔

يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ. تا فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۔ [1]
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ تا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ تا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا
سُوْرَةُ كَافِرُوْن، سُوْرَةُ اِخْلَاص، مُعَوَّذَتَيْن۔

نیز یہ دُعا مانگیے :

اے اللہ ! تُو ہمیں اپنی حفاظت اور نگرانی میں رکھ ۔ ہمیں ہلاکت سے بچائے رکھنا ، تُو ہماری اُمّیدوں اور آرزوؤں کا مرکز ہے۔ اپنی ذات میں اپنے دین میں، اپنے اہل وعیال میں اور اپنے مال ودَولت میں برکت کا طلبگار ہوں۔

اے اللہ ! تونے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے اس پر مَیں ہر لحظہ تیرا شکر گزار ہوں۔ تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ۔ ہر بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ مَیں تیری قدرت کے تابع ہوں ۔ بے شک تُو میرا پروردگار ہے ۔ مجھے سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

اے عرش عظیم اور زمین وآسمان کے خُدا ! ہر چیز کے پروردگار ! توریت، زبُور انجیل اور قرآنِ حمید کے نازل کرنے والے خُدا ! ہر شر سے اور بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ تو اوّل ہے ، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ۔ تُو ہی آخر ہے ۔ تیرے بعد کوئی نہیں ۔ تُو ظاہر بھی ہے ، باطن بھی ہے ۔ کوئی تجھ سے اُوپر نہیں ہے ۔ مجھے ہر قسم کے

---

[1] الرحمٰن ، آیہ : ۳۳ - ۳۵ ، الحدید ، آیہ : ۱ - ۴ الحشر، آیہ : ۲۱ - ۲۴ الجنّ ، آیہ : ۱ - ۱۴ -

قرضوں سے نجات بخش اور تنگدستی سے محفوظ فرما۔ آمین!

یہ دُعائیں پڑھ کر ہاتھ پر پھونک مارے اور ہاتھ جسم کے جن جن حصوں پر ممکن ہو سکے اور کہے:

اے اللہ! مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا کوئی شریک و سہیم نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے اور رسُول ہیں۔

اے اللہ! اپنی حفظ وامان میں رکھ، نیک بندوں کے ساتھ وابستہ فرما! تیری طرف مُتوجّہ ہُوں۔ اپنے تمام امُور تیرے سپرُد کرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی ماویٰ اور ملجا نہیں ہے۔ تیری کتاب پر ایمان لایا۔ تیرے برگزیدہ نبی پہ ایمان لایا۔

اے اللہ! روزِ حشر اور روزِ حساب اپنی گرفت سے بچا۔ اُس اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ جو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ! تیرے غُصّہ سے اور تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں شیطان کے اور تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ! بہترین ساعتوں میں بیدار رہنے کی ہمت عطا فرما۔ بہترین اعمال کی توفیق بخش۔ اپنا قُرب عطا فرما۔ میرے سوال اور دعا کو قبولیّت سے سرفراز فرما۔ میری خطاؤں اور لغزشوں کی پردہ پوشی فرما۔ مجھے اپنی عطایا میں یاد رکھ۔ مجھے غافلوں کے زُمرے میں شامل ہونے سے محفوظ رکھ۔

اے اللہ! تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ مجھے پُرسش اور دار وگیر سے بچا۔ میرے گناہوں کو بخش دے۔ مَیں نے اپنے آپ کو تیری پناہ میں دیا ہے۔ جس نے تیری پناہ پکڑ لی وہ ایک مضبُوط پناہ میں آگیا۔

آنکھ لگنے (سونے) تک اسی طرح ذکر اور دعا میں مشغول رہے۔

ذکر بیدار شدن از خواب

جاگنے کے آداب

جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو چاق و چوبند ہو کر اُٹھے۔ اُٹھنے کے بعد سُستی پھیلانا اچھا نہیں۔ بیداری کی ابتدا اَللہ کے پاک نام اور شکر سے کرے۔ کسی کام میں مشغول ہونے سے پہلے اَللہ کے شکرانے کے طور پر یہ کلمات کہے :

اے اَللہ ! مَیں تیری حمد و ثنا کرتا ہوں۔ تُو نے مرنے کے بعد دوبارہ زندگی عطا کی، تیری ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

اے اَللہ ! مَیں تیری حمد و ثنا کرتا ہوں۔ تُو نے مجھے عافیت بخشی۔ جسم اور رُوح کی تازگی سے نوازا۔ مجھے اپنے ذکر کی ہمت و توفیق عطا کی۔ مالِک ہے وہ ذات جو مُردوں کو زندہ کرتی ہے۔ وہ بیشک ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اَللہ ! تیرے سوا کوئی معبُودِ برحق نہیں اور مَیں ظالموں میں سے نہیں ہوں۔

اِن دعاؤں کے بعد یہ قرآنی آیتیں تلاوت کرے :

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[1]

اگر ہمّت ہو تو صبح بیدار ہو کر غسل کرے۔ غسل کرنا نہ صرف جسم کی صحّت کے لئے مفید ہے بلکہ دل کے لئے بھی مفید ہے۔ اگر غسل کی ہمّت نہ ہو تو وضو پر اِکتفا کرے، مسواک کرے اور یہ دُعا مانگے :

---

[1] سورہ آلِ عمران، آیہ : ۱۸۹ - ۲۰۰ -

اے اَللہ ! تُو اس مسواک کو میرے گناہوں کے دھونے اور صاف کرنے کا ذریعہ بنا دے جس طرح میرے دانتوں کے صاف کرنے کا ذریعہ بنایا۔

اے اَللہ ! اس پاکیزگی کو اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنا دے ۔ روزِ حشر میرا چہرہ ایسا ہی روشن اور سفید کرنا جیسا اس مسواک نے میرے دانتوں کو سُفید کر دیا ہے۔

فارغ ہونے کے بعد مسواک دھو کر رکھ دے ۔
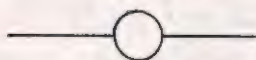
آدابِ قضائے حاجت

آدمی جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ کرے تو آستینوں کو اُوپر کرے۔ جیب میں یا تعویذ کی شکل میں اگر کوئی قرآنی آیت یا اسمِ اللہ جسم کے کسی حصّہ پر ہو تو وہ اُتار کر رکھ دے۔ سر اور پیٹھ کو برہنہ نہ کرے اور یہ دعاء پڑھ کر قضائے حاجت کے لئے بیٹھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ! میں بھوتوں اور بھوتنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت بایاں پاؤں پہلے اندر رکھے۔ جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھے تو جسم کا صرف اُتنا حصّہ کھولے جتنا ضروری ہے۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کرے۔[۱] بائیں پاؤں پر زیادہ زور دے کر بیٹھے تاکہ بسہولت فارغ ہو، بیت الخلاء میں تھوکنے اور ناک صاف کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ضرورت سے زیادہ نہ بیٹھے کھیل میں مصروف نہ ہو۔ کسی چیز پر لائنیں نہ کھینچے۔ جتنا جلد ممکن ہو فارغ ہو کر باہر آجائے۔

اگر قضائے حاجت کے لئے کوئی بند جگہ نہ ہو جنگل وغیرہ یا کھلی جگہ پر قضائے حاجت کرے تو اس طرح بیٹھے کہ لوگوں کی نظریں اس پر نہ پڑیں۔ قبلہ رُو ہو کر نہ بیٹھے۔ کسی چیز کی آڑ کر کے بیٹھے تو زیادہ بہتر ہے۔ بلکہ قبلہ کی طرف پُشت بھی نہ کرے۔[۲] سخت زمین

---

[۱] حدیث میں ہے: تم میں سے جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔ (مترجم)

[۲] حدیث میں ہے: جب تم میں سے کوئی پاخانہ کے لئے آئے تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ پُشت۔

پر پیشاب نہ کرے۔ چھینٹیں اُڑیں گی کپڑے ناپاک ہوں گے۔[۱] کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرے۔ صرف مجبوری کی حالت میں یا کسی طبّی ضرورت کے وقت کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی اجازت ہے۔ زمین میں بعض جانور سوراخ کرکے اپنا ٹھکانہ بنالیتے ہیں ان میں پیشاب نہ کرے۔ جس جگہ نہائے یا وضو کرے وہاں بھی پیشاب نہ کرے۔

اِستنجا میں اوّلین فرض یہ ہے کہ قضائے حاجت کی جگہ سے نجاست کو دُور کیا جائے۔ مٹی کے ڈھیلے یا پتھر سے پاکی اور صفائی حاصل کرے اور سب سے بہتر پانی ہے۔ پانی نہ ہونے کی صورت میں ڈھیلے اور پتھّر وغیرہ کی اجازت ہے۔ ہڈّی اور خشک گوبر کا ٹکڑا یا کسی اور ناپاک چیز سے استنجا درست نہیں۔ ہڈّی کی ممانعت اس لئے ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"یہ جنّوں کی خوراک ہے۔"

جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کرلیا ہو، اُس کو دوبارہ استعمال نہ کرے تین یا پانچ ڈھیلے استعمال کرنا بہتر ہے تاکہ زیادہ صفائی حاصل ہوسکے۔

کیفیّتِ استنجا (استبرا)

اِستنجا کرنے کی مسنون صورت وکیفیت یہ ہے کہ ڈھیلا بائیں ہاتھ میں پکڑے، تین بار سے کم نہ ہو۔ اور ہر بار پوری جگہ کو صاف کیا جائے۔ اگر تین بار

---

[۱] قبروں پر رفع حاجت کرنا حرام ہے۔ مقابر عبرت ونصیحت کے مقام ہیں۔ حضور علیہ السلام نے زیارتِ قبور کی ترغیب اسی لئے دی ہے کہ آخرت اور اپنا انجام یاد آئے۔
ٹھہرے ہوئے پانی میں، لوگوں کی گزرگاہ اور ایسی جگہ پر جہاں سے پانی بہہ کر آتا ہو رفعِ حاجت منع ہے۔ (مترجم)

اِستعمال سے بھی نجاست کی جگہ کلی طور پر صاف نہیں ہوئی تو پانچ، سات بار صفائی کی جائے مٹی کا ڈھیلا اگر گیلا ہو تو اس سے بھی استنجا نہ کیا جائے۔ چکنی چیز سے بھی استنجا نہ کیا جائے۔

جب استنجا سے فارغ ہوکر باہر آنے لگے یا واپس ہو تو پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے۔ باہر آکر یہ دعا پڑھے :

اے اللہ ! تیرا شکر ہے، تُو نے ایک تکلیف دینے والی چیز میرے جسم سے خارج کی اور صرف وہ چیز رہنے دی جو نفع رساں ہو۔ اے پروردگار ! تیری مغفرت کے طلبگار ہیں، تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔[1]

• استنجا کا اصل طریقہ تو یہ ہے کہ پانی استعمال کیا جائے[2]۔ اِستنجا سے مُراد اُس گندگی کو جو پیشاب یا پاخانے کی راہ سے خارج ہوئی ہو، اُن مقامات سے دُور کرنا ہے جہاں سے وہ خارج ہوئی ہے۔ خواہ اسے پانی سے دُور کیا جائے یا ڈھیلے وغیرہ سے یا دونوں چیزوں سے۔

اِنسان کے پیشاب اور پاخانے کی جگہ سے جو بھی نجاست خارج ہو خواہ وہ معمولی ہو جیسے پیشاب پاخانہ یا غیر معمولی، جیسے خون، پیپ وغیرہ۔ اس سے استنجا واجب ہے۔ نیز یہ ضروری ہے کہ اِستنجا سے پہلے نجاست کا نکلنا بند ہو چکا ہو ورنہ

---

[1] پاکی کے مسائل میں بہت تفصیلات ہیں، کتبِ فقہ دیکھی جا سکتی ہیں۔ (مترجم)

[2] موجودہ اُمّت سے پہلے کی اُمّتوں میں شرعاً صرف پانی سے طہارت کرنے کا حکم تھا بعض روایات میں ہے کہ سب سے پہلے جس نے پانی سے طہارت کی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ اسلام نے سہولت کی خاطر پانی کے علاوہ ڈھیلے وغیرہ سے بھی پاکی حاصل کرنے کی اجازت دی۔ (مترجم)

استنجا درست نہ ہو گا۔

اِستبرا کا مفہوم یہی ہے کہ پیشاب، پاخانے کے بعد جو کچھ رہ جائے اُس کو خارج کرنا، یہاں تک گمان غالب ہو جائے کہ اَب شرمگاہ میں نجاست کا کوئی حِصّہ باقی نہیں ہے۔ اگر نجاست کے تھوڑے سے بھی باقی رہنے کا شبہ ہے تو وضو جائز نہ ہو گا۔

استنجا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اچھی طرح دھوئے اور یہ دعا مانگے :

اے اَللّٰہ ! میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے پانی کو پاکی کا ذریعہ بنایا۔ اِسلام کو ہمارے لئے سراپا نور و ہدایت کیا۔ حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو ہمارا رسُول بنایا۔ اے اللّٰہ ! ہمارے قلب کو نفاق سے پاک و صاف کر دے اور ہمیں ہر قسم کی بُرائی سے بچائے رکھ۔

اے اَللّٰہ ! ہمیں دینِ اِسلام پر قائم رکھ اور اس گواہی پر کہ اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود برحق نہیں۔ اے اَللّٰہ ! مَیں تجھ سے خیر و برکت کا طلبگار ہوں۔ ہر نحوست اور ہلاکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جب وضو کے لئے کلی کرے تو غرارہ کرے اگر روزہ دار نہ ہو۔ اور یہ دعا مانگے :

اے اَللّٰہ ! حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل فرما۔ اے اَللّٰہ ! تلاوتِ قرآن، اپنے ذکر و شکر اور بہترین عبادت کی ہمت و توفیق عطا فرما۔

اگر روزہ دار ہو تو یہ دعا مانگے :

اے اَللّٰہ ! مَیں آگ کی لُو سے اور بُرے ٹھکانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

جب چہرہ دھونے لگے تو کہے :

مَیں پاک ہونے کی نیّت کرتا ہوں تاکہ نماز ادا کر سکوں۔ نیز کہے :

اے اَللّٰہ ! حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ اے اَللّٰہ

اس روز میرا چہرہ اپنے نور سے روشن اور سفید رکھنا جب تیرے نیک بندوں کے چہرے سفید اور روشن ہوں گے۔ اور میرے چہرے کو اس روز سیاہی سے بچانا جب تیرے دشمنوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا مانگے :

اے اللہ! اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل فرما۔ روزِ حساب میرا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور آسان حساب لینا۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا مانگے :

اے اللہ! میں اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ روزِ حساب میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے۔

ہر عضو کو دھوتے وقت کلمہ شہادت پڑھے۔ اس نیت کے ساتھ کہ :

اے اللہ! تو اس کلمہ کی برکت سے سالوں کا شرک معاف کر دیتا ہے۔ میرے گناہ تو شرک سے کم تر ہیں، انہیں بھی اس کلمہ کی برکت سے دھو ڈال!

مسح کرتے وقت یہ دعا مانگے :

اے اللہ! اپنی رحمت کے سایہ تلے کر لے۔ اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اپنی برکتیں نازل فرما۔ اُس روز اپنی رحمت کا سایہ عطاء فرما، جس روز تیرے سائے کے سوائے کوئی سایہ نہ ہوگا۔

گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعا مانگے :

اے اللہ! دوزخ کی آگ سے میری گردن کو آزاد رکھنا۔ دوزخ کی سزا اور بیڑیوں سے پناہ چاہتا ہوں۔

دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا مانگے :

اے اللہ! مومنین مخلصین کے ساتھ مجھے بھی سیدھی راہ پر ثابت قدم

رکھنا۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا مانگے:

اے اللہ! مَیں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اس روز سیدھی راہ سے میرے قدم ڈگمگائیں، جب منافقین کے قدم سیدھی راہ سے پھسلیں گے۔

پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرے۔ دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے ابتداء کرے، بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

وضو مکمل کرنے کے بعد قبلہ رُو ہو کر بیٹھے اور یہ دعا پڑھے:

تمام حمد و ثنا اُس ذاتِ پاک کے لئے ہے جس نے بغیر عمل کے آسمانوں کو پیدا کیا مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ لاشریک ہے۔ اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ مَیں نے بُرے اعمال کا ارتکاب کیا اور اپنے آپ پر ظلم کیا۔ تجھ سے مغفرت کا طالب ہوں اور تیرے ہی حضور توبہ گزار ہوں۔ مجھے اپنے نیک اور پاک صاف لوگوں میں شامل کرلے۔ اور ان لوگوں کے زمرے میں داخل فرما جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ ملول ہوں گے۔ صابر و شاکر لوگوں میں سے بنا، اپنے ذکر کی توفیق عطا کر۔ صبح و شام تیری پاکی بیان کروں۔ اے ارحم الراحمین! تجھی سے مکمل وضو، مکمل نماز اور مکمل مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

سورۃ قدر پڑھے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پڑھے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔

اور اگر اُن لوگوں نے جس وقت اپنے لئے بُرا کیا تھا، آپ کے پاس آتے، پھر اَللہ سے بخشواتے اور رسول بھی اُن کو بخشواتا تو وُہ اَللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے۔[1]

دُوسری رکعت میں پڑھے :

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ تا وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ،[2]

جو کوئی گناہ کرے، یا اپنی ذات پر ظلم کرے، پھر اَللہ سے بخشوا لے تو اَللہ کو بخشنے والا مہربان پائے اور جو کوئی کمائے گناہ، سو کماتا ہے اپنے لئے اور اَللہ سب جانتا ہے حکمت والا ہے۔

سَلام پھیرنے کے بعد یہ دُعا مانگے :

اے اَللہ ! مجھے نیک اَعمال کی قوت عطا فرما۔ پاکیزگی عَطا کر، تُو سب سے بہتر پاکیزگی عطا کرنے والا ہے، تو ہی نگہبان ہے۔ میری نظر میں وہی محبُوب بنا دے جو تیرے نزدیک محبُوب اور پسندیدہ ہو۔

اے اَللہ ! میرے ظاہر و باطن، دونوں کو پاکیزہ بنا دے۔ اپنی پسندیدہ چیزیں مُقدّر فرما دے۔ فقر اور بے نیازی کی دَولت سے بہرہ ور فرما۔ اے ارحم الراحمین !

---

[1] سُورۃ النّسار، آیہ : ۶۴، ۶۵

[2] سورۃ النّسار، آیہ : ۱۱۰ - ۱۱۱

ذکرِ شانہ

کنگھی کرنے کا بیان

جب سَر کے بالوں میں کنگھی کرے تو پہلے بھوؤں کو دُرست کرے اور اُن میں کنگھی کرے اور دعا رمانگے :

اے اَللّٰہ ! مجھے وہ زیبُ زینت عطا فرماجو اہلِ تقویٰ کو عطا کرتا ہے ۔

اس کے بعد مُونچھیں دُرست کرے اور کہے :

اے اَللّٰہ ! مجھے دُنیا کی ہر بلا سے اور آخرت کی ہر پریشانی سے محفوظ فرما ۔

اس کے بعد داڑھی میں کنگھی کرے اور کہے :

اے اَللّٰہ ! مجھے ہر غم ، پریشانی اور شیطان کے وسوسے سے محفُوظ رکھ پاک ہے وہ ذات جس نے مَردوں کو داڑھی سے مُزیّن کیا اور عورتوں کو گیسوؤں سے سنوارا ۔

سُورۂ اَلَم نَشرح پڑھے ، شیشہ دیکھے تو یہ دُعا رمانگے :

تمام تعریفیں اُس ذاتِ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے بہترین صُورت پر پیدا کیا ۔ جس طرح تو نے مجھے بہترین صورت سے نوازا اسی طرح بہترین سیرت اور اخلاق سے بھی سرفراز فرما !

غسل کے لئے کتنا پانی لیا جائے :

مسنُون طریقہ یہ ہے کہ وضو اور غسل کے لئے اتنا پانی لیا جائے جس سے تمام اَعضاء پاک صاف ہو جائیں ۔ اسراف اور زیادتی سے گریز کرنا ضروری ہے غسل

کے فرائض میں کُلّی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور پُورے بدن کا دھونا ہے۔

غسل کی سُنّت یہ ہے کہ جب غسل کرنے والا غسل کی ابتدا کرے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے، پھر اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ اس کے بعد نجاستِ حقیقی کو اپنے بدن سے صاف کرے، اگر بدن پر لگی ہوئی ہو۔ پھر نماز کا سا وضو کرے مگر یہ کہ پاؤں نہ دھوئے۔ اس کے بعد پانی اپنے سَر اور پُورے بدن پر تین مرتبہ بہائے۔ اس کے بعد بعد غسل کی جگہ سے الگ ہو جائے اور دونوں پاؤں دھولے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے غسلِ مبارک کی یہی کیفیت بیان کی گئی ہے۔

عورتوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اپنے پُورے بال کھولیں، اگر بال کھولے بغیر پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔

ذکرِ نمازِ تہجّد

جب خدا توفیق بخشے تو نمازِ شب باین ترتیب ادا کرے[1] :
آدھی شب کے بعد اُٹھے، پاکی حاصل کرے، وضو کرے اور تحیۃ الوضو سے پہلے کہے :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً فَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا۔

دو بار کہے :

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ایک بار یہ دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ

---

[1] نمازِ تہجّد کی بہت فضیلت ہے۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا : قیامِ لیل یعنی تہجّد کو لازم پکڑو کیونکہ یہ صالحین کا طریقہ ہے جو تم سے پہلے تھے۔ تہجّد تمہارے لئے اپنے رب سے نزدیکی کا سبب ہے۔ تمہارے گناہوں کا کفّارہ ہے اور گناہوں سے باز رکھنے کا ذریعہ ہے۔ (ترمذی) بہت سی روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات رات کو اتنا طویل قیام فرمانے کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا : نہیں ہے کوئی مسلمان (آئندہ صفحہ پر)

وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْد اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

اے اللہ! تیرے لئے ہی تمام تعریف ہے۔ تو ہی آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اُن کا قائم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! تیرے ہی لئے سب تعریف ہے، تُو ہی آسمانوں، زمین اور اُن کے درمیان جو کچھ ہے، ان سب کا روشن کرنے والا ہے۔ اے اللہ! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تو ہی آسمانوں، زمین اور اُن کے

(بقیہ گذشتہ صفحہ) کہ وہ پاک حالت میں ذکر الٰہی کرتے ہوئے سوئے۔ پھر آخر شب نماز تہجد کے لئے گے۔ اور اللہ سے کوئی بھلائی مانگے تو اللہ اُسے وہ بھلائی ضرور عطا کرتا ہے۔ اس کو مد بن حنبلؒ اور ابو داؤد نے روایت کیا۔ (مترجم)

درمیان جو کچھ ہے اُن کا بادشاہ ہے۔

تیرے لئے ہی سب تعریف ہے۔ تُو ہی حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری مُلاقات حق ہے، تیرا کلام حق ہے۔ جنت و دوزخ حق ہے۔ تمام انبیاء حق ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں۔ قیامت حق ہے۔ اے اللہ! مَیں تیرا تابعِ فرمان ہوں، تجھی پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا۔ مَیں نے ہر حال میں تیری ہی طرف رجُوع کیا، اپنے تمام امُور تیرے سپُرد کئے۔ دُشمنانِ حق سے تیری مدد سے نبرد آزما ہوتا ہوں۔ تیرے حضور فریادی بن کر آیا ہوں، میرے اگلے پچھلے، کھلے اور پوشیدہ سب گناہ بخش دے۔ وہ گناہ بھی بخش دے جو تُو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تُو ہی آگے کرنے والا اور تُو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ بلاشبہ تیرے سوا کوئی معبُود نہیں۔

اِس دعا کے بعد تحیۃ الوضو پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد تین بار کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اس کے بعد یہ دُعا مانگے:

اے اللہ! مَیں ہر گناہ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں خواہ وہ مَیں نے عمداً کیا ہو یا خطاءً، چھپ کر کیا ہو یا علانیہ، اپنے گناہوں کی توبہ اسی ذات سے کرتا ہوں جو میرے گناہ مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔

اے اللہ! تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ گناہوں سے باز آنے اور نیکی کرنے کی قدرت نہیں مگر صرف تیری مدد اور توفیق سے۔

اس کے بعد تین بار کہے:

اے اللہ ! مجھے میرے ماں باپ کو اور میری اولاد کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی پاک اولاد کے طفیل بخش دے ۔

ان دعاؤں کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے ۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ سے آخر سورۃ تک پڑھے[1]۔

اس کے بعد بارہ رکعت پڑھے اور دو دو رکعت کر کے پڑھے ۔ ہر رکعت میں مختصر تلاوت کرے ۔ تہجد کی کم سے کم چار رکعتیں ہیں اور زیادہ جتنی پڑھ سکے ۔ ہر دوگانہ کے بعد تسبیح و استغفار کرے اور فراغت کے بعد یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! ہم پر اپنی رضا و رحمت کی نظر فرما ۔ ہمارے ظاہر و باطن کو اپنی رضاجوئی میں مشغول فرما دے ۔ ہم کو اختلاف اور افتراق کی مصیبت سے محفوظ رکھ ۔ تمام مسلمانوں کو امن و عافیت عطا فرما ۔ ہم پر اور تمام مسلمانوں پر ہمیشہ اپنی نظرِ کرم رکھ ۔ ہماری جو خطائیں اور لغزشیں تیرے علم میں آئیں ان سے درگذر فرما ۔ اپنے قہر و غضب کی ذلّت سے بچا ۔ اپنی یاد سے غافل نہ کر ، اگر تو گرفت کرے تو ہم تیرے بندے ہیں ۔ اگر بخش دے تو تیرا کرم ہے ۔ بیشک تو غالب اور کرم والا ہے ، بندہ خطا و نسیان کا پُتلا ہے اور تو سراپا رافت و رحمت ہے[2]۔

---

[1] البقرہ ، آیہ : ۲۸۵ ، ۲۸۶

[2] اسی مضمون سے ملتی جلتی شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات ہے جو خشوع وخضوع کے اوقات میں بزرگوں کا معمول رہی ہے ۔ مناجات یہ ہے :

پادشاہا جُرمِ مارا در گزار ۔ ماگنہ گاریم و تو آمرزگار

تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم ۔ جُرم بے اندازہ و بیحد کردہ ایم

جب مؤذّن اذان دے تو انہی کلمات کا اعادہ کرے لیکن جب حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة کہے تو سامع جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کہے، جب مؤذّن حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کہے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کے ساتھ کہے :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَاَهْلِ الْفَلَاحِ

یعنی اے اللہ! مجھے بھی اہلِ صلٰوۃ اور اہلِ فلاح میں سے بنا دے

جب اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے۔ جب اذان ختم ہو جائے تو یہ دُعا مانگے :

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی يَا غَفُوْرُ

دُعائے ابدال

نماز اور تکبیر کے درمیانی وقت میں یہ دُعا مانگے:

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْغَفُوْرُ الْعَفُوْ يَا سَلَامُ سَلِّمْ اَفْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَاخْتِمْ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا حَلِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا غَفَّارُ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاعْفُ عَنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ!

جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے جو بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔ اے سلامتی والے ہمیں سلامتی عطا کر، ہماری ابتدا اور انتہا خیر کے ساتھ مقدر کر دے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اے حیّ اے قیّوم، اے جلال و اکرام والے۔ اے رب اے رب اے رب، اے اللہ اے اللہ اے اللہ، اے غالب، اے حلیم اے ستّار اے غفّار۔ اے رحمت و مغفرت کے مالک، مغفرت فرما ہم پر رحم کر عافیت عطا کر۔ تجھ سے عفو و درگزر کا طلبگار ہوں۔ اے مدد طلب کرنے

والوں کی مدد کرنے والے میری مدد فرما۔

مُؤذّن اذان کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اَللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے :

جب مسجد سے باہر آنے لگے تو پہلے مُصلّے سے بایاں پاؤں اُٹھائے اور جب جُوتے پہننے لگے تو پہلے دائیں پاؤں میں جُوتا پہنے اور یہ دُعا مانگے :

بِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرُ الْمُدْخَلَ وَخَيْرِ الْمَخْرَجَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ

مسجد سے باہر آنے کے بعد چہرہ آسمان کی جانب کرے اور کہے :

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار، بے شک تُونے یہ کائنات بے مقصد پیدا نہیں کی، پاک ہے تیری ذات۔ ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

مسجد سے واپسی پر راستہ میں یہ دُعا مانگے :

اے اَللہ ! تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تُو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ سلطنت تیری ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تُو ہی زندگی عطا کرتا ہے۔ تُو ہی موت سے ہمکنار کرتا ہے۔ تُو زندہ ہے۔ کبھی موت سے ہمکنار نہیں ہوگا۔ جلال و اکرام والا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں خیر ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اَللہ ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں، جس کو تُو محروم کر دے

اُس سے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ تیرے سوا کوئی نفع پہنچانے والا نہیں۔ پاک ہے تیری ذات، تو ہی عزت و بزرگی والا ہے۔ سلامتی کر تمام انبیاء و مرسلین پر اور سب تعریفیں پاک پروردگار کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرے اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ الفاظ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

ہم پر ہمارے پروردگار کی طرف سے سلام ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر۔

گھر میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھے۔ بسم اللہ پڑھے اور کہے: اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے۔ اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔ اے اللہ! میں تجھ سے گھر سے نکلتے وقت بھی خیر کا سوال کرتا ہوں اور داخل ہوتے وقت بھی۔

گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجے اور یہ دعا مانگے:

اے اللہ! میں اس گھر کی خیر کا اور اس میں جو خیر ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس گھر میں جو شر ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! اپنے لطف و کرم سے مجھے اپنی معصیت سے محفوظ رکھ۔ اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما۔ گناہوں سے بچا۔ اے ارحم الراحمین!

اگر باوضو نہ ہو تو تیمم کرکے ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص

پڑھے۔ اگر گھر میں سُنّتیں پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔

شبِ آدینہ :

شب جمعہ میں مغرب اور عشار کی نماز کے درمیانی وقفہ میں بارہ رکعتیں ادا کرے۔ ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص دس بار پڑھے۔ نمازِ عشار کی سُنّتوں کے بعد دس رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سُورہ فاتحہ کے بعد سُورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ ان نوافل کی ادائیگی سے اتنا ثواب ملے گا گویا اُس نے پُوری رات نوافل ادا کی ہیں۔

جمعہ کے دن چاشت کے وقت بارہ رکعت نماز نفل ادا کرے۔ شنبہ (سنیچر) کی رات، مغرب اور عشار کے درمیانی وقفہ میں بارہ رکعت ادا کرے۔ قرآنِ کریم کی جو آیات یا سُورتیں آسانی سے پڑھ سکے وہ پڑھے۔

شنبہ کے دن چاشت کے وقت چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون تین بار پڑھے۔ سلام کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے۔

اتوار کی شب بیس رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِخلاص پچاس مرتبہ اور مُعوّذتین ایک مرتبہ پڑھے۔ سلام کے بعد پڑھے :
دُرود شریف سو بار، اِستغفار، سو بار۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سو بار، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءُ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ سو مرتبہ۔

اتوار کے روز اشراق کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ

کے بعد اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ سے آخر سورہ تک ایک بار پڑھے۔ ان چار رکعتوں کے بعد مزید چار رکعتیں ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ الم سجدہ ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورہ مُلک اور تیسری وچوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ جمعہ پڑھے۔

شبِ دوشنبہ (پیر) چار رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس بار اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص بیس مرتبہ، تیسری رکعت میں تیس مرتبہ اور چوتھی رکعت میں چالیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سورۂ اخلاص اور درود شریف پڑھے اور کہے:

اے اللہ! تو میرے والدین اور میری اور میری اولاد کی خطائیں معاف فرما دے۔

پیر کے روز اشراق کے بعد دو رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص، معوّذتین اور آیۃ الکرسی ایک ایک بار پڑھے۔ سلام کے بعد درود و استغفار پڑھے۔ نیز ان دو رکعتوں کے بعد بارہ رکعتیں اور پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ سلام کے بعد دس مرتبہ استغفار پڑھے۔

منگل کی رات دو رکعتیں پڑھے۔ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورہ اخلاص اور معوذتین پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ سلام کے بعد آیۃ الکرسی اور استغفار پندرہ بار پڑھے۔

منگل کے روز اشراق کے بعد دس رکعتیں ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ، آیۃ الکرسی ایک ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھے۔

بدھ کی رات کو چھ رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ[1] ایک ایک بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے

---

[1] آلِ عمران، آیہ: ۲۶، ۲۷

بعد ستر بار کہے :

جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّداً عَلَيْهِ السَّلَام عَنَّا
مَا هُوَ اَهْلُه وَاسْتَحَقَّهٗ وَمستوجَبُهٗ

اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین اجر عطا فرمائے۔ ایسا اجر جس کے وہ اہل اور مستحق ہیں۔

نیز شب چہار شنبہ (بدھ) میں دو رکعت عشاء کے بعد پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الفلق اور دوسری رکعت میں سورۃ النّاس دو بار پڑھے۔

بدھ کے روز اشراق کے بعد بارہ رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی، سورہ ناس، سورہ فلق اور سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے۔

شب پنجشنبہ (جمعرات) میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے مابین دو رکعت "صلوٰۃ الوالدین" پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی، تینوں قُل پانچ پانچ بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد پندرہ بار استغفار پڑھے اور پھر تین بار یہ دعا مانگے :

"اے پروردگار! اِس نماز کا ثواب میرے والدین کو عطا فرما۔ میری مغفرت فرما۔ میرے ماں باپ پر مہربانی فرما جیسے انہوں نے بچپن میں مجھ پر مہربانی کی تھی۔"

جمعہ کے روز سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

جتنی بار پڑھ سکے پڑھے۔ دو رکعت نماز پڑھے۔ سلام کے بعد سجدہ میں گر جائے اور اپنی ضرورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

نوعِ دیگر :

شب روز میں کسی وقت مندرجہ ذیل سات تسبیحیں سو سو بار پڑھے :

یکم : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

دوم : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

سوم : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.

چہارم : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

پنجم : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ

ششم : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ہفتم : مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

شیخ الشیوخ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جمعہ کے روز يَا هُوَ يَا اَللّٰهُ سنیچر کے روز يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ ، اتوار کے روز يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ ، پیر کے روز يَا صَمَدُ يَا فَرْدُ ، منگل کے روز يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ، بدھ کے روز يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ ، جمعرات کے روز يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْاِکْرَام ، ایک ایک ہزار دفعہ پڑھے اور اپنی حاجات کے لیے اللہ کے حضور دعا مانگے ۔

نوعِ دیگر :

سنیچر کے دن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، اتوار کے دن یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ، پیر کے دن اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ ، منگل کے دن لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ، بدھ کے دن اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ جمعرات کے دن سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور جمعہ کے دن یَا اَللّٰہُ کا وِرد کرے ۔

ذکر نماز احزاب
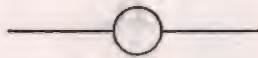
بدھ کے روز نماز عشاء کے بعد چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی اور
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تا بِغَيْرِ حِسَابٍ ایک ایک بار پڑھے۔ چاروں
قُل تین تین مرتبہ پڑھے۔ پندرہ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھے، نیز دس مرتبہ رکوع میں دس مرتبہ
قومہ میں، دس دس مرتبہ سجدوں میں، دس دس مرتبہ دونوں سجدوں کے درمیان،
دُوسرے سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد دس مرتبہ، اسی طرح دوسری، تیسری اور
چوتھی رکعت میں پڑھے۔ قعدہ اخیرہ میں جب التحیات ختم کر چکے تو سجدہ میں چلا جائے
اور چالیس مرتبہ کہے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھے اور درود شریف وغیرہ پڑھے پھر سلام پھیر دے۔

سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا مانگے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ه اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔

نیز کہے:

اے اللہ! میں شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے نورِ پاک

اور تیری پاکیزگی کی برکت سے اور تیرے جلال و عظمت کی برکت سے۔ اے اللہ! میں جنّ و اِنس کی ہر مشکل سے اور مُصیبت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو ہی پناہ میں لینے والا ہے اور تیری ہی پناہ لی جاتی ہے۔ تو ہی مددگار ہے اور تجھ ہی سے مَدَد لی جاتی ہے۔ تیرے آگے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھکی ہیں اور بڑے بڑے فراعنہ ذلّت و رُسوائی کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ مَیں ذِلّت و رُسوائی سے تیری عظمت و جلال کی پناہ چاہتا ہوں، تیرے ذکر اور اظہارِ نعمت کی غفلت سے پناہ مانگتا ہوں۔

اے اَللہ! مَیں ہمیشہ تیرے ذکر و فکر میں مشغول رہوں، میرے دن و رات میرے صبح و شام، میرا سونا اور جاگنا، سفر و حضر سب کچھ تیری یاد سے مَعمُور ہوں۔ تیری حمد و ثنا میرا اوڑھنا بچھونا ہو۔

اے اَللہ! تیرے سوا کوئی معبُودِ برحق نہیں ہے۔ مجھے اپنے عذاب سے، ذلّت و رُسوائی سے، اپنی ناراضگی سے اور بُرے اعمال سے محفُوظ رکھ۔ اپنی حفظ و امان میں رکھ۔ خیر اور بھلائی مقدّر فرما دے اور اپنے لُطف و عنایت کے زیرِ سایہ لے لے۔ اے ارحم الراحمین، اے ربّ العٰلمین!!۔

کھانا کھانے کے آداب

جب کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو سب سے پہلے ہاتھ دھوئے۔ سورہ فاتحہ اور اخلاص پڑھے اور کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم

یہ دعاء کھانے پر پھونکے، اس کے بعد بسم اللہ پڑھے اور دعاء مانگے:

اے اللہ! اس کھانے میں برکت عطاء فرما اور اس سے بہتر کھانا عطاً فرما۔

اگر دودھ ہو تو کہے کہ اس میں زیادتی عطاء فرما۔ اگر پھل ہو تو درود شریف پڑھے۔ نیز کہے:

اے اللہ! اپنی اطاعت کی ہمت و توفیق عطا فرما اور اپنی نافرمانی سے محفوظ رکھ۔

یکسوئی کے ساتھ کھانا کھائے اور یہ دعاء مانگے:

اے اللہ! اپنے شکر کی توفیق عطاء فرما اور روزِ محشر حساب کتاب آسان فرما دے۔

جب کھانے سے فارغ ہو تو الحمد للہ کہے اور یہ دعاء پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَجَعَلَنِيْ

مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اگر کھانے کے بعد خلال کرے تو دائیں ہاتھ سے کرے اور اس کے بعد ہاتھ دھوئے سورۂ اخلاص اور سورۂ قریش پڑھے۔

ہاتھ پانی میں تر کرکے سر پر پھیرے اور دو رکعتیں شکرانے کی ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ان آیات کی تلاوت کرے:

وَاِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ط اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ[1]

اور ابراہیم (علیہ السلام) کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھ رکھتے ہو اور یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ تم تو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے اور طوفان باندھتے ہو تو جن لوگوں کو خدا کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ پس خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اسی کا شکر ادا کرو، اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ مَا

---

[1] سورۂ عنکبوت، آیہ: ۱۶ - ۱۸

أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا أُرِيْدُ أَنْ يُّطْعِمُوْنِ
إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ [1]

مَیں نے جنّ و اِنس کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ عبادت کریں نہ میں ان سے کسی روزی لینے کا طلبگار ہوں، نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو کچھ کھلائیں۔ بے شک اللہ ہی ہے جو روزی دینے والا ہے، زور آور اور مضبوط ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجے اور یہ دعا مانگے:

اے اللہ! مجھے وہ نعمتیں عطا فرما جن کو تُو پسند کرتا ہو اور جو میرے لئے مزید اطاعت و عبادت کا ذریعہ بن جائیں۔

اگر کسی دُوسرے کے گھر میں کھانا کھائے تو اس کے لئے یہ دعا مانگے:

خدا تمہیں یہ توفیق بخشے کہ روزہ دار تمہارے گھر آکر روزہ افطار کریں۔ لوگ کھانا کھائیں، فرشتے تمہارے لئے سلامتی کی دعا کریں، تم پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں، خدا تم کو خیر و برکت عطا کرے اور بہترین جزا اور بدلے سے نوازے۔

جب پانی پیئے تو گلاس (یا جس برتن میں پانی ہو اُسے) داہنے ہاتھ میں پکڑے۔ پانی تین سانسوں میں پیئے۔ پہلے گھونٹ سے پہلے بسم اللہ پڑھے اور جب پانی پی چکے تو الحمدللہ کہے، پانی بیٹھ کر پینا چاہیے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھڑے ہوکر، لیٹ کر تکیہ لگا کر اور مشکیزہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے، پانی پی کر دُعا مانگے:

اے اللہ! تو اس پانی کو میرے لئے میٹھا اور طیّب و پاکیزہ بنا دے اپنی رحمت کے صدقے اور میرے گناہوں کے سبب اس پانی کو تلخ اور کڑوا نہ بنا، اسے اپنی فرمانبرداری کا ذریعہ بنا، نافرمانی کا سبب نہ بنا۔

---

[1] سورۂ ذاریات، آیہ: ۵۷

بازار جانے کے آداب :

اگر کوئی چیز خریدنے کا ارادہ ہے تو صبح چاشت کی نماز کے بعد بازار نکلے۔ جانے سے پہلے دو رکعت نماز استخارہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے کہ اُس کی رضا کے خلاف کوئی امر سرزد نہ ہو۔ جو خریداری کروں وہ اللہ کی خوشنودی کا سبب بنے نہ کہ اُس کی ناراضگی کا۔ نیز کہے :

اے اللہ ! جو کچھ خریدوں اُس میں خیر و برکت عطا فرما۔

جب بازار پہنچے تو یہ دعاء مانگے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

نیز کہے :

اے اللہ ! میں تیرے دربار سے اس بازار کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس بازار کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ ! مجھے اِس بات سے محفوظ رکھنا کہ میں جھوٹی قسم کھاؤں اور گھاٹے کا سودا کروں۔

سفر میں جانے کے آداب :

جب سفر میں جانے کا ارادہ کرے تو پہلے دو رکعت نفل پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ (سُوْرَةُ قَدْر) دس بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد

دُعا مانگے :

اے اللہ! ہم لوگوں میں خیر و برکت عطا فرما۔ ہمیں ہر سمت اور ہر مُصیبت سے اپنی حفظ و امان میں رکھ۔

اے اللہ! تو ہی سفر و حضر میں ہمارا مُحافظ ہے۔ تو ہی ہمارے جان و مال کا رکھوالا ہے۔ ہمارے سفر کو ہم پر آسان فرما اور ہمیں امن و سلامتی کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود تک پہنچنے کی توفیق عطا فرما۔ اے پروردگار، اے ارحم الراحمین!

جب گھر سے باہر نکلے تو کہے :

اللہ کے نام سے سفر کا آغاز کرتا ہوں، اللہ ہی پر ایمان اور کامل بھروسہ رکھتا ہوں۔ اُسی کی مدد کا طلبگار ہوں، اُسی کی مدد اور توفیق کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں۔

اے اللہ! مَیں باہر کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور باہر کی ہر بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ نیز کہے :

اے اللہ! میری حفاظت فرما اور جو میرے ساتھ ہیں اُن کی حفاظت فرما، اور مجھے میرے ساتھیوں کو خیر و عافیت کے ساتھ منزلِ مقصود پر پہنچا۔ مَیں اپنی ذات کے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے تجھ سے بہترین نعمتوں کا طلبگار ہوں۔

حدیث میں ہے جو شخص سفر میں دس بار سورۂ اخلاص پڑھے گا، سفر کی مُشکلات سے محفوظ و مامُون رہے گا۔

نیز سواری میں بیٹھنے کے بعد کہے :

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ
وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

اگر دورانِ سفر کوئی چیز گم ہو جائے تو سُورہ یٰسین پڑھے اور دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد والضحیٰ اور دُوسری رکعت میں الم نشرح پڑھے اور دُعا

مانگے۔ جب سفر سے واپس آئے تو یہ دعا پڑھے :

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ
ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بستی میں داخل ہو تو پہلے مسجد میں جاکر دو نفل نمازِ شکرانے کے طور پر ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص تین بار پڑھے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔

نیا کپڑا پہننے کے آداب :

جب نیا کپڑا پہنے تو دس بار اِنَّا اَنزَلنٰهُ (سورہ قدر) پڑھ کر اس پر دم کرے یا پانی پر دم کرے اور پانی کپڑے پر چھڑک لے۔ نیا کپڑا اس نیت سے پہنے کہ نماز پڑھے گا یا کسی نیک آدمی کی زیارت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائیں گے۔ اگر خوشبو میسر ہو تو خوشبو بھی لگائے اور یہ دعا مانگے :

اے اللہ! جس طرح تو نے مجھے دنیا کی خوشبو سے نوازا ہے۔ اسی طرح جنت کی خوشبوؤں سے سرفراز فرما۔ اے اللہ! اپنے ذکر سے دل کی پاکیزگی عطا فرما۔ اے ارحم الراحمین !!

نیا کپڑا پہننے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے اور سلام کے بعد کہے :

تمام تعریفیں اس ذاتِ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ لباس عطا فرمایا جو میرے تن ڈھانپنے کا ذریعہ اور میرے لئے زیب و زینت کا سامان ہے۔ تمام تر نعمتیں اور

برکات اُسی کی مدد اور توفیق سے ہیں۔ تمام تعریفیں اُس ذاتِ پاک کے لئے ہیں جو خیرات و برکات کو نازل فرمانے والا ہے اور اپنی رحمتِ کاملہ سے بُرائیوں کو اچھائیوں سے بدل دینے والا ہے۔

اے اللہ! ہر حال میں تیرا شکر بجالاتا ہوں۔ اے اللہ! ان کپڑوں کو میرے لئے مُبارک فرما، مَیں تیرا زائد شکر ادا کروں۔ ان کپڑوں کو پہن کر تیری عبادت میں مشغول رہوں، ہر دم تیری اطاعت پر مائل رہوں۔ تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں، تیرے آگے جھکتا ہوں، نفس کی سرکشی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! مَیں امن کا، عافیت کا اور دین و دُنیا میں سلامتی کا، تجھی سے سوال کرتا ہوں۔ ہر دم تیری رضا اور خوشنودی کا طالب ہوں۔

اس کے کپڑے کھنگی کو نہ پہنچیں گے کہ خدا سے اُمید ہے کہ وہ اس کی کوتاہیوں کو معاف کر دیں گے۔

کپڑے اتنے لمبے نہ پہنے کہ زمین پر گھسٹتے رہیں۔ حضور علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔
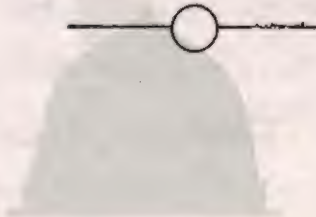
دُلہن کو گھر لانے کے آداب

جب شادی کرے اور گھر میں دُلہن آئے تو اُس کی چادر کے پلّو پر دوگانۂ شکر ادا کرے
دوگانۂ شکر سے فارغ ہوکر اپنا ہاتھ اُس کی پیشانی پر رکھے اور دعا مانگے :
اے اللہ ! تو اُس کو میرے لئے اور مجھے اُس کے لئے خیر و برکت کا ذریعہ بنا
اے اللہ ! اس میں جو کچھ خیر ہے ، مَیں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں ، اور اس میں جو
بُرائی ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔

یہ دُعا پانی پر دم کرے اور اس پانی سے اس کے پاؤں دھوئے ۔

شادی کے بعد پہلے ہفتہ میں بیوی کو کھٹی اور مُضر چیزیں کھانے کے لئے نہ دے ،
جب بیوی کے پاس جائے تو باوضو اور پاک صاف ہوکر جائے ۔ گفتگو کی ابتدا نرمی اور
محبّت سے کرے تاکہ باہم اُلفت و رغبت پیدا ہو ۔ ابتدا ہی میں تُندخوئی سے دلوں میں
ایک دوسرے کے خلاف نفرت اور کدورت بیٹھ جاتی ہے ۔

سورۂ اخلاص پڑھے ۔ کلمہ توحید (اللہ اکبر اللہ اکبر) کہے ۔ آیۃ الکرسی اور
مُعوّذتین پڑھ کر یہ دعا مانگے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ،
اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِى الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا
رَزَقْتَنَا ۔

اے اللہ ! درود و سلام بھیج اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور آپ کی آل و اولاد پر اور اُن پر برکتیں نازل فرما ۔

نیز کہے :

اے اللہ ! اگر تو نے اِس عورت سے میرے لئے کوئی بچہ مقدر کیا ہے تو اس کو صحیح الاعضاء ، نیک ، پرہیزگار اور پکا مسلمان بنا. وہ شیطان کی راہ پر چلنے والا نہ ہو.

اے اللہ ! اگر اس عورت سے میرے لئے اولاد مقدر کی ہے تو اس کو نیک پاک طینت اور باعمل بنانا. تیری توفیق اور منشاء کے بغیر نہ نیکی پر قدرت ہے اور نہ بُرائی سے بچنے کی ہمت .

اے اللہ ! اگر تو نے مجھے فرزند عطا کیا تو مَیں اس کا نام مُحَمَّدْ رکھوں گا.

جب فارغ ہونے لگے تو دل میں کہے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَه نَسَبًا وَّصِهْرًا.

درخت کے نیچے ، اذان اور اقامت ہو رہی ہو اُس وقت ، شعبان کی پندرھویں شب اور عیدین کی راتوں میں صُحبت نہ کرے . (کہ یہ عبادت کے اوقات ہیں) .

جب بچہ پیدا ہو تو اُس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے. انبیاء ، صحابہ ، اور بزرگوں کے نام پر کوئی نام رکھے. اچھا نام رکھنے کی فضیلت آئی ہے . حضور علیہ السّلام اچھے ناموں کو پسند فرماتے تھے .

اگر لڑکا ہے تو بکرے ذبح کر کے عقیقہ کرے اور اگر لڑکی ہے تو ایک بکرا ذبح کرے . بچوں کا عقیقہ کرنا مسنون ہے .

بیوی ولادت کے بعد جب صحتیاب ہو تو غسل کر کے صاف کپڑے پہنے ، خوشبو اور سُرمہ لگائے . بیوی کو شوہر کی اطاعت گزار رہنا چاہیے . اس سے نرم لہجے میں گفتگو کرنی چاہیے . شوہر کی آسائش کا خیال رکھے . اُس کی اجازت کے

بغیر دوسری جگہوں پہ نہ جائے۔ شوہر اور بیوی کے جو باہمی تعلقات ہوتے ہیں، دوسروں سے اُن کا ذکر نہ کرے۔ شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔ شوہر کی جو آمدنی ہو، صبر و شکر کرکے اسی میں گزارہ کرے۔

ذکرِ نمازِ جنازہ

جب کسی مسلمان کا جنازہ دیکھو تو یہ الفاظ کہو :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اے اللہ! ہمارے لئے موت میں بھی خیر و فلاح کا سامان کر دے اور موت کے بعد ہمارے لئے خیر مقدر فرما دے۔

جب نمازِ جنازہ پڑھی جانے لگے تو یوں نیت کرے۔

اِس میت پر چار تکبیروں کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھتا ہوں۔ نماز اللہ کے لئے دعا میت کے لئے، استغفار مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے۔ اِقتدا اِلامام

نیت باندھنے کے بعد تکبیر تحریمہ پھر ثنا پڑھے :

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

دوسری تکبیر کے بعد کہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد

حضور علیہ السلام پر درود کے بعد پھر تکبیر کہے اور تکبیر کے بعد میّت کے لئے دعا مانگے :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔

اس دعا کے بعد چوتھی تکبیر کہے اور سلام سلام پھیر دے ۔ اگر میّت بچہ کی ہے تو تیسری تکبیر کے بعد دعا میں یہ اضافہ کرے :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

اگر لڑکی ہو تو یوں کہے :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر یہ دعا فرمائی :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُوْلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَہٗ وَارْحَمْ غُرْبَتَہٗ وَلَقِّنْ حُجَّتَہٗ وَبَرِّدْ مَضْجَعَہٗ وَنَوِّرْ مَھْجَعَہٗ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَنْقِذْہُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے اللہ! اس مردے کی مغفرت فرما، اس پہ رحم فرما، اس کے گناہوں اور لغزشوں سے درگذر فرما، اس کی آمد کو عزت و توقیر بخش اس کے ٹھکانے کو وسعت و کشادگی عطا فرما۔ اس کی وحشت کو انس سے بدل دے۔ غربت اور اکیلے پن سے نجات بخش۔ اس کی دلیل اور جواب اس پر القا فرما دے۔ اس کے ٹھکانے کو ٹھنڈا، آرام دہ اور روشن فرما دے۔ اے اللہ! اس کو اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت و معیت عطا کر۔ آگ سے محفوظ رکھ اور جنت کو اس کی آرامگاہ بنا دے۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

جب میت کو قبر میں اتارنے لگیں تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی فرمایا تھا جب ابو دجانہ کو قبر میں اتارنے لگے تھے۔

جب قبر کو ڈھانپنے کے بعد اس پہ مٹی ڈالنے لگیں تو یہ دعا مانگے:

اے اللہ کے بندے، جب تیرے پاس وہ سوال کرنے والے آئیں تو تو اللہ کی رحمت سے خوف زدہ نہ ہو۔ تجھے اللہ پوری جرأت اور فصاحت کے ساتھ یہ کہنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے کہ:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور تُو صاف صاف یہ کہے:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّبِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا وَّبِالْجَنَّةِ ثَوَابًا وَّبِالنَّارِ عِقَابًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ.

اس کے بعد یہ دعا مانگے:

اے اللہ! یہ تیرا بندہ تھا۔ دُنیا کی بہاروں سے، اپنے احباب اور عزیز و اقارب سے بچھڑ کر قبر کی تاریکیوں میں چلا گیا جہاں کوئی اس کا رفیق و غمگسار نہیں۔ تیرا یہ بندہ دنیا میں گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور رسُول ہیں۔

اے اللہ! تُو اس بات کو زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! تُو اس بندے کو بہتر ٹھکانا عطا فرما۔ اے اللہ! ہم تیرے حضور اس کے لئے رحمت و مغفرت کی درخواست لے کر آئے ہیں۔

اے اللہ! اگر وہ اچھائی کرنے والا تھا تو اس کی بُرائی سے درگذر فرما، اسے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، عذابِ قبر سے محفوظ رکھ۔ قبر کو اُس کے لئے وسیع اور کشادہ بنا دے۔ اس پر اپنی رحمتوں اور بخششوں کی بارش کر، یہاں تک کہ وہ تیرے کرم سے جنّت میں چلا جائے۔ اے رحمت کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحمت کرنے والے!

میت کو دفن کر کے جب گھر واپس آئے تو رات کو اُس کی نیت کر کے دو رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص ایک ایک بار پڑھے اور سورۃ تکاثر دس بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد کہے:

اے اللہ! تو بخوبی جانتا ہے کہ میں نے یہ نماز اس میت کی نیت سے پڑھی ہے۔ میرا جو ارادہ ہے تو اس سے بھی واقف ہے۔ اس کا ثواب تو اس میت کو پہنچا دے۔

انشاء اللہ اس میت کی قبر میں نور ہوگا۔ اللہ اُسے عذابِ قبر سے محفوظ فرمائیں گے اور پڑھنے والے کو ثواب ہوگا۔
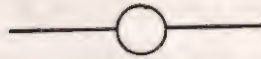
زیارتِ قبور

مقابر کی زیارت سُنّت ہے۔ عبرت حاصل کرنے اور آخرت کی یاد دلانے کی غرض سے اسے مستحب کہا گیا ہے۔ جب آدمی قبرستان میں داخل ہو اور کسی خاص قبر پر فاتحہ پڑھنا چاہے تو قبلہ کی جانب سے آئے تو یہ کلمات کہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَیْفَ وَجَدْتُّمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحُشِرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ[1] غَفَرَ اللّٰہُ لَکُمْ غَفَرَ لِنَبِیِّہٖ علیہ السلام وَاٰلِہٖ[2]

---

[1] فلاں بن فلاں کی جگہ مُردے کا نام لے۔

[2] حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک حصولِ عبرت اور تذکارِ آخرت کے لئے قبروں کی زیارت مستحب ہے۔
احادیث میں ہے کہ زیارت قبور کے وقت یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْبَاقِیَۃِ وَالْاَجْسَامِ الْبَالِیَۃِ وَالشُّعُوْرِ الْمُتَمَزِّقَۃِ وَالْجُلُوْدِ الْمُتَقَطِّعَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَنْزِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ۔ یعنی اے اللہ! تو رب ہے زندہ رہنے والی روحوں اور فنا ہونے والے اجسام کا، منتشر بالوں اور پھٹی ہوئی کھالوں کا اور بوسیدہ ہڈیوں کا جو اس دنیا سے گذر گئیں اور تیرے پاس امانت ہیں ان پر اپنی روح نازل فرما اور ان کو میرا سلام پہنچا۔
اسی طرح یہ بھی حدیث میں آیا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔
یعنی اے ایمان والوں کی بستی کے رہنے والے تم پر سلام ہو۔ انشاءاللہ ہم بھی عنقریب تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ (مترجم)

قبر پر مُردے کے چہرے کے محاذات پر بیٹھے۔ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اِس کے بعد
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور سُورہ فاتحہ اور سورۂ زلزال کی تلاوت کرے اور یہ
کلمات کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا يَبْقٰى اِلَّا وَجْهُهٗ وَلَا يَدُوْمُ
اِلَّا الْمَلٰئِكَةُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ
وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔
اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا وِّتْرًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ شَهِدَ اللّٰهُ
اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ
الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنَ الْخَاسِرِيْنَ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔

اِس کے بعد اُٹھ جائے اور قبر کے پیچھے کھڑے ہو کر ہاتھ اُٹھائے اور یہ دعا مانگے:

۱؎ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو
شخص مقابر سے گذرا اور اُس نے کسی مردہ کو سُورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھ کر ثواب پہنچایا تو
اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرما دیں گے۔

اے اللہ! یہ دارُالابتلاء ہے اور مُردوں کی جگہ ہے۔ ان میں آ ملنے سے پہلے ہم کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما۔ ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ ہمیں اس بات کی ہمت و توفیق عطا فرما کہ ہم نیک اور پسندیدہ اعمال سے اس جگہ کو آباد کریں اور جب یہاں آئیں تو اچھائیاں لے کر آئیں۔ جو لوگ ہم سے پہلے یہاں آ چکے ہیں اُن پر رحمت و مغفرت کی فراوانی فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہمارے والدین کو اور تمام مؤمنین کو بخش دے۔ سب مُسلمان مَردوں اور عورتوں کے گناہوں سے درگذر فرما۔ اے ارحم الراحمین۔

نیز یہ آیات مقابرِ مُؤمنین میں تلاوت کرے۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ[1]

منکرین یہ گمان کئے بیٹھے ہیں کہ ان کو (دوبارہ) اُٹھایا نہیں جائے گا آپ کہدیں، کیوں نہیں قسم ہے میرے پروردگار کی، بیشک تم کو اُٹھایا جائے گا اور پھر تم جان جاؤ گے جو تم نے کیا۔ اور ایسا کرنا اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

اِس کے علاوہ قرآن حکیم سے جو یاد ہو وہ پڑھے۔ خاص طور پر سورۂ یٰسین اور سورۂ مُلک پڑھنے کی زیادہ تاکید و فضیلت ہے۔

قرآن حکیم کی تلاوت کرنے کے بعد دُعا مانگے:

اے اللہ! میں نے جو آیاتِ پاک تلاوت کی ہیں ان کو میری طرف سے قبول فرما

---

[1] سورۂ تغابن، آیہ: ۷۔

اور ان آیاتِ کریمہ کا ثواب اور انوار و برکات اہلِ مقابر کی ارواح کو پہنچا۔

اے اللہ! تو ان کو برزخ کی راحت و آسائش عطا فرما۔ اپنی رضا بخشش اور جنّت کی بشارت سُنا اور نیک و مقبول بندوں کے ساتھ ان کو وابستہ کر دے۔ انکی قبروں کو مُنوّر فرما۔ ان کی کوتاہیوں کو نیکیوں سے بدل دے۔ ان کی بُرائیوں سے درگذر فرما! انہیں قولِ حق پر ثابت و قائم رکھ۔ انبیاء و صالحین کے ساتھ ان کا حشر فرما۔ روزِ جزا انہیں کوئی خوف اور حُزن و ملال نہ ہو اور یہ تیری عنایتوں سے خُوب بہرہ ور ہوں

اٰمین یا ربّ العٰلمین
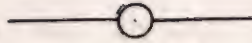
نیا چاند دیکھنے کا ذکر

جب نیا چاند دیکھے تو تین بار کہے :

رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللہ

ایک بار کہے :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَکَ وَصَوَّرَنِیْ وَصَوَّرَکَ وَقَدَّرَ لَکَ مَنَازِلَ وَجَعَلَکَ اٰیَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاِیْمَانِ وَالْاَمْنِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَالْحِفْظِ لِمَا تَسْخَطُ ۔

اس کے ساتھ یہ دعا مانگے :

اے اللہ ! اس مہینہ کو ہمارے لئے خیر و برکت اور یُمن و سعادت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ ! اے نیکیوں کو تقسیم کرنے والے ! ہم پر ان نیکیوں میں سے بہترین نیکیوں کی بارش فرما جو تو اپنے بندوں پر نازل اور تقسیم کرتا ہے

نگاہ چاند کی طرف رکھے ، ایک بار سُورۂ مُلک ، سات بار سُورۂ فاتحہ اور تین بار سُورۂ اخلاص پڑھے۔ چاند کی پہلی تاریخ کو سُورۂ فتح پڑھے۔ انشاء اللہ تمام مہینہ خیر و عافیت سے رہے گا۔

ذکرِ ماہِ محرّم

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ماہِ محرم کا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے:

مَرْحَبًا بِالسَّنَةِ الْجَدِيْدَه وَالْيَوْمِ الْجَدِيدَة وَالشَّهْرِ الْجَدِيْدَةِ وَالسَّاعَةِ الْجَدِيْدَةِ مَرْحَبًا بِالْكَاتِبِيْنَ وَالشَّاهِدِيْنَ اُكْتُبَا فِيْ صَحِيفَتِيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ

خوش آمدید نئے سال، نئے دن، نئے مہینہ اور نئی ساعت خوش آمدید اے کراماً کاتبین! تم دونوں میرے نامۂ اعمال میں لکھو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں۔ جنّت اور دوزخ برحق ہیں اور بلاشبہ قیامت ایک مُعیّن وقت پر آنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبروں سے اُٹھائیں گے۔ (زندہ کریں گے)۔

ماہِ محرّم کی پہلی رات دو دو رکعتیں کرکے چھ رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور بارہ مرتبہ سُورۂ اخلاص پڑھے ہر دوگانہ کے بعد تین بار کہے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحُ

ایک روایت میں ہے پہلی رات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ انعام اور دُوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھے نئے مہینہ کا جب چاند دیکھے تو پہلی شب تیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے پورے مہینے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی حفظ و امان میں رکھے گا۔

مُحرّم الحرام کی ہر رات میں پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر سو بار۔

ایکبار، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

پڑھ کر ہاتھ پر پھونک مارے اور ہاتھ اپنے چہرے پر مل لے۔

مُحرّم کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھے۔ دو رکعت نماز پڑھے اور قرآنِ کریم میں جتنا پڑھ سکتا ہو پڑھ لے۔ تمام سال بابرکت رہے گا۔

شبِ عاشورہ، ایک سو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سُورۂ اخلاص پڑھے۔ فراغت کے بعد ستّر بار پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ایک روایت میں ہے کہ شبِ عاشورہ چار رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں فاتحہ

کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی، پندرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور پوری رکعت ذکر و عبادت میں گذارے۔

یوم عاشورہ کو روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے۔ عاشورا کے دن جب سورج بلند ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے۔

جو شخص عاشورا کے دن ستّر بار حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی بخشش فرمادیں گے۔

نمازِ خوشنودی :

عاشورہ، ترویہ، عرفہ اور اضحیٰ کے دن اور شبِ براءۃ میں دشمنوں اور مخالفوں کی خوشنودی کے لئے چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ اور الکافرون تین مرتبہ پڑھے۔ تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد بارہ مرتبہ اخلاص اور ایک مرتبہ سورۂ تکاثر پڑھے۔ چوتھی رکعت میں آیۃ الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے۔ انشاء اللہ روزِ قیامت کی سختی سے محفوظ رہے گا اور حق تعالیٰ اسے دشمنوں کی خوشنودی عطا فرمائیں گے۔ سلام پھیرنے کے بعد دعا مانگے :

اے اللہ! حرام چیز سے میری خواہش کو ختم فرمادے۔ ہر گناہ سے میری حرص کو پھیر دے۔ ہر مسلمان کو ایذا سے محفوظ و مامون رکھ، اے ارحم الراحمین!

عاشورا کے دن غسل کرکے جو کپڑے پہنے ہوئے ہے ان پر سات مرتبہ نیا پانی لے کر ملے۔ اور ملنے سے پہلے پانی پر یہ دعا پڑھ کر دم کرے :

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعٰی، لَیْسَ وَرَاءَ الْمُنْتَھٰی مَنِ اعْتَصِمْ بِحَبْلِ اللّٰہِ نَجٰی

اللہ میرے لئے کافی ہے۔ جس نے اللہ کو پکارا، اس کی پکار اللہ نے

رسّی ۔ اللہ کے سوا کوئی مقصود و منتہیٰ نہیں ، جس نے اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑا اُس نے نجات پائی ۔

اِس عمل اور دُعاء سے انشاء اللہ دردِ سر سے محفوظ رہے گا ۔

پندرہ محرّم الحرام کو دو رکعتیں پڑھے ۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سُورۂ کافرون ایک بار اور سُورۂ اخلاص تین بار پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد آسمان کی جانب نظر کرے اور کہے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔
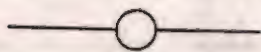
ذکرِ ماہِ صفر

جب ماہِ صفر کا چاند نظر آئے تو عشار کی نمازِ فرض کے بعد وتر سے پہلے چار رکعت نماز نفل پڑھے ایک سلام کے ساتھ۔ پہلی رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد الکافرون بارہ مرتبہ، دُوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سُورۂ اِخلاص بارہ مرتبہ، تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سُورۂ فلق بارہ مرتبہ، چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سُورۃ الناس بارہ مرتبہ پڑھے۔ فراغت کے بعد ستّر بار کہے :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم

ستر بار کہے :

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

اور ستّر بار دُرود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تمام فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

ماہِ صفر کا چاند دیکھ کر دُعار مانگے :

اے اَللہ ! مَیں اِس مہینہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اَللہ ! تُونے اس مہینہ میں جو بُرائیاں رکھی ہیں ان سے مجھے محفوظ رکھ۔ اے عرشِ مجید والے تُو جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ اے اَللہ ! میری ذات کو میرے اہل و عیال کو میرے والدین کو اور میری دنیا کو ہر بلا سے بچا۔ اپنے مقبول و محبُوب بندوں کے طفیل، اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین !

جو شخص اس دُعار کو ماہِ صفر میں ایک بار مانگے گا، اَللہ تعالیٰ پُورا مہینہ اس کے لئے مُبارک، و مسعُود بنا دے گا۔

ماہِ صفر کے آخری چہارشنبہ کو طلوعِ صبح کے بعد غسل کرے۔ اور نمازِ اشراق کے بعد دو رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تا مَن تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَاب اور دوسری رکعت میں قُلِ ادْعُوا اللهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ تا وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔ پڑھے۔ سلام کے بعد درود شریف پڑھے اور یہ دُعا مانگے :

اے اللہ ! اِس دن کی سختی مجھ سے دُور فرما دے۔ اس دن کی بدبختی اور نحوستوں سے بچا۔ اس دن کی کلفتوں اور مصیبتوں سے نجات بخش۔

اے تمام آفات و فتن کے دُور کرنے والے ! اے یومِ جزا کے مالک! اے ارحم الراحمین ! اپنے پاک نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما اور آپکی آل پر، اصحاب پر۔
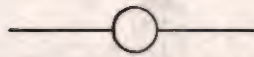
ذکرِ ماہِ رجب

ماہِ رجب کی پہلی شب نمازِ مغرب کے بعد بیس رکعت نماز نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک بار پڑھے۔ آخری دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک بار اَلَمْ نَشْرَحْ اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک بار اَلَمْ نَشْرَحْ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد تیس بار پڑھے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

تیس بار درود شریف پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔

نیز رجب کی پہلی رات سورہ طٰہٰ ، سورہ الٓم ۔ السجدہ ، اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے۔ بہت برکت و فضیلت کا سبب ہے۔

رجب کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھے اور ہر روز صبح کی نماز کے بعد سورۂ یٰسین پڑھے۔ بہت ثواب ہے۔ طلوعِ آفتاب کے بعد کہے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّتَصْدِيْقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

ماہِ رجب میں کسی دن اور کسی بھی وقت ایک ہزار بار کہے :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ۔

ہر روز سو مرتبہ کہے :

سُبْحَانَ الْجَلِیْلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَنْبَغِیْ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَکْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَهُوَ لَهٗ اَهْلٌ۔

لَیلۃُ الرغائب :

ماہِ رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے۔ مغرب کی نماز کے بعد دو دو رکعتیں کرکے بارہ رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد تین بار اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ اور بارہ مرتبہ قُل ہو اللہ احد پڑھے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان ہے کہ :

جس نے رجب کا مہینہ پایا، اُس کی اِبتداء وسط اور انتہا میں غسل کیا اور یہ دعا مانگی، مَیں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں، اُن گناہوں کی بھی جو کھلے ہیں اور ظاہر ہیں اور اُن کی بھی جو بڑے ہیں اور چھوٹے ہیں، جو نئے ہیں اور پُرانے ہیں، اے اللہ تجھ ہی سے توبہ کرتا ہوں، اپنی رحمت سے میرے گناہ بخش دے۔

تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا جیسے ابھی پیدا ہوا ہے۔

ہر روز عصر اور مغرب کی نمازوں کے درمیان تین بار کہے :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَایَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔

اِنشاءاللہ اس کا نامۂ اعمال سفید ہوگا

دعا سے فارغ ہوکر سجدے میں جائے اور ستّر مرتبہ کہے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

سجدے سے اُٹھنے کے بعد ستر بار درود شریف پڑھے۔ نیز رجب کے مہینہ میں تیس رکعتیں پڑھے۔ دس پہلی تاریخ کو دس پندرہ تاریخ کو اور دس ۲۹ تاریخ کو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار اور سورہ الکافرون ایک بار پڑھے۔ فراغت کے بعد یہ دُعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اعطیت وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رادّ لِمَا قضیت وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔
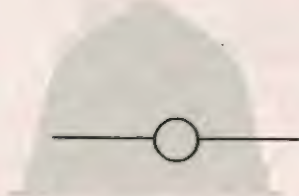
نمازِ خواجہ اُویس قرنی رحمہ اللہ

رجب کی تین، چار، پانچ تاریخ کو چاشت کے وقت غسل کرے اور کسی کے ساتھ بات چیت نہ کرے۔ یہاں تک کہ نمازِ چاشت سے فارغ ہو جائے۔ رات کو روزہ کی نیّت کر کے سوئے اور اگلے روز روزہ رکھے۔ اوّل چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد جو ممکن اور آسان ہو وہ تلاوت کرے اور سلام پھیرنے کے بعد ستّر بار کہے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ

اس کے بعد مزید چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ستّر بار اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھے۔ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور ہاتھ سینہ پر پھیرے اور اللہ سے اپنی حاجات کے لئے دُعا مانگے۔

دُعا برائے کُشادگی رزق
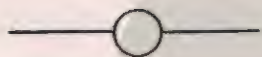
تیرہویں چودہویں اور پندرہویں رجب کو روزہ رکھے۔ پندرہ تاریخ کو نماز اشراق کے بعد پچاس رکعت نماز نفل پڑھے (دو دو رکعتیں کر کے پڑھے) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تینوں قُل پڑھے۔ رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ کو بھی اسی طرح نماز پڑھے اور زوالِ آفتاب کے بعد غسل کرے۔ غسل کے بعد آٹھ رکعت ادا کرے اور ان میں جو چاہے کلامِ پاک میں سے تلاوت کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ سُورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں والضحیٰ، دُوسری میں الم نشرح، تیسری میں انّا انزلناہُ، چوتھی میں اذا زلزلت الارض، پانچویں میں العادیات، چھٹی میں الہٰکم التکاثر، ساتویں میں والعصر، آٹھویں میں وَیلٌ لکلِّ ہُمزۃ ایک ایک بار پڑھے۔

نماز مغرب کے بعد مزید آٹھ رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الفاتحہ کے بعد الم ترکیف، دُوسری میں لایلٰفِ، تیسری میں الکافرون، چوتھی میں اذا جاء نصراللہ پانچویں میں تبّت یدا ابی لہب، چھٹی رکعت میں قُل ہو اللہ احد، ساتویں میں قُل اعوذ بربّ الفلق اور آٹھویں رکعت میں قل اعوذ بربّ الناس ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد عشاء کی نماز اوّل وقت میں پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر جائے نماز پر بیٹھا رہے اور سو مرتبہ فاتحہ، سو مرتبہ سورۂ اخلاص اور دس مرتبہ آیۃ الکرُسی پڑھے۔ اس کے بعد سورۂ انعام، کہف، مریم، طٰہٰ، الم سجدہ، یٰسٓ، صافات، حٰم سجدہ، حٰمعسق، دخان، فتح، واقعہ، ملک اور

اذا السماء انشقت سے آخر قرآن تک پڑھے۔

نماز اور تلاوتِ قرآن سے فارغ ہو کر یہ دعا مانگے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس معبودِ برحق کا فرمان سچ ہے جس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں جو حیّ ہے، قیّوم ہے، جلال و اکرام والا ہے۔ کائنات میں اُس کا کوئی مثیل و نظیر نہیں۔ وہ ہر بات کو سُنتا اور ہر حقیقت کو دیکھتا ہے۔

اُس ذاتِ یکتا و یگانہ کے بھیجے ہوئے نبیوں اور رسولوں نے بھی جو کچھ کہا وہ سچ کہا۔ ہم اس کے گواہوں میں سے ہیں۔

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ قدرت، عزت، ہیبت، طاقت اور عظمت و جبروت سب تیرے ہی لئے ہیں۔ تسبیح و تقدیس کے لائق صرف تیری ہی ذات ہے۔ جو کچھ ہم کو نظر آتا ہے وہ بھی اور جو نظر نہیں آتا وہ بھی، سب تیرے زیرِ قدرت ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب تیرا محتاج و زیرِ نگیں ہے۔

اے اللہ! اپنے فرشتے جبرائیل پر رحمتیں نازل فرما جو تیرا حکم پہنچانے میں قوی ہے، امانت دار ہے۔ اپنے فرشتے میکائیل پر رحمتیں نازل فرما جو تیری مخلوق کے لئے لطف و کرم کا امین ہے۔ ان کی خطاؤں کو درگزر کرنے کا طالب رہتا ہے اور اہلِ طاعت کا معین و مددگار ہے۔

اے اللہ! اپنے فرشتے اسرافیل پر رحمتیں نازل فرما جو تیرے عرش کو تھامے ہوئے ہے اور تیرے حکم کا منتظر ہے۔ اے اللہ! عزرائیل پر رحمتیں نازل فرما جو تیرے بندوں کی رُوح تیرے حکم سے قبض کرنے پر مامور ہے۔

اے اللہ! میں تیرا مجبور، ضعیف اور بے کس بندہ ہوں۔ اپنی خطاؤں اور لغزشوں سے شرمسار ہوں۔ میری خطاؤں کو معاف فرما دے، میری مشکلات

آسان کردے۔ اپنی خیر اور رحمت کے دروازے کھول دے اور عبادت کی ہمّت عطا فرما۔

اے رب العٰلمین! ہردم تیری رضا اور خوشنودی کا سوال کرتا ہوں۔ تُو ہی رحم فرمانے والا ہے۔

دعا کے بعد سجدہ میں گر جائیے اور یہ دعا مانگیے:

اے اَللہ! مَیں نے تیرے ہی لئے نماز پڑھی، تیرے ہی لئے سجدہ کیا۔ صرف تجھی پر ایمان لایا، تجھی پر میرا بھروسہ ہے۔ تو ہی ہر قسم کے ظلم، شرک، عصیان اور گمراہی سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ اے اَللہ! تمام برائیوں اور کدورتوں سے پاک دل عطا فرما۔

دورانِ دعا کوشش کرے کہ آب دیدہ ہو کیونکہ یہ بھی خشوع و خضوع اور اَللہ کے آگے عجز و انکساری کی علامت ہے۔

دعا برائے درازیِ عمر

ماہِ رجب کے آخری جمعہ کو نمازِ جمعہ کے بعد بارہ رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۂ کافرون ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔ ہر دوگانہ کے بعد جب سلام پھیرے تو دس بار درود شریف پڑھے، اس کے بعد یہ دعا مانگے:

اے سب سے زیادہ غالب و برتر، سب کریموں سے زیادہ کریم، سب سے عظیم و بلند، مومنوں کے مددگار، اپنے فضل و کرم سے میری مدد فرما۔ میرے لئے امن و عافیت مقدر فرما دے۔ اپنی رضا اور خوشنودی سے سرفراز فرما۔ مجھے اپنے لطف و کرم سے طویل عطا فرما، اے وہّاب، اے توّاب، اے ارحم الرّاحمین!

تین بار کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اَسْتَعْصِمُهٗ وَاَسْتَنْصِرُهٗ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ

ماہِ رجب کی ستائیسویں شب میں بارہ رکعت نماز ادا کرے۔ چھ سلاموں کے ساتھ۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد جو چاہے تلاوت کرے۔ فراغت کے بعد کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سو بار۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ
مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو بار۔
درود شریف سو بار۔ اس کے بعد سجدہ ریز ہوکر اپنے لئے دعا مانگے اور
اگلے روز صبح روزہ رکھے۔
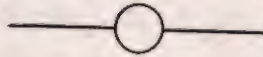
ذکر ماہِ شعبان

شعبان کی پہلی رات میں بارہ رکعت نماز نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ بار سُورۂ اخلاص پڑھے۔ جب سحر کا وقت ہو تو دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ رکوع و سجدہ میں کہے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ خَالِقُ النُّورِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

شعبان کی تین ابتدائی تاریخوں میں تین دن درمیانی دنوں میں اور آخری تین دنوں میں روزہ رکھے بے حد ثواب ہے۔ نیز اس مہینے میں ایک ہزار مرتبہ کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكِيْنَ

شبِ برأت:

دو رکعتیں نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سُورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔

ایک روایت میں ہے کہ پچاس سلاموں کے ساتھ سو رکعت ادا کرے۔ ہر

رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور فراغت کے بعد سر بسجود ہو کر یہ دعا رمانگے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم.

ایک روایت میں یہ ہے کہ شب برأت میں سجدۂ میں گر کر یہ کلمات کہے :

اے الٰہ العالمین ! میں خالص تیرے لئے سجدہ ریز ہوں . میرا دل تجھ پر ایمان لایا اور زبان نے تیری حقانیت کا اقرار کیا .

اے سب عظیموں سے زیادہ عظیم و برتر . میں ہر لحظہ تیرا محتاج ہوں ، میرے گناہوں کو اور چھوٹی بڑی لغزشوں کو معاف کر دے . تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں . نیز یہ دعا رمانگے :

اے اللہ : آج کی رات مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے جو نور، خیر اور رزق واسع تُو اپنے پسندیدہ بندوں میں تقسیم فرمائے ، اس میں سے کچھ حصہ مجھ عاصی اور ناتواں کو بھی عطار فرما . خیر و برکت سے سرفراز کر اور شر سے محفوظ رکھ !

اے الٰہ العالمین ! ایسا قلب عطا فرما جو اذعان و یقین کی دولت سے مالا مال ہو اور ہر قسم کی بُرائی اور کدورت سے پاک صاف ہو .

دوبارہ سجدہ کرے اور یہ کلمات کہے :

اے اللہ ! اس پیشانی کو شرمندہ اور خاک آلودہ نہ کرنا ! جو تیرے آگے سجدہ ریز ہے .

اے اللہ! اس چہرے کو آگ سے محفوظ رکھنا جو تیرے سوا کبھی کسی کے آگے خاک آلودہ نہیں ہوا۔

ان کلمات کے بعد سر سجدہ سے اٹھائے اور اپنی ضروریات اللہ تعالیٰ سے مانگے انشاء اللہ دعاء مقبول و مستجاب ہوگی۔
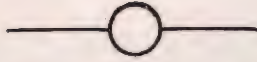
ذکرِ ماہِ رمضان

جب رمضان کا چاند دیکھے تو یہ کلمات کہے :

اے اللہ ! رمضان کا چاند ہم پر طلوع ہو گیا ہے ۔ تو ہمارے لئے اس مہینے کو امن و سلامتی کا نقیب بنا ۔ ہم اس مبارک مہینے میں جسمانی و رُوحانی بیماریوں سے محفوظ رہیں ۔ اس ماہِ مُبارک میں روزے ، نماز ، قیام لیل اور تلاوتِ قرآن پاک کی توفیق و ہمت عطا فرما ۔ یہ ماہِ مبارک اس طرح گزرے کہ تیرا لطف و کرم ہم پر سایہ فگن ہو اور تیری خوشنودی کی دولت سے مالا مال ہوں ۔

رمضان کی پہلی شب میں دو رکعت نفل نماز ادا کرے اور سُورۂ فتح اس میں پڑھے ۔ انشاء اللہ دوسرے سال تک آفات سے محفوظ رہے گا ۔

رمضان شریف میں جس قدر ممکن ہو کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرے ۔ افطار کے وقت کہے :

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

یعنی اے اللہ ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا ، تجھی پر ایمان لایا ، تیرے ہی اُوپر بھروسہ کیا اور تیرے عطا کردہ رزق سے افطار کیا ۔

اے اللہ ! تو پاک ہے ، عظیم و برتر ہے ۔ میری اس ناقص و ناتمام عبادت کو قبول فرما ۔ تو نے ہی اس عبادت و طاعت کی توفیق و ہمت بخشی ہے اور تو ہی

اس کو قبول کرنے والا ہے

ذکرِ تراویح :

ہر رات عشاء کی فرض نماز کے بعد (وتر سے پہلے) بیس رکعت نماز تراویح ادا کرے ۔ بیس رکعتیں دو دو رکعت کر کے پڑھے ۔ قرآن حکیم میں سے جو چاہے پڑھ سکتا ہے ۔ اگر چاہے تو الم ترکیف سے سورۂ ناس تک پڑھے ۔ یہ دس رکعتیں ہونگی بقیہ دس رکعتوں میں دوبارہ الم ترکیف سے سورہ ناس تک پڑھے ۔ اس طرح بیس تراویح پوری ہو جائیں گی ۔

اگر کوئی شخص حافظ قرآن ہے تو پھر وہ ہر روز بیس رکعات میں ایک پارہ یا زائد تلاوت کرے اور رمضان کی آخری تاریخوں میں قرآن پاک ختم کر دے ۔

ہر چار رکعت تراویح کے بعد معمولی سا وقفہ کرے اور تین بار کہے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

ہاتھ اٹھائے اور ایک بار کہے :

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ رِضْوَانَكَ وَالْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ۔

(ترجمہ) اے اللہ ! تجھ سے تیری رضا کا اور جنّت کا سوال کرتا ہوں ۔ دوزخ کی آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ اے دوزخ سے رہائی دینے والے ، دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھ :

ایک بار کہے :

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

جب تراویح کی بیس رکعتیں پوری ہو جائیں تو تین بار یا پانچ بار کہے :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ.

ایک بار کہے :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔

تین بار کہے :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ جَمِيْعِ مَا كَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّخَاطِرًا۔

فراغت کے بعد اپنی حاجات و ضروریات اور اعمالِ صالحہ کی توفیق کے لئے دعا مانگے۔

ذکر :

رمضان کی ہر شب میں اور خاص طور پر شب قدر میں یہ دعا مانگے :

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ

فَاعْفُ عَنَّا یَا عَفُوُّ یَا غَفُوْر [۱]

اے اَللہ ! میری عمر میں اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔ صحت و عافیت سے رکھ ! میری حاجات پُوری فرما !

نیز ہر روز یہ دعا مانگیے :

اے اللہ ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کے آل پر درود و سلام نازل فرما۔ اے اَللہ ! یہ مبارک مہینہ ہے تو نے اس میں مومنین کا درجہ بلند کیا۔ میرے درجات میں بھی بلندی عطا فرما۔ تو نے اپنے نیک بندوں کے سینے خیر کے لئے کشادہ کر دیئے۔ اُن کے طفیل میرا سینہ بھی خیر کے لئے کشادہ کر دے۔

اے اَللہ ! تو نے اپنے پسندیدہ بندوں کے امُور کو درست کر دیا ، اُن کی برکت سے میرے معاملات بھی سنوار دے۔ اے اَللہ ! تو نے روزہ رکھنے والوں کا دگنا اجر دینے کا وعدہ کیا ہے ، میرے اجر میں بھی اضافہ فرما دے۔ اے اَللہ ! تو نے توبہ کرنے والوں کو نرمی کی بشارت دی ہے۔ مَیں اپنی خطاؤں اور لغزشوں کی توبہ کے ساتھ تیرے دربار میں حاضر ہوں اور تیرے عفو و کرم کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ تو نے عبادت گزاروں کے ذکر کو بلند مرتبہ بخشا ہے۔ اپنے فضل و کرم سے میرے ذکر اور عبادت کو بھی انہی کے زمرے میں شامل کر لے۔

اے اَللہ ! تو شکر کرنے والوں کی نعمت میں اضافہ کرتا ہے ، مجھے تو نے جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں بھی اضافہ اور ترقی فرما۔ اے اللہ ! تو صبر کرنے والوں کو اجر و ثواب سے نوازتا ہے ، مجھے بھی اس اجر و ثواب میں شامل فرما لے۔ اے اللہ ! تو فنا عیت کرنے والوں کا حامی و ناصر ہوتا ہے ، اپنی مدد اور نصرت میرے بھی شاملِ حال فرما

---

[۱] اس دعا کا ترجمہ کئی بار گزر چکا ہے۔

اے اللہ! میری مشکلات کو آسانی سے بدل دے۔ میری زبان کو لغو اور بیہودہ گوئی سے محفوظ رکھ۔ ذہن کو نسیان و سہو سے اور اعضاء و جوارح کو ناپسندیدہ کاموں سے بچا۔ مجھے ان بندوں میں شامل کر دے جو صبح شام تیری تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے ہیں۔
ہمارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، ان کی آل پر اور اصحاب پر لاکھوں درود و سلام نازل فرما!

اس دعاء کے بعد وتر ادا کرے اور وتر کے بعد سر بسجدہ ہو کر سات بار کہے:
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

سر سجدہ سے اٹھانے کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اور اپنی ضروریات کے لئے دعاء مانگے۔ اس کے بعد دو رکعت سنّت کھڑے ہو کر پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد دس بار کہے:
سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔
دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔

رمضان کی آخری شب چہرہ آسمان کی طرف اٹھائے اور دس مرتبہ کہے:
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ۔

جمعہ کی رات میں ستر بار کہے:
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ ذَنْبِيَ الْعَظِيْمَ يَا عَزِيْزُ يَا مَنْ هُوَ اَعَزُّ مِنْ كُلِّ عَزِيْزٍ اَعِزَّنِيْ بِالتَّوْبَةِ وَالْعِصْمَةِ

رمضان کی تیئیسویں شب میں دو رکعت نفل ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ عنکبوت اور دوسری رکعت میں سورۃ رُوم پڑھے۔

ستائیسویں شب میں سو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر تین بار اور سورۃ اخلاص دس بار پڑھے۔

ایک روایت میں ہے کہ رمضان کی ستائیسویں شب بارہ رکعت نماز نفل ادا کرے چھ سلاموں کے ساتھ۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر تین بار اور سورۃ اخلاص دس بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد کہے:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، ایک سو مرتبہ۔

اس شب میں کثرت سے یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا يَا غَفُوْرُ۔

نیز یہ دعا مانگے:

اے اللہ! اپنی محبت عطا فرما؛ اُن لوگوں کی محبت عطا فرما جن کو تُو محبوب رکھتا ہے۔ اس عمل کی محبت عطا فرما جو تیرے قرب کا ذریعہ اور وسیلہ بنے۔ یا ذالجلال والاکرام!

ایک روایت یہ بھی ہے کہ چار رکعت نماز تسبیح دو سلاموں کے ساتھ پڑھے۔ حضرت شیخ المشائخ (شیخ شہاب الدین سہروردی) رحمۃ اللہ کی خانقاہ میں عابدوں اور درویشوں کا یہی معمول تھا۔

رمضان کی آخری رات میں دس رکعت نماز نفل پانچ سلاموں کے ساتھ ادا کرے قرآن حکیم میں سے جن سورتوں کی چاہے تلاوت کرے۔ سلام کے بعد ایک ہزار بار استغفار کہے۔ سجدے میں جائے اور یہ دعا مانگے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَصِيَامِيْ وَقِيَامِيْ۔

سر سجدہ سے اٹھانے نہیں پائے گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ گناہوں کی بخشش ہو جائیگی۔

شب عید الفطر:

عید الفطر کی رات میں چار رکعت نماز ادا کرے دو سلاموں کے ساتھ۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھے۔ فراغت کے بعد ستر بار کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

نیز شب عید الفطر میں نماز مغرب اور نماز عشا کے درمیان دو رکعت نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھے:

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا۔ وَقَالُوْا حَسْبُنَا

اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ؁[1]

(ترجمہ) جن لوگوں نے کہا کہ انہوں نے تمہارے مقابلے کے لئے بہت مال واسباب جمع کیا، پس تم ان سے ڈرو پھر زیادہ (پختہ) ہوا اُن کا ایمان اور بولے کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے پھر چلے آئے اللہ کے احسان اور فضل سے اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ اللہ کی رضا پر چلے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

دُوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھے :

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ؁[2]

اور ہم کو کیا ہوا کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں۔ جبکہ اس نے ہم کو ہماری راہیں سجھادی ہیں اور ہم اس ایذا پر صبر کریں گے جو تم ہم کو دیتے ہو اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

سلام کے بعد ستّر مرتبہ کہے :

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دُعَا وَلَيْسَ وَرَاءِ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ حيا

---

[1] آلِ عمران، آیہ : ۱۷۴

[2] ابراہیم، آیہ : ۱۲

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر میں خیر و برکت عطا فرمائیں گے۔

عید کے روز نمازِ عید اور خطبۂ عید کے چار رکعت نفل ایک سلام کے ساتھ ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری رکعت میں وَالشَّمْسِ تیسری میں وَالضُّحٰى اور چوتھی رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔

ذکر ذی الحجہ
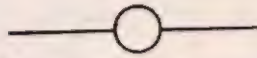
ذی الحجہ کی پہلی تاریخ کو نماز صبح کے بعد اور نماز اشراق سے پہلے سو بار کہے:
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ذُوا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

دوسری تاریخ کو سو بار کہے:
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهاً وَّاحِداً صَمَداً فَرْداً لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَداً

تیسری تاریخ کو اسی وقت سو بار کہے:
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَداً صَمَداً لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ۔

چوتھی تاریخ کو سو بار کہے:
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِیْر۔

پانچویں تاریخ کو سو بار کہے :

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعٰی لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ مُنْتَھٰی سُبْحَانَ اللّٰہِ لَمْ یَزَلْ رَحِیْماً۔

چھٹی تاریخ سے دسویں ذی الحجہ تک پھر اسی ترتیب سے یہی دعائیں پڑھے۔

شبِ عرفہ :

شب عرفہ میں سو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔

ایک روایت میں ہے کہ دو رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سے بے حساب اجر و ثواب کی اُمید ہے۔

تسبیحِ شبِ عرفہ :

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ قُدْرَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاءُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْہِ

روزِ عرفہ دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ بسم اللہ کے ساتھ پڑھے فاتحہ کے بعد آمین بھی کہے۔ تین بار قل یا ایہا الکفرون، بسم اللہ کے ساتھ، تین بار سُورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ پڑھے۔ جو بھی دعا کرے گا، انشاء اللہ پوری ہوگی۔ نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے درمیان چار رکعت نفل نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد سُورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے۔

نیز جو شخص روزِ عرفہ تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے اور دو رکعت نفل نماز پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ انبیاء اور دوسری رکعت میں سُورۂ حج پڑھے گا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھیں گے۔

نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرا اور دوسرے بہت سے انبیاء کا روزِ عرفہ یہی معمول تھا۔

دعائے عرفات:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اے اللہ! میرے قلب کو، میری بصارت کو اور میری سماعت کو نورِ ایمان سے منور فرما دے۔ اے اللہ! حق کے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے معاملات میرے لئے آسان فرما دے۔ اے اللہ!

تُو اس سے زیادہ تعریف کا سزاوار ہے جو ہم بجا لاتے ہیں۔
ہماری نماز، ہماری قربانی، ہمارا مرنا اور جینا سب تیرے لئے ہے۔ تُو ہی سب کا ماویٰ و ملجا ہے۔ سب کو تیری ہی طرف لوٹنا ہے
اے اللہ! میں دل کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! عذابِ قبر سے تو ہی محفوظ رکھنے والا ہے۔
اے اللہ! مَیں اُن تمام فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو زمین میں داخل ہوں یا زمین سے خارج ہوں یا جو آسمان سے اُترنے والے ہوں۔ ان تمام فتنوں سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو رات میں اترنے والے ہوں یا دن میں اُن فتنوں سے بھی پناہ چاہتا ہوں جو تیز و تند ہواؤں کا سبب بنیں۔
اے اللہ! مَیں نعمت کے اور ہر قسم کی خیر و عافیت اور امن و سکون کے زوال سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
اے اللہ! اپنے نورِ ہدایت سے میری رہنمائی فرما۔ آخرت میں میری خطاؤں سے درگزر فرما۔ اے اللہ! تیری بارگاہ میں جو سب سے مقبول بندے ہوں مجھے اُن میں سے بنا۔ مجھے اپنی بہترین نوازشوں سے سرفراز فرما اور بیت الحرام کی زیارت کی سعادت عطا کر۔

اے درجات بلند کرنے والے۔ برکات نازل کرنے والے۔ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے۔ مَیں تجھ سے اپنی حاجات کا سوال کرتا ہوں۔ میری حاجت صرف یہ ہے کہ ابتلاء اور آزمائش کے اُس وقت میں تو مجھے یاد رکھنا جب دنیا والے مجھے بھول چکے ہوں گے۔
اے اللہ! تو میرے ہر قول و فعل سے آگاہ ہے۔ میرا ظاہر و باطن تجھ پر آشکارا ہے۔ میرا کوئی معاملہ تیرے احاطۂ علم سے باہر نہیں۔ مَیں

تیرے دربار میں سراپا محتاج بن کر آیا ہوں تُو کرم کرنے والوں میں سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔ مَیں نے جو گناہ کئے ہیں، مجھ سے جو کوتاہیاں اور لغزشیں سرزد ہوئی ہیں، مَیں کسی کا عذر پیش نہیں کرتا۔ تیری رحمت و شفقت کا وسیلہ اور حوالہ دے کر معافی اور بخشش کا طلب گار ہوں۔ تُو ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین ہے۔

اے اللہ! تیرے حضور دعا گو ہوں۔ تیرے ہی آگے دستِ سوال پھیلاتا ہوں۔ تجھی پر بھروسہ ہے۔ تو ہی قبولیت کا شرف عطا کرنے والا ہے۔
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، تمام انبیاء اور ملائکۂ مقربین پر درود و سلام بھیجے اور سو بار کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوقُ الْخَيْرَ إِلَّا بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا يَكْشِفُ السُّوْءَ إِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ إِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ مَاكَانَ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ۔

شبِ اضحیٰ

شب اضحیٰ یعنی دس ذی الحجہ کی رات میں چار رکعت نفل نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور معوذتین سو سو بار پڑھے۔ سلام کے بعد سو مرتبہ کہے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ

روزِ اضحیٰ:

دسویں ذی الحجہ کو نمازِ عید کے بعد چار رکعت نفل نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد والشمس تیسری رکعت میں والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔

جب قربانی کا جانور ذبح کرنے لگے تو کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اے اللہ! میں اپنے گوشت پوست اپنے خون اور ہڈیوں کے بدلے اس جانور کی قربانی پیش کر رہا ہوں۔

میری نماز، میری قربانی، میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں بہتر ہے قرآنی آیت کے یہ کلمات برکت کی خاطر ادا کرے:

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ! تو یہ دعا میری طرف سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے عظیم پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قبول فرمائی تھی۔

اگر صاحب حیثیت نہیں اور قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا تو نماز عید سے گھر واپس آنے کے بعد دو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورہ کوثر (انا اعطیناک الکوثر) پڑھے۔ انشاء اللہ قربانی کا ثواب ہوگا۔

نماز و دعائے آخرِ سال

ذی الحجہ کی آخری تاریخ کو نمازِ ظہر کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھے ۔ دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کی سو آیتیں پڑھے ۔ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا مانگے اللہ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ وہ اس سال کے گناہ بخش دے گا :

اے اللہ : تو نے جن اعمال و افعال کو منع کیا تھا اور جو تیری ناراضگی کا سبب بنتے ہیں ، میں نے اگر بھول چوک سے اس سال وہ کرلئے ہیں تو میں اپنی اس نافرمانی پر تجھ سے توبہ کا طلبگار ہوں ۔

اے اللہ : میں نے تجھ سے عفو و درگذر کا طلبگار ہوں ۔ اے اللہ ! تو غفور الرحیم ہے ۔ میرے گناہوں اور لغزشوں کو معاف فرما ۔ اے اللہ : تو نے جن اعمال پر ثواب کا وعدہ کیا ہے ، اُن پر اجر و ثواب عطا فرما ۔ میرے تمام اچھے اعمال کو قبولیت کا درجہ عطا کر ۔ میری اُمیدوں کو پورا فرما ۔ تو ہی اپنے بندوں کی امیدیں پوری کرنے والا ہے ۔

ایک روایت میں ہے کہ سال کے پہلے اور آخری دن کی نماز بارہ رکعتیں ہیں جو تین سلاموں کے ساتھ ادا کی جائیں یعنی بارہ رکعتیں چار چار رکعتیں کرکے ادا کرے ۔ نماز سے پہلے چاروں قل پڑھے ۔ بارہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں چاروں قل تلاوت کرے سلام کے بعد کہے ۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔

ختم شد بعون اللہ عزوجل

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی جانب سے

اجازت نامہ

برائے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی
نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ

مَیں خوش ہوا اُن انعامات سے جو اَللہ تعالیٰ اُس نے الشیخ العارف بہاؤ الدین زکریا[1] (مُلتانی) پر کیے ہیں۔ اَللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن میں اور اضافہ فرمائے۔ مجھ کو وہ سب باتیں بھی معلوم ہوئیں جو اُن کی برکتِ صحبت کے بارے میں اُن کے وطن (مُلتان) کے چاروں طرف مشہور و معروف ہیں۔ اَللہ تعالیٰ نے اُن کو

---

[1] الشیخ العالم الامام المحدث الکبیر بہاؤ الدین زکریا بن محمد بن علی القرشی الاسدی، کوٹ کروڑ علاقہ کروڑ ملتان میں پیدا ہوئے۔ بارہ سال کی عمر تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ نو عمری ہی میں طلبِ علم کے سلسلے میں بخارا کا سفر کیا اور وہاں کے اساتذہ سے علم حاصل کر کے حجاز کا سفر کیا۔ حج و زیارت سے فارغ ہو کر پانچ سال مدینہ منورہ میں قیام کیا اور حدیث شیخ کمال الدین محمد الیمانی رحمہ سے حاصل کی پھر قدس کا سفر کیا۔ اور مسجد اقصٰی نیز مشاہد انبیاء کی زیارت کر کے بغداد گئے اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمہ سے طریقہ سہروردیہ اخذ کیا اور ملتان واپس آئے۔ بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور مخلوقِ خدا کو بڑا فیض آپ سے پہنچا۔ تقریباً سو سال کی عمر میں ۶۶۰ھ میں وفات پائی۔ ملتان میں مزار پُر انوار ہے۔ (نزہۃ الخواطر)۔

اُن کے حسنِ استعداد کی بنا پر خرقۂ کبیر عطا فرمایا ہے۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ سے اُن کے لئے مزید اجتہاد اور علمِ نافع سے مزید حصہ طلب کیا ہے۔ ایسا علمِ نافع جو طریقِ استقامت پر چلنے کے لئے مُعین و مددگار ہو اور مَیں نے اُن کو اجازت دی ہے کہ وہ جس کو چاہیں خرقہ پہنائیں، مَیں نے اُن کو اجازت دے دی ہے کہ وہ میری تمام مسموعات و مجموعات کی روایت کریں اور اس کتاب کی بھی اجازت دے دی ہے کہ جس کا نام عوارف المعارف ہے۔ میں نے عوارف المعارف کا ایک نسخہ بھی اُن کو دے دیا ہے۔ پس شیخ بہاؤالدین (رحمۃ اللہ علیہ) کو مطالعہ کرنے اور اللہ تعالیٰ سے حسنِ فہم اور آگاہی مانگنے کے بعد اس کتاب کے درس و روایت کی اجازت ہے۔ اللہ ہی توفیق دینے والا اور مددگار ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ و آلہٖ اجمعین۔

یہ تحریر ۱۱؍ ذی الحجہ کی شب کو ۶۲۶ ھ میں مکہ معظمہ میں حرم شریف کے اندر لکھی گئی ہے۔

اجازت نامہ ماخوذ از وصایا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ مطبوعہ المعارف لاہور۔ (۱۹۸۳ء / ۱۴۰۳ھ)